اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com
https://www.znzlibrary.com/
https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ
کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسپیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now

موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

Zubi Novels Zone

مکمل ناول

محبتِ ستمگر

عنایہ

بابا میں ہرگز اس شخص سے شادی نہیں کروں گی !!!!.... لیکن کیوں بیٹا؟

ماہین بیگم پریشانی سے بولی تھی۔۔۔سکندر صاحب تو بس ہوریل کو ہی دیکھ رہے

تھے۔۔

وہ ضدی تھی۔۔۔لیکن کبھی اس نے سکندر صاحب سے اتنی اونچی اواز میں بات

کرنے کی جرات نہ

نہ کی تھی۔۔۔کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں !!!"اور ہوریل کی یہ بات

سنتے ہی مانو سکندر صاحب کے غصے کو مزید ہوا لگی تھی۔۔

بابامیں۔۔

چٹاخ!!! سکندر احمد نے حوریل کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔حوریل منہ پہ
ہاتھ رکھے بے یقینی سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی۔۔

ماہین بیگم کی حالت بھی مختلف نہ تھی۔۔انہوں نے نہ تو اپنی بیٹی کی تربیت ایسے
کی تھی

اور نہ ہی سکندر صاحب کو اپنی بیٹیوں کو خاص کر حوریل سے اونچی اواز میں بات
کرتے نہ سنا تھا

ZNZ
Zubi Novels Zone

oooooooooo

السلام علیکم!!

انوشے سلام کرتی ہال میں داخل ہوئی تھی۔۔۔کہ حوریل کو تھپڑ پڑتے دیکھ بے
ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔

بابا۔۔!"انوشے کی اواز نے سکندر صاحب کو
اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔

کمرے میں جاؤانوشے ! وہ رعب دار لہجے میں بولے۔۔

باباپ نے۔۔انوشے میں نے کہاکمرے میں جاؤ!!! سکندر صاحب دھاڑے تھے۔۔

اپنے باباکی گرجتی اوازسن کے۔۔انوشے 120 کی سپیڈ سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔کہ کہیں اسے بھی تھپڑنہ پڑ جائے۔۔کمرے میں اکر بیگ کو بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں رکھتے ہوئے۔۔۔

انوشے سوچنے لگی کہ بابانے توحوریل اپی سے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔لیکن اج توڈائریکٹ تھپڑہی ماردیاتھا۔۔۔انوشے یہی سوچتے سوچتے سوگئی۔۔۔

oooooooooooo

یہ کیاکہہ رہی ہوتم حوریل ایک ماہ بعد تمہاری شادی ہے۔۔!

اور تم ہمیں اب بتارہی ہوکہ۔۔تم کسی اور کو پسند کرتی ہو۔۔ماہین بیگم غصے سے بولی تھی۔۔

جو بھی ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ہوریل کی شادی اسمار سے ہی ہو گی۔۔اور یہ میرا اآخری فیصلہ ہے۔۔!

سکندر احمد حتمی لہجے میں بولے تھے۔۔ بابا میں ہارون سے ہی شادی کروں گی ۔۔!

اگر اس کے علاوہ اپ نے میری شادی کہیں بھی کرنے کے بارے میں سوچا تو انجام کے ذمہدار اپ خود ہوں گے۔۔! حوریل بے حد اطمینان سے بولی تھی۔۔۔ماہین بیگم تو بس ان کی گفتگو سن رہی تھی۔۔

انہیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں ارہی تھی۔

حوریل۔۔"!

سکندر صاحب کا غصہ اسماں کو چھو رہا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ہوریل کو شوٹ کر دیں

اگر ہوریل کی جگہ انوشے ہوتی تو وہ شاید یہ بھی کرنے سے گریز نہ کرتے۔۔

اتنے شور سے انوشے کی انکھ کھل گئی تھی۔۔وہ باہر جانا چاہتی تھی لیکن اپنے بابا کا لہجہ یاد کرتی خود کو ایسا کرنے سے روک گئی۔۔

وہ کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی ان کی گفتگو سن رہی تھی۔۔اور سوچ رہی تھی کہ اگر ہوریل کی جگہ وہ ہوتی تو بے شاید سکندر صاحب اس کا گلا دبانے سے گریز نہیں کرتے۔۔

انوشے جھرجھری لے کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اخر ایسا بھی کیا ہو گیا ہے۔۔

بابا اور حوریل اپی کو کہ دو گھنٹے سے لڑے جارہے ہیں۔۔انوشے کالج سے انے کے بعد سو گئی تھی۔۔اور اب جب وہ اٹھی تھی تب بھی ان کی لڑائی ہنوز برقرار تھی!!!

ooooooooooooo

ماضی:

خان گروپ اف انڈسٹری کے ساتھ سکندر صاحب کا بہت پرانا تعلق تھا۔۔۔زبیر خان سکندر احمد کے کافی پرانے اور اچھے دوست تھے دونوں کا ساتھ کافی پرانا تھا۔۔

اور اب وہ دونوں ہی اس دوستی کو ایک رشتے میں بدلنا چاہتے تھے۔۔۔زبیر خان نے اپنے چھوٹے بیٹے "اسمار خانزادہ" کے لیے سکندر صاحب کی بڑی بیٹی "ہوریل سکندر" کا رشتہ مانگا تھا۔۔

سکندر صاحب کو بھی اس رشتے سے کوئی اعتراض نہ تھا۔۔بلکہ ان کے لیے یہ بہت خوشی کی بات تھی۔۔

حوریل اور اسمار کی منگنی کو دو سال سے زیادہ وقت ہو چکا تھا۔۔

زبیر خان کے بہت اصرار پر دونوں کی شادی

تین ماہ بعد طے کی گئی تھی۔۔۔اور اب جب شادی میں صرف ایک مہینہ باقی تھا تو ہوریل اپنے بابا سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔"

ooooooooooooo

انوشے اج مشی کے ساتھ شادی کی شاپنگ کرنے مال ائی تھی۔۔وہ کافی دیر سے ایک دکان پر کھڑی چیزوں میں نقص نکالے جارہی تھی اور بیچارے دکاندار کا سر کھا رہی تھیں۔۔

اللہ اللہ کر کے انہیں جھمکوں کا ایک سیٹ پسند ایا تھا لیکن جب دکاندار نے انہیں جھمکوں کی قیمت سے اگاہ کیا تو

قیمت سن کر دونوں کے حیرانی سے منہ کھلے تھے۔۔

جھمکوں کے ایک سیٹ کی قیمت 1600 روپے تھی۔۔

(تو حیران ہونا تو بنتا تھا نا)

بھائی کیا لوٹ مچا رکھی ہے اپ نے اتنے مہنگے جھمکے؟۔۔انوشے حیرانی سے بولی۔۔

صحیح صحیح ریٹ لگائیں ہم نے ساری جیولری اپ سے ہی لینی ہے۔۔۔

مشی نے خالص عورتوں والا ڈائیلاگ مارا۔۔

باجی یہ اتنے کے ہی ہیں اگر اپ کو لینے ہیں تو بتائیں ورنہ میرا وقت ضائع نہ کریں ۔۔اور بھی لوگ انتظار کر رہے ہیں۔۔دکاندار تپ کر بولا تھا۔۔

ایک منٹ ایک منٹ۔۔یہ اپ نے باجی کس کو بولا؟۔۔

میں اپ کو باجی کہاں سے نظر اتی ہوں؟۔۔وہ لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ کمر پر رکھتے بولی۔۔

دکاندار اسے باجی کہنے پر پچھتایا، وہ ادمی کیسے اس 19 سالہ لڑکی کو باجی بلا کر اس کی بے عزتی کر سکتا تھا۔؟

انوشے کا غصے سے پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔

مشی بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کیے کھڑی تھی۔۔ارد گرد کے لوگ بھی دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔۔دکاندار نے تنگ اکر ان دونوں کو دکان سے باہر نکال دیا تھا۔۔۔

ہن ارام اے۔۔؟" مشی جو کب سے اپنی ہنسی کنٹرول کیے کھڑی تھی ہنستے ہوئے بولی۔۔

جس پر انوشے نے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔اچھا نہ چل کچھ کھاتے ہیں صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔اس نے اسکی گھورنے پر پہلو بدلہ۔۔۔

ہوں۔۔۔ چلو!! انوشے ابھی بھی غصے میں تھی۔۔۔

OOOOOOOOOOO

اقصی۔۔اقصی۔۔اقصی

عرشیان جو پورے گھر میں اقصی کو پکار رہا تھا اب کچن میں ایا تھا۔۔۔یار میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں!!

اور تم یہاں پر ہو۔۔۔"

اقصی کانوں میں ہینڈ فری لگائے ککنگ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔والیوم زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ عرشیان کی اواز نہیں سن سکی تھی۔۔اس نے اقصی کہ کانوں سے ہینڈ فری اتاری تھی۔۔

آہ۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔؟

میں کب سے تمہیں بلا رہا ہوں۔۔اور تم یہاں کھڑی سونگ سن رہی ہو۔۔

کیوں اپ کو مجھ سے کوئی کام تھا۔۔؟اقصی نے ائی بروا چکا کر پوچھا۔۔"

کیوں مجھے اپنی بیوی سے بات کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت ہے کیا۔۔؟

عرشیان نے جواب میں ہی شوخ سوال کیا تھا۔۔

" میں نے تو ایسا نہیں کہا عرشیان۔۔" اقصی انتہائی معصومیت سے بولی تھی۔۔

ہائے۔۔جب تم ایسے بولتی ہو نہ تو میرا تم پر مر مٹنے کو دل کرتا ہے۔۔! ارشیان بہت پیار سے بولا تھا۔۔

نہیں اپ کو مجھ پر مر مٹنے کی ضرورت نہیں ہے اپ بس ابھی کچن سے باہر تشریف لے جائیں۔۔"

اقصی نے بہت تمیز کے ساتھ عرشیان کو کچن سے نکل جانے کے لیے کہا۔۔

ایویں سونگ سنتے ہوئے ڈسٹرب کر دیا۔۔" اقصی اپنی ٹون میں واپس ائی۔۔

یار میں سناتا ہوں تمہیں سونگ دیکھنا تم میری اواز سنتے ہی ان سنگرز کو بھول جاؤ گی۔۔۔

ارشیان شوخ لہجے میں بولا۔۔

اوہ ریئلی ؟۔۔اقصی ہونٹوں کو گول کرتے بولی تھی۔۔

چلیں سنائیں پھر۔۔۔اقصی کے کہنے کی دیر تھی کہ عرشیان نے گانا گانا شروع کیا تھا۔۔۔

"تو ہے تو ہے مائنے میرے

ورنہ کوئی میرا مطلب نہیں۔۔

یادوں میں ہے تو ہی

خوابوں میں ہے تیری پرچھائی۔۔۔۔"

بس بس بس !!! بہت ہی کوئی بے سرا گاتے ہیں اور مجھے لگ رہا ہے کہ اگر میں نے مزید دو منٹ اپ کی اواز سنی تو میں سننے کی صلاحیت کھو بیٹھوں گی۔۔

اقصی کانوں پر ہاتھ رکھتی بولی۔۔

او ہیلو یونیورسٹی میں لڑکیاں میری اواز پر مرتی تھی۔۔

پورے کچن میں اقصی کی ہنسی گونجی تھی۔۔

مجھے لگتا ہے کہ ان لڑکیوں کی SENSE OF HEARING بہت ہی کمزور ہو گی۔۔۔"تم مذاق اڑا رہی ہو میرا۔۔؟ عرشیان نے منہ بسورا۔۔

نہیں میں تو حقیقت بتا رہی ہوں اقصی ابھی بھی ہنس رہی تھی۔۔

عرشیان پیر پٹختا کچن سے جا چکا تھا۔۔

ویسے اواز تو اچھی تھی ہی ہی ہی۔۔اس کے جانے کے بعد اقصیٰ سر جھٹک کر کہتی پھر سے کام میں مصروف ہو گئی

○○○○○○○○○○

ہوریل بیٹا کب تک ضد کرو گی میری جان کچھ کھالو۔۔اس طرح تو تم اپنی طبیعت خراب کرلوں گی۔۔

ماہین بیگم ہوریل کو سمجھانے کی ایک ناکام کوشش کررہی تھی۔۔۔"

لیکن حوریل نے ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی

کہ میں اسمار سے شادی نہیں کروں گی۔۔ !

ماہین بیگم اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی لیکن وہ اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹی۔۔وہ دو دن سے خود کو کمرے میں لاک کیے بیٹھی تھی۔۔۔"

●●●●●●●●●

"کرسٹل بلو آنکھیں، جیل سے سیٹ کیے گئے بال

مغرور اٹھتی ناک، وجیہہ نقوش، گالوں پر پڑنے

والا ڈمپل، چھ فٹ سے نکلتا قد اس کی

سنجیدہ شخصیت کو مزید پر کشش

بناتا تھا۔۔۔"

وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے اگے کھڑا جلدی جلدی افس جانے کے لیے تیار ہو

رہا تھا۔۔۔"

تیار ہونے کے بعد اب وہ نیچے ڈائننگ ٹیبل پر ایا تھا۔۔ سب اسی کا انتظار کر رہے

تھے۔۔

یار اسمار بھائی اتنی دیر کہاں لگادی ہم کب سے اپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"

احسان جو کہ عرشیان اور اسمار دونوں سے چھوٹا تھا۔۔ اسمار کے تھوڑا دیر سے انے

پر شکایتی انداز میں بولا تھا۔۔۔

کیوں میرا انتظار کیوں کیا جارہا ہے۔۔؟ اسمار لہجے میں ازلی رعب لیا بولا۔۔

وہ میں اور ارشیان بھائی سوچ رہے تھے کہ اج ہم مل کر شاپنگ پر چلتے ہیں۔۔۔"

اوا چھا۔۔۔ اسمار نرم لہجے میں بولا تھا۔۔

اواچھاکاکیامطلب ہوا۔۔؟تم ہمیں یہ بتاؤ کہ ہمیں کب جوائن کر سکتے ہو۔۔؟

ارشیان جوان دونوں کا بڑا بھائی تھااس نے بھی انکی بات میں حصہ لیناضروری سمجھا۔۔

عرشیان بھائی اج میری بہت امپارٹنٹ میٹنگ ہے مشکل ہو جائے گا۔۔اسمار نے بہانا گھڑنے کی کوشش کی۔۔

اسمار بیٹا شادی ہے تمہاری پانچ دن بعد۔۔سار یہ بیگم گھور کر بولیں۔۔

(یہ لڑکا کتنا بے فکر ہے) جی میری پیاری مورے میں جانتا ہوں کہ پانچ دن بعد میری شادی ہے لیکن میں افس کا کام نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"

اسمار بہت ادب سے مخاطب ہوا تھا۔۔

ارے بیٹا ہم دیکھ لیں گے فلحال تم جاؤ بھائیوں کے ساتھ اور شاپنگ مکمل کرو۔۔ زبیر خان حتمی لہجے میں بولے۔۔

پر بابا۔۔"

کیا بھائی اپ ہر وقت افس افس کرتے رہتے ہیں پلیز اپنی شادی تو ٹھیک سے انجوائے کرلیں۔۔"

مجھے تو لگتا ہے کہ میری بھابھی تو بس سارا دن اپ کا ویٹ ہی کرتی رہ جایا کریں گی کہ کب میرا شوہر ائے ہم دونوں باتیں کریں اور گھومنے پھرنے جائیں۔۔

احسان کے لہجے میں اپنی بھابھی کے لیے ہمدردی اور افسوس تھا۔۔"

رک ذرا تجھے میں بتاتا ہوں بھابھی کے کچھ لگتے ہیں۔۔"

احسان اپنے بھائی کے ارادے جانتے فوراوہاں سے کھسک کر باہر لان کی طرف بھاگا۔۔

اور اس کے پیچھے ہی اسمار اور عرشیان بھی بھاگ گئے تھے۔۔

اتنے بڑے ہو گئے ہیں لیکن ہر کتیں بلکل بچوں جیسی ہے۔۔سار یہ بیگم ہنستے ہوئے بولیں۔۔

انہیں چھوڑیں مورے اپ چائے پئیں۔۔اقصی سار یہ بیگم اور زبیر خان کو چائے ڈال کے دینے لگی۔۔

oooooooooooo

عرشیان اسمار اور احسان تین بھائی تھے۔۔ عرشیان سب سے بڑا تھا اسمار درمیانہ اور احسان سب سے چھوٹا تھا۔۔

احسان کی دفعہ ڈلیوری میں بہت کمپلیکیشنز ائی تھی جس کی وجہ سے ساریہ بیگم دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکی۔۔۔ ساریہ بیگم کی ایک ہی بہن تھی۔۔۔ جو پانچ سال پہلے انتقال کر گئی تھی۔۔۔ اسماء بیگم کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔ اقصی۔۔۔"

جنہیں وہ اپنی وفات سے پہلے ساریہ بیگم اور زبیر خان کے حوالے کر گئی تھیں۔۔ اس طرح ساریہ بیگم کو اقصی کی صورت میں بیٹی مل گئی اور ارشیان کی خواہش پر انکی شادی کر دی گئی تھی۔۔

••••••••••

وہ تینوں مال آ چکے تھے۔۔۔ اور اب اسمار کے لیے شیر وانی سلیکٹ کر رہے تھے۔۔

یہ دیکھیں ارشیان بھائی یہ وائٹ والی شیروانی۔۔۔" احسان ارشیان کو ایک سفید رنگ کی شیروانی جس پر گولڈن کلر کی خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی،اسے دکھانے لگا۔۔

عرشیان کو بھی اچھی لگی تھی لیکن اسمار صاحب ریجیکٹ کر چکے تھے۔۔اسے بلیک کلر بے حد پسند تھا اور وہ اپنی شادی کے شیروانی بھی بلیک کلر میں لینے کی سوچ رہا تھا۔۔۔"

اسے ایک بلیک کلر کی شیروانی جس پر گولڈن خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی۔۔

ساتھ میں مہرون رنگ کا تلہ اس کی سنجیدہ شخصیت کو مزید پرکشش بنا رہا تھا۔۔۔سارا دن خوار ہونے کے بعد اب وہ تینوں شاپنگ سے فارغ ہوئے تھے۔۔۔

OOOOOOOOOO

عرشیان۔۔" اقصی عرشیان کو پکارتی کمرے میں ائی۔۔

لیکن ارشیان نے اس کی پکار کا کوئی جواب نہ دیا۔۔

انہیں کیا ہوا۔۔؟" اقصی نے دل میں سوچا۔۔

جانا۔۔اوئے جانا۔۔"اقصی عرشیان کو چڑھانے کے لیے اکثر یہ جملہ بولا کرتی تھی۔۔اور وہ چڑ بھی جاتا تھا۔۔

لیکن اج اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا۔۔

)اقصی نے پھر سے دل میں سوچا(

جانا۔۔"اس نے پھر سے پکارا۔۔ عرشیان جو بچوں کی طرح بیڈ کی دوسری سائیڈ پر منہ پھلائے بیٹھا تھا،

اب اس کی طرف رخ کرتا اسے گھورنے لگا۔۔۔

اقصی پلیز اس وقت یہاں سے چلی جاؤ۔۔"عرشیان ناراضگی سے بولا تھا۔۔۔

اوہو میرے عرشیان مجھ سے ناراض ہیں کیا۔۔؟"

اقصی سب کچھ جانتے بوجھتے بھی انجان بنی تھی۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس کا شوہر کل والی بے عزتی پہ ناراض ہے۔۔

ایک دفعہ پھر سے پوچھ کر اقصی نے کنفرم کرنا چاہا۔۔لیکن اگے سے جواب نہ ملا ۔۔ارشیان نے اپنا وہی جملہ دوبارہ دہرایا۔۔

اوراس دفعہ لہجے میں سختی تھی۔۔اقصی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر اتی سوں سوں کرنے لگی۔۔شاید وہ رو رہی تھی۔۔

میرے ماما بابا نہیں ہیں نہ اس لیے اپ کا جب دل چاہتا ہے مجھے ڈانٹ دیتے ہیں۔۔

اور جب دل کرتا ہے ناراض ہو جاتے ہیں۔۔اگر میرے ماما بابا ہوتے تو میں بھی ان کے پاس چلی جاتی۔۔۔اپ اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔ "!

اپ بہت برے ہیں میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔اقصیٰ روتے ہوئے بولی تھی۔۔عرشیان کو اب پریشانی ہوئی۔۔۔

OOOOOOOOOO

وہ ڈیل سے انکار کر رہا ہے۔۔۔

۔۔تو پھر ٹھیک ہے۔۔اس کی بیٹی کو اٹھا لو۔۔۔پر اسرار چٹانوں سا سخت لہجہ۔۔

لیکن بیسٹ۔۔۔؟'' مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔اوکے۔۔اگے سے جواب ملا تھا۔۔۔

~~~~~~~~

قراۃ العین۔۔قراۃ العین۔۔زونی نے چلا چلا کر سارا گھر سر پر اٹھار کھا تھا۔۔ج۔جی۔۔۔زونی اپی۔۔قراۃ العین جو گارڈن میں پودوں کو پانی دے رہی تھی۔۔۔زونی کے چلانے پر تقریبا بھاگتی ہوئی ائی۔۔۔کہاں مر گئی تھی!!!۔۔وہ اپی میں پودوں کو پانی دے رہی تھی۔۔۔پودوں کو پانی دے رہی تھی یا۔۔امبر نے بھی بات میں حصہ ڈالا۔۔۔امبر رر زونی نے امبر کی بات پر فل سٹاپ لگائی تھی۔۔کیا؟!!! امبر اوازاری سے بولی تھی۔۔۔جاؤ جا کے میری کبرڈ میں پڑے سارے کپڑے پریس کرو!!!!زونی قراۃ العین پر رعب جھاڑتی بولی تھی۔۔۔

ج۔جی۔۔۔

قراۃ العین فورا سے بولی تھی۔۔۔اور میرے بھی کر دینا کالج جانا ہے مجھے۔۔۔
~~~~~~~~

~~~~~~~~

قراۃالعین پانچ سال کی عمر میں یتیم ہو گئی تھی۔۔

اور ماموممانی کے رحم و کرم پر اگئی تھی۔۔۔اپنی ممانی اور دو کزنوں کی ستائی ہوئی تھی۔۔۔لیکن اس کا اللہ تعالی پر پختہ یقین تھا۔۔وہ ضرور اسے اس دلدل سے نکالے گا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ooooooooooooo

حوریل شیشے کے سامنے کھڑی خود کو نہار رہی تھی۔۔۔

وہ پارلر سے تیار ہو کے ائی تھی۔۔۔لیکن (جتنا مرضی تیار ہولو انوشے جیسا حسن کہاں سے لاؤ گی ؟؟؟؟) ماما میں کیسی لگ رہی ہوں ؟حوریل ماہین بیگم سے بولی تھی۔۔
~~~~~~~~

ماشاءاللہ!! میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔ماہین بیگم ہوریل کی نظر اتارتی بولی تھی۔۔۔کہ اسی وقت سکندر صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔۔بابا!! حوریل اب سکندر صاحب کے پاس ائی تھی۔۔۔بابا بتائیں میں کیسی لگ رہی ہوں ؟؟؟ریل گھومتے ہوئے لاڈ سے بولی تھی۔۔

ماشاءاللہ میری بیٹی تو بالکل شہزادی لگ رہی ہے۔۔۔

سکندر احمد ہریل کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولے تھے۔۔۔بیٹا میں بہت خوش ہوں کہ تم نے میری بات مان لی۔۔۔

دیکھنا اسمار تمہارے لیے بہت اچھا ہم سفر ثابت ہو گا۔۔۔ہوریل سر نیچے جھکائے انکھیں گھما گئی تھی۔۔

کہیں دور کھڑی انوشے کی معصوم ہیزل گرین انکھیں نم ہوئی تھی۔۔اس کے باپ نے کتنے وقت سے اسے ایسے محبت سے دیکھنا چھوڑ دیا تھا۔۔اس حادثے کے بعد ہمیشہ سے ایسے ہی تو ہوتا ایا تھا اس کے ساتھ۔۔۔"

انوشے معصوم ہونے کے باوجود ہمیشہ کمتر اور حوریل ضدی اور بد تمیز ہونے کے باوجود بھی سب کی لاڈلی تھی۔۔۔۔"

OOOOOOOOOOOO

واہ بھائی اج تو یہ جناب بھی مسکرا رہے ہیں۔۔۔۔

عرشیان احسان کو انکھ مارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔جی جی بھائی اج تو اسمار بھائی کے ڈمپلز اور دانت دونوں ہی

اندر نہیں جا رہے۔۔۔احسان بھی شرارت سے بولا تھا۔۔

تم دونوں چپ کرو گے یا مار کھانے کا ارادہ ہے!!!اسمار دونوں کی کمر میں ایک ایک گھونسہ جڑتے بولا تھا۔۔۔

اوہو بھائی شرما رہے ہیں۔۔۔احسان پھر بولا۔۔تیری تو!!۔۔۔اچھا اچھا

سوری۔۔احسان ہنستے سوری بولا تھا۔۔

سوری کا بچہ!!!اسمار انکھیں دکھاتے بولا تھا۔۔۔

)واقعی دلہے صاحب کی بتیسی نہیں رک رہی تھی اج تو(

ماشاءاللہ میرے تینوں بیٹے کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔۔

سارہ بیگم تینوں کی نظر اتار رہی تھی۔۔۔کہ ان کے درمیان میں زبیر صحابھی ان کھڑے ہوئے۔۔۔میری بھی نظر اتاریں بیگم صاحبہ۔۔۔زبیر صاحب شرارت سے بولے تو سب ہنس پڑے۔۔۔جی جی اتار رہی ہوں۔۔سارہ بیگم ہستے ہوئے بولی۔۔۔

●●●●●●●●●●●●

تینوں بھائیوں نے اج سیم ڈریسنگ کی تھی۔۔۔کالار نگ تینوں پر ہی بے حد جچتا تھا۔۔۔لیکن اگر اسمار پہن لیتا تو لگتا جیسے اسی کے لیے بنایا ہے گیا ہو۔۔۔تینوں ہی اپنے خاندان کی لڑکیوں کا کرش تھے۔۔۔لیکن وہ کسی کو لفٹ نہیں کرواتے تھے تو وہ الگ بات ہے۔۔"

اج بھی بہت سی لڑکیوں نے انہیں ستائشی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

عرشیان کمرے میں داخل ہوا تو۔۔ نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اقصی پر رک گئی جس نے اج عرشیان

کے دل پر بجلیاں گرانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔اقصی نے بھی اج اپنے شوہر کے ساتھ

میچنگ کی تھی۔۔اس نے بلیک کلر کی زمین کو چھوتی

سمپل لیکن خوبصورت فراک پہنی تھی۔۔۔ہلکا سامیک اپ کا ٹچ

دیے۔۔۔ بالوں کا سٹائل بنا کر کمر پر ازاد چھوڑے۔۔

"وہ بے شک اپنے عرشیان کی اقصی لگ رہی تھی۔۔"

عرشیان اسے دیکھ کر کچھ دیر تک تو پلکیں نہیں جھپکا سکا۔۔۔"

عرشیان!!!اقصی نے اس کو پکارا تو وہ ہوش کی سے اندر بلا دنیا میں واپس ایا

تھا۔۔۔ہاں۔۔ہاں!!!۔۔۔کیا دیکھ رہے ہیں؟؟

اقصیٰ شرارت سے بولی تھی۔۔۔دیکھ رہا ہوں کہ میری اقصی ماشاءاللہ!!کتنی

پیاری لگ رہی ہے۔۔۔"اور اس کی عرشیان اقصی کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا

تھا۔۔۔بس پیاری؟؟؟۔۔۔اقصی مصنوعی غصہ دکھاتے بولی تھی۔۔۔میری

لگ رہی ہو۔۔اشیان اقصی کی ناک دباتے بولا۔۔۔اقصی کو اسی جملے کا انتظار تھا۔۔۔عرشیان اقصی کی تعریف میں لمبی

لمبی تقریریں نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔وہ بس کہتا تھا۔۔۔"میری لگ رہی ہو"۔۔

اور قلا قصی اسی بات پر بلش کر جاتی تھی۔۔اور ابھی بھی کر رہی تھی۔۔۔یار

جب تم ایسے بلش کرتی ہو نا تو۔بہت پیاری لگتی ہو!!!ارشیان اقصی کو اپنے سینے میں

چھپاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔"

Zubi Novels Zone

OOOOOOOOOO

اج ان کی مہندی کا فنکشن تھا۔حوریل پارلر جا چکی تھی۔۔اور انوشے ماہین بیگم کے ساتھ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹا رہی تھی۔۔

انوشے۔۔۔انوشے!!!۔۔جی۔جی۔۔ماما!!انوشے کسی چراغ کے جن کی طرح حاضر ہوئی تھی۔۔۔میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے مامامت کہا کرو!! ماہین بیگم غصے سے بولی تھی۔۔۔وہ۔۔۔انوشے بولے ہی والی تھی کہ ماہین بیگم نے اسے ٹوکا۔۔کیا وہ ہاں!!!۔۔خبردار جو آئندہ تم نے مجھے اپنی ماما کہا تو !! میری صرف ایک ہی بیٹی ہے اور وہ ہے حوریل سمجھی تم!!!ج۔جی۔۔خود تو جان چھڑا کے چلی گئی۔۔اس کو میرے گلے ڈال گئی ہے!!

ماہین بیگم نفرت سے بولی تھیں۔۔۔اس کی انکھوں میں نمی ائی تھی جسے وہ چھپا گئی تھی۔۔

اب جاؤ اور مہمانوں کو دیکھو کسی کو کچھ چاہیے تو نہیں!!!ج۔۔جی۔۔انوشے فوراً سے بولی تھی۔۔

oooooooooo

انوشے بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں ائی تھی۔۔اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔

ماما کہاں ہیں اپ۔۔کیوں مجھے یہاں پر اکیلا چھوڑ گئی۔۔ماما کیوں کیا اپ نے میرے ساتھ ایسا؟؟؟؟۔۔

انوشے روتے ہوئے اپنی ماں سے شکایت کر رہی تھی۔۔۔کہ تبھی دروازہ ناک ہوا۔۔

ا۔آجائیں۔۔انوشے انسو صاف کرتی بولی تھی۔۔ارے مشی تم یہاں؟؟انوشے مشی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔ہاں میں یہاں!!!۔۔

تم بہت ہی کمینی ہو!!سارا دن مجھے مال میں کتنا ذلیل کروایا تھا۔۔۔اور اب مجھے جھوٹے منہ بلایا تک نہیں کال تک نہیں کی۔۔!!مشی تو جیسے پھٹ ہی پڑی تھی۔۔

ہاں میں ہی بری ہوں۔۔"

میں نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں۔۔"

ہمیشہ وہی کرتی ہوں جس سے سب غصہ ہوتے ہیں۔۔"

تم بھی نکال لو مجھ پر اپنا غصہ۔۔"

انوشے نے بے بسی سے کہا تھا۔ جبکہ انوشے کے یہ الفاظ سن کر مشی کو اپنے الفاظوں پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔

انوشے !! مشی فوراً سے پہلے انوشے کے پاس ائی تھی۔

اور اسے گلے لگایا۔

کیا ہوا ہے میری جان ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔ تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے ؟

مشی پریشانی سے بولی تھی۔۔انوشے کا دل کیا کہ وہ روئے بہت روئے۔۔ لیکن اج اس کی بہن کی شادی تھی اور وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھی۔۔

ک۔۔کچھ نہیں۔۔ بس سب ٹھیک ہے۔۔

اریو شور کہ تم ٹھیک ہو؟؟ مشی ابھی بھی پریشان تھی۔۔ہاں ہاں بابا!! ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔ چلو فنکشن شروع ہونے والا ہے۔۔ تیار بھی ہونا ہے۔۔۔"

....

خان حویلی میں کل کی نسبت اج مہمانوں کی تعداد زیادہ تھی۔۔اقصی مہمانوں کے پاس بیٹھی۔۔۔خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔ارشیان نے ہال میں داخل ہوتے اقصی کو روم میں انے کا اشارہ کیا۔۔جسے اقصی سرے سے اگنور کر گئی۔۔عرشیان کو اس کے اس طرح اگنور

کرنے پر غصہ ایا۔۔

لیکن پھر کچھ خرافاتی سوچ کر خود کو نارمل کیا اور روم کی طرف بڑھ

گیا۔۔تھوڑی دیر بعد روم سے اواز ائی تھی۔۔"

اقصی۔۔جان!!۔۔ذرا بات سنو۔۔اقصی۔۔۔!!اس سے پہلے کہ عرشیان پھر سے اس سے جان کہتا وہ شرم سے لال پیلی ہوتی۔۔سب سے ایکسکیوز کرتی فورن کمرے

میں ائی تھی۔۔۔اور دروازہ بند کرتے ارشان کو گھورنے لگی۔۔

جو بڑے مزے سے خود کو موبائل میں مصروف دکھا رہا تھا۔۔حال میں کچھ

سرگوشیاں ہوئی تھیں۔۔"

سب عرشیان کی بے شرمی کو داد دے رہے تھے۔۔

یہ یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔؟"اقصی عرشیان کے سر پر کھڑی ہوتی اس کا موبائل جھپٹتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ارے ارے بیوی کیا ہو گیا ہے۔۔ارام سے۔۔اتنا مہنگا موبائل ہے میرا گر کر ٹوٹ جاتا تو؟؟

عرشیان اقصی کی حالت سے محفوظ ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔اقصی کا پارہ مزید ہائی ہوا۔۔اپ کتنے بے شرم ہیں۔۔!!بس کبھی غرور نہیں کیا۔۔

عرشیان فرضی کالر جھاڑتے بولا تھا۔۔عرشیان!!!جی عرشیان کی جان؟؟عرشیان پھر سے ڈھیٹوں کی طرح بولا تھا۔۔اپ کو شرم اتی ہے؟؟ اقصی تپ کر بولی۔۔ہاں اتی ہے لیکن بیوی کے سامنے نہیں۔۔۔

عرشیان اطمینان سے بولا تھا۔۔۔اقصی ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس وقت اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ارشیان کا گلا دبا دیتی۔۔"

اگر اس وقت عرشیان کو ڈھیٹوں کا سردار کہا جاتا تو یہ ہرگز غلط نہ تھا۔۔۔۔"

اقصی اس کی اس قدر ڈھٹائی پر رو دینے کو تھی۔۔

اچھا اچھا سوری مذاق کر رہا تھا۔۔ تم نے مجھے وہاں اگنور کیوں کیا اگر نہ کرتی تو میں بھی ایسا نہ کرتا۔۔۔؟" عرشیان نے کندھے اچکاتے وجہ پیش کی۔۔

اچھا تو میں اگنور کروں گی تو اپ سب کے سامنے۔۔ مجھے جان کہہ کر بلائیں گے۔۔اقصی ائی بر واچکائے پوچھا تھا۔۔

ہاں !! مقابل نے جواب دیا۔۔اقصی واقعی اب رو دینے کو تھی۔۔

اچھا چلو چھوڑو یہ سب اور پلیز میرے لیے کپڑے نکال دو۔۔۔ عرشیان اب نارمل لہجے میں بولا۔۔

اپ کو کیا لگتا ہے کہ مجھے اتنا تنگ کرنے کے بعد اب میں اپ کے کام کروں گی۔۔ہاں ؟تو مسٹر عرشیان یہ اپ کی غلط فہمی ہے۔۔۔!! اب اپ کی سزا ہے کہ اپ خود ہی اپنے کپڑے نکالیں گے پریس بھی کریں گے اور۔۔۔۔ میں اج اپ کی کوئی مدد وود نہیں کرنے والی اپنے سٹڈز، پرفیوم، شوز، گھڑی۔۔

سب خود ڈھونڈیں اور اگر مل جائیں تو تیار ہو کر نیچے اجائے گا۔۔

اب راک کرنے کی باری اقصی کی تھی اور شاک ہونے کی باری ارشیان کی۔۔۔"!!

ooooooooooooooo

اقصی کی بات سن کراب عرشیان کے صحیح معنوں میں طوطے اڑے تھے۔۔وہ
کیسے یہ کام کرتے ہوئے اپنی بیوی
کا ہٹلر موڈ بھول گیا۔۔اسے یاد تھا۔۔۔
جب ایک دفعہ اس نے اسمار اور احسان کے سامنے مذاق میں اقصی کو۔۔۔بے بی
بلایا تھا۔۔اور جواب میں اقصی نے ایک ہفتے تک اس سے نہ تو کوئی بات کی تھی
اور نہ اسے کسی کام کو ہاتھ لگایا تھا۔۔۔اب وہ اپنے کیے پر پچھتا رہا تھا۔۔اخر کیا
ضرورت تھی اسے اپنی بیوی کے اندر کے ہٹلر کو جگانے کی۔۔"
خیر اب تو جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔

ooooooooooo

اقصیٰ عرشیان پر اپنا حکم صادر کرتی اب ساریہ بیگم کے پاس ائی تھی۔۔ارے
اقصی بیٹا۔۔میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔کہاں تھی؟؟وہ ماما میں۔۔

عرشیان نے بلایا تھا۔۔توان کی ہی بات سن کر ارہی ہوں۔۔اقصی نے وجہ بتائی۔۔"

اچھا۔۔یہ چائے بن گئی ہے جلدی سے یہ سروکرو مہمانوں کو میں زرااحسان کو دیکھ لوں اسے کچھ کام تھا۔۔۔

جی ماما۔۔اقصی تابعداری سے بولی تھی۔۔"

•••••••••

اقصی کیے جانے کے بعداب عرشیان کاامتحان شروع ہوا تھا۔۔۔سب سے بڑا مسئلہ ہی یہ تھا کہ۔۔اس سے اپنی چیزوں کااتاپتہ ہی نہ تھا۔۔

کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔۔اج اسے خودپر شدید غصہ ارہاتھا کہ اس نے اخر کیوں کہ اس سے اپنی چیزوں تک کا نہیں پتہ تھا۔۔۔

یا پھر یہ کہنا بہتر ہو گا کہ اقصیٰ نے کبھی اسے اس سب میں انوالو ہی نہیں ہونے دیا۔۔

oooooooooo

بیسٹ کل تک وہ لڑکی تمہارے پاس ہو گی۔۔پر اسرار گہری اواز میں گویا ہوا۔۔

تم جا سکتے ہو۔۔بیسٹ رعب دار لہجے میں بولا۔۔

ایس کے وہاں سے جا چکا تھا۔۔اور وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔۔کچھ لمحوں میں موبائل رنگ ہوا۔۔خاموش کمرے کی فضا میں موبائل کی رنگ اس پر اسرار خاموشی کو توڑ رہی تھی۔۔

اسمار کالنگ دیکھتے اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ

ائی اور اسکے دائیں گال پر ایک چھوٹا سا گڑھا نمودار ہوا۔۔

ہیلو۔۔"اس نے کال یس کی۔۔

یار کہاں ہو ارحان کل کی تمہیں 20 کالز کر چکا ہوں۔۔ سپیکر سے اسمار کی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔۔

ہاں یار وہ ایک دو کام نمٹانے تھے۔۔اسی میں ذرا بزی تھا۔۔دنیا کے سامنے اس کی شخصیت مختلف تھی۔۔ لیکن اپنے جگری یار کے سامنے وہ بالکل مختلف تھا۔۔

تجھے یاد تو ہے نا کہ کل میری شادی ہے۔۔؟اسمار نے اسے یاد کروانے کے ساتھ ساتھ طنز کیا تھا۔۔۔

ہاں ہاں یاد ہے یار کیسے بھول سکتا ہوں میں۔۔"وہ اس وقت بات کرتا ہوا کہیں سے بھی انڈر ورلڈ کا ڈان نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

....

قراۃ العین!!!وہ تقریباً چلا رہی تھی۔۔

جی زونی اپی۔۔؟"

اسکے برعکس قراۃ العین دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔

یہ زرا صوبیہ کے گھر سے میرے نوٹس اور کپڑے لا دو لے کر گئی تھی اور ابھی تک واپس نہیں کیے۔۔زونی اوازاری سے بولی۔۔

جی آپی میں ابھی لا دیتی ہوں۔۔وہ تابعداری سے بولی۔۔

ہاں اور جلدی اجانا اس کے پاس مت بیٹھ جانا۔۔۔قراۃالعین ہاں میں سر ہلاتی دوپٹہ لے کر گھر سے نکل گئی۔۔

ابھی وہ کچھ دور ہی ائی تھی۔۔کہ ایک بلیک کلر کی فورچونر تیز رفتاری سے اتی اچانک اس کے پاس رکی۔۔

قراۃالعین کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔دو نقاب پوش باہر نکلے۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی۔۔وہ اسے بے ہوش کرتے گاڑی میں ڈال چکے تھے۔۔ قراۃالعین ہوش وہواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔

○○○○○○○○○○

سفید رنگ کی شلوار قمیض پر یلو کلر کی ویس کوٹ پہنے، بالوں کو جیل سے پیچھے کی طرف سیٹ کیے۔۔

اج اس کی کرسٹل بلیو انکھیں اور ڈمپلز اب وتاب سے چمک رہا تھا۔۔

وہ اپنی شاندار پرسنلٹی کے ساتھ ہاتھ میں برانڈڈ واچ پہنے تیزی سے سیڑھیوں سے نیچے ارہا تھا۔۔۔

ارے ارے ارام سے۔۔اسمار بھائی۔۔اقصی جو سامنے سے ہی ارہی تھی۔۔اچانک اس سے ٹکرائی تھی۔۔

سس۔۔سوسوری بھابھی۔۔اسمار نادم ہوا۔۔

کیا کرتے ہیں اسمار بھائی۔۔ایک تو اپ ہیں پتھر جیسے اوپر سے اتنی زور سے ٹکرائے ہیں۔۔۔اقصیٰ مصنوعی خفگی سے بولی۔۔

بھابھی سوری نہ۔۔اسمار معصومت سے بولا تھا۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔خیر یہ سب چھوڑیں ادھر آئیں میں ذرا سب سے پہلے اپنے بھائی کی نظر اتاروں،ماشاءاللہ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔

اقصی اسمار سے بس تین چار مہینے ہی چھوٹی تھی لیکن درجہ اسے 10 سال بڑے بھائی والا دیا ہوا تھا۔۔۔

بھابھی یار کیا۔۔؟"

ششش!!۔۔اقصی اسمار کے کان کے پیچھے ٹیکا لگاتے اس پر آیت الکرسی پڑھنے لگی اتنی دیر میں ہی عرشیان بھی وہاں آ ٹپکا۔۔"

واہ بھائی واہ شوہر وہاں خوار ہو رہا ہے۔۔۔اور یہاں پر نظریں اتاری جا رہی ہیں۔۔ عرشیان جلے بھنے انداز میں بولا تھا۔۔"

اقصی ارشیان کو اگنور کرتی اسمار پر آیات پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔اور عرشیان بس اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔

(دیکھ ہی سکتے ہو تم کچھ نہیں کر سکتے ہی ہی ہی۔۔)

Zubi Novels Zone

اسماران دونوں کو وہاں اکیلے چھوڑتا اب باہر لان میں ایا تھا۔۔پورے لان کو گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

خان حویلی بے حد خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔ارحان تو نے کہا تھا تو ائے گا۔!!!اسمار ناراضگی سے بولا تھا۔۔

اسمار میں ضرور اتا لیکن ایک ضروری کام اگیا جس کی وجہ سے میں نہیں اسکا،

لیکن میرا تجھ سے وعدہ ہے میں ولیمے پر ضرور اؤں گا۔۔ارحان نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔اور موبائل کو کان سے ذرا دور کیا تھا۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب اسمار اس پر چیخے گا۔۔اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔کیا مطلب !!! تم کہہ رہے ہو کہ تم میری بارات پر بھی نہیں اؤ گے۔۔۔

اسمار قدرے حیرت سے بولا تھا۔۔اسے اب ارحان پر صحیح معنوں میں غصہ ارہا تھا۔۔۔"

میرے اتنے اہم دن پر تم نہیں اؤ گے ارحان !!!۔۔۔

وہ دبا دبا غرایا تھا۔۔غصہ اس کی پرسنلٹی پر سوٹ کرتا تھا۔۔اور اب بھی وہ غصے میں بے حد جاذب لگ رہا تھا۔۔۔یار اسمار پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں ضرور اتا لیکن۔۔۔

اس سے پہلے کہ ارحان مزید کچھ بولتا کال کٹ چکی تھی۔۔

اڑیل۔۔ارحان کے منہ سے اس کے لیے فلوقت یہی لفظ نکلا۔۔"

oooooooooooo

انوشے نے اج بلو کلر کی فراک پہنی تھی جو اس پر خوب جچ رہی تھی اور مشی نے اس کے ساتھ ہی میچنگ کی تھی۔۔۔دونوں اب سٹیج پر کوئی ڈانس پرفارم کر رہی تھیں۔۔۔ان دونوں کی دوستی بے مثال تھی۔۔دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتی تھی۔۔۔بہت سی لڑکیاں جلتی تھی ان کی دوستی سے۔۔

لیکن اللہ نے ان کے درمیان کا رشتہ بے حد مظبوط بنایا تھا۔۔۔"

کوئی چاہ کر بھی انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کر سکتا تھا۔۔

●●●●●●●●●●●●

عرشیان ایک لڑکی کے ساتھ کھڑا باتیں کرنے میں مصروف تھا،اقصی جو اس سے ہر جگہ ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔۔اسے کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔

اس کا غصہ ساتویں اسمان پر پہنچ چکا تھا۔۔۔وہ تن فن کرتی پانچ سیکنڈ سے بھی کم وقت میں ان دونوں کے پاس پہنچ چکی تھی۔۔

عرشیان۔۔!"اقصی اپنے غصے کو کنٹرول کرتی عرشیان سے مخاطب ہوئی۔۔

جی۔۔؟"عرشیان مصروف انداز میں بولا۔۔

چلیں میرے ساتھ۔۔!""اقصی اس کا ہاتھ پکڑتی لے جانے ہی لگی تھی کہ اس کے ساتھ کھڑی لڑکی جو کہ عرشان کے ساتھ کافی فرینک ہوئی باتیں کررہی تھی،

اس نے اگے بڑھ کرارشیان کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے..!اپ ایسے کیسے ان کو یہاں سے لے جاسکتی ہیں۔؟اپکو نظر نہیں آرہا کہ ہم بات کررہے ہیں۔؟"ائرہ اپنے ازلی ایٹیٹیوڈ کے ساتھ بولی۔۔

لیکن سامنے بھی "اقصی عرشیان خانزادہ" تھی۔۔

Excuse me ..?"

اقصی بھی اسی کی ٹون میں بولی تھی۔۔

عرشیان کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتے ہوئے محسوس ہورہی تھی۔۔۔

تم کون ہو اور کس کی اجازت سے میرے عرشیان کا ہاتھ پکڑا ہے۔۔۔اقصی غراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

میں ارشیان کی بزنس پارٹنر ہوں،اپ کون ہیں۔۔؟ "

میں انکی بیوی ہوں۔۔!"اقصی کے اس جواب پر تو جیسے ائرہ کے سر پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا تھا۔۔۔

بیوی۔۔۔ائرہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔

جی ہاں۔۔بیوی ہوں میں ان کی!!۔۔اقصی ارشیان کے بازو میں ہاتھ ڈالتی لفظ جبا کر بولی۔۔

جی جی مس ائرہ میں اپ کوان سے ملوانا بھول گیا۔۔ان سے ملیے یہ ہے میری وائف۔۔۔اس سے پہلے کہ ارشیان مزید کچھ بولتا۔۔

اقصی نے اسکی بات کاٹی۔۔

"جی ہاں میں ان کی وائف "اقصی عرشیان خانزادہ"

اقصی نے "وائف "اور "ارشیان"پر خاصہ زور دیا تھا۔۔

اوہ۔۔۔نائس ٹو میٹ یو۔۔"ائرہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔

اس نے اقصی سے ہاتھ ملانے کی غرض سے ہاتھ اگے بڑھایا تھا۔ چلیں ارشیان ماما ہمیں ڈھونڈ رہی ہوں گی۔۔۔

اقصی ائرہ کو سرے سے اگنور کرتی اگے کی جانب جلدی۔۔۔

اقصی اپ ائرہ کو لے کر اندر چلو میں ذرا ایک کال کر کر اتا ہوں۔۔

جی۔۔۔اقصی فرمانبرداری سے بولی تھی۔۔ عرشیان کو اس کا اس قدر میٹھا لہجہ ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔

وہ بھی تب جب اقصی اس سے سخت ناراض تھی۔۔۔اس لیے بہانہ بناتے منظر عام سے غائب ہونے میں ہی عافیت جانی۔۔۔

"چلیں۔۔؟" اقصی ائرہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔ میرے شوہر سے فاصلہ بنا کر رکھیں گی تو اپ کے حق میں بہتر ہو گا۔۔ کیونکہ میں اپنے شوہر کے بارے میں بہت پوزیسو ہوں ائندہ مجھے ان کے اس قدر قریب نظر نہ ائے اپ۔۔۔

ورنہ جب میں نے کچھ کہا یا کیا تو وہ اپ سے برداشت نہیں ہو گا۔۔اقصی ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتی اس کے گال تھپتھپاتی جا چکی تھی۔۔۔ائرہ پیر پٹکتی رہ گئی تھی۔۔اج تک اتنی بے عزتی جو کسی نے نہیں کی تھی۔۔۔

لیکن اپ کو تو پتہ ہے نا۔۔۔

(Aqsa is born to Rock)

OOOOOOOOOOOO

اس کی انکھ کھلی تو خود کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا۔۔ کمرے میں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔۔

اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔اور اس وقت بھی اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔

ک۔کوئی ہے ؟؟ وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔۔ لیکن کمرے میں خاموشی ہنوز برقرار تھی۔۔

اب وہ دروازے کی جانب ائی اور اسے پیٹنے لگی تھی۔۔۔کوئی ہے یہاں پر۔۔۔میری مدد کریں۔۔! وہ کافی دیر چلانے کے بعد اب ہار مانتی واپس اپنی جگہ پر اکر بیٹھ گئی۔

اس کا گلا چلا چلا کر خشک ہو چکا تھا اب اس میں مزید بولنے یا چیخنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔

وہ سر گھٹنوں میں دیے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔۔

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔اس نے ہلکے سے انکھ اٹھا کر اندر انے والے لمبے چوڑے شخص کو دیکھا۔۔

جسم میں ڈر کی ایک لہر دوڑی۔۔۔

اس کی ہیزل گرین انکھیں جو رونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔۔اس شخص کہ دل کی دنیا کو ہلا گئی تھی۔اسکی آنکھیں ڈر و خوف کی لکیر واضح تھی۔۔

بیسٹ کا کبھی نہ دھڑکنے والا دن آج زوروں سے دھڑکا۔۔لیکن وہ خود کو کمپوز کرتا فوراً کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

کیا ہوا۔۔؟" ایس کے نے حیرانی سے اس کو دیکھا جسے کمرے میں گئے ابھی پانچ منٹ بھی نہ ہوئے تھے اور وہ باہر بھی آ گیا تھا۔۔،

کچھ نہیں۔۔۔اسے کھانا دواور فپانی وغیرہ پلاؤ۔۔بیسٹ نے بھاری رعبدار لہجہ اپناتے حکم دیا۔۔

جبکہ اسکی بات سے ایس کے کو ایک اور شاک لگا تھا۔۔۔لیکن وہ اس سے بنا کچھ کہے اسکے دیے گئے حکم کی تعمیل کرتا قراۃ العین کے لیے کچھ کھانے پینے کا انتظام کرنے لگا۔۔۔

ooooooooooo

ZNZ Zubi Novels Zone

مہندی کی تمام رسمیں ہو چکی تھی۔۔اور اب اسمار تھکا ہارا کمرے میں داخل ہوا۔۔اسے ارہان پر شدید غصہ تھا۔۔اخر اتنا بھی کیا ضروری کام اگیا۔۔اسے جو وہ اپنے جگری یار کی شادی پر نہیں ایا تھا۔۔

لیکن اگر اسے وجہ پتہ چل جاتی تو وہ بے شک۔۔ارحان کاظمی کے ساتھ کچھ کر بیٹھتا۔۔غصے کا تو وہ ہمیشہ ہی سے تیز تھا۔۔

اپنی ویسکوٹ اتارتا۔۔کف کے بٹن کھول کر فولڈ کرتا بیڈ پر اوندھے منہ گرا تھا۔۔کل اس کی زندگی کا بہت اہم اور خوبصورت دن تھا۔۔ایسے ہی کچھ سوچتے سوچتے وہ

نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔

○○○○○○○○○

ZNZ
Zubi Novels Zone

اقصی۔۔اقصی یار پلیز بات سنو۔!!ارشیان دو گھنٹے سے دروازہ پیٹ رہا تھا۔۔مگر مجال ہے جو دروازہ بند کرنے والے کو اس کے چلانے پر فرق پڑ رہا ہو۔۔

"اور وہ اقصی عرشیان خانزادہ ہی تھی جس نے اپنے شوہر کو کسی دوسری لڑکی کے ساتھ کھڑے باتیں کرتے دیکھ اسے دو گھنٹے تک کمرے میں نہ انے دیا۔۔"

ارشیان میں دروازہ نہیں کھولنے والی بہتر ہے کہ اپ یہاں سے چلے جائیں۔۔اقصی فل غصے میں بولی تھی۔۔۔اقصی پلیز ایک دفعہ دروازہ کھول کے میری بات سن لو۔۔ارشیان منت کرنے والے لہجے میں بولا تھا۔۔

عرشیان میں۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے یہاں پر!!!زبیر خان کی اواز کمرے کے باہر گونجی تھی۔۔جس سے سنتے ہی اقصی نے 120 کی سپیڈ سے دروازہ کھولا تھا۔۔

و۔۔وہ بابا میں۔۔۔

وہ۔وہ کیا وہ لگا رکھی ہے۔۔

بتاؤ مجھے کہ اس وقت عرشیان کمرے کے باہر کیا کر رہے ہو۔۔وہ بابا اپ کی بہو مجھ سے ناراض تھی۔تو اس نے اندر سے کمرہ لاک کیا ہوا ہے۔جس کی وجہ سے میں یہاں کھڑا ہوں۔۔

جس پر اقصی نے اسی گھوری سے نوازا۔۔تو اس کی زبان کو فوراً ہی بریک لگ۔۔

کیوں اقصی بچے؟؟اپ کیوں ناراض ہیں عرشیان سے۔زبیر خان بے حد پیار سے گویا ہوئے۔۔ان کا لہجہ اقصی کے لیے ہمیشہ ایک باپ جیسا ہوتا تھا۔۔ان کے ہوتے ہوئے اقصی کو اپنے بابا کی کمی بالکل بھی محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔"

اب وہ بیچاری کیا ہی بتاتی کہ اس کے شوہر

نے اسے بھری محفل میں جان کہہ کر بلایا تھا۔۔

پہلی وجہ تو سوچ کر ہی اقصی شرم سے لال ہو گئ تھی۔ سو دوسری وجہ سامنے

رکھی۔۔

بابا یہ لان میں کسی لڑکی کے ساتھ کھڑے ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے۔

اقصی اب زبیر خان کے سینے پر سر رکھتی بڑی معصومیت سے اپنے شوہر نامدار

کی

شکایتیں لگا رہی تھی۔۔۔اس کی اس بات پر سے عرشیان تو غش ہی کھا گیا

تھا۔۔۔

اس نے ارشیان کے سامنے ہی ائرہ کی خوب بے عزتی کی تھی۔۔۔ارشیان کیا یہ

سچ ہے۔زبیر صاحب اب عرشیان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

جی بابا۔۔عرشیان سر جھکائے بولا تھا۔بابا مجھے وہ لڑکی بالکل بھی اچھی نہیں

لگی۔۔اپ پلیز اب ان کے ساتھ کوئی پروجیکٹ نہیں کریں گے۔۔۔

اقصی لہجے میں مان اور لاڈ لیے بولی تھی۔۔

جی میرا بیٹا بالکل ایسا ہو سکتا ہے کہ ہماری بیٹی ہمیں کچھ کہے اور ہم انکار کریں۔۔

زبیر صاحب شفقت سے اسکا سر چومتے ہوئے گویا ہوئے۔۔

وہ جانتی تھی کہ زبیر صاحب اس کی کسی بات سے انکار نہیں کریں گے۔۔

اور یہاں پر عرشیان کی انکھیں حیرت سے پھیلی۔ارشیان بیٹا منع کر دو شاہ گروپ اف ان ڈسٹریز کو۔۔ ہم ان کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کریں گے کیونکہ ہماری بیٹی نے کہہ دیا ہے۔۔ لیکن بابا۔۔۔ ہمیں اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں۔۔زبیر خان حتمیہ لہجے میں بولے۔۔۔

انکا کہنہ کہیں سے بھی مزاقیہ نہیں لگ رہا تھا۔۔

اور یہ واقعی سچ تھا کہ آئرہ اور اسکے باپ کے ایٹیٹیوڈ کی وجہ سے اب زبیر خان انکے ساتھ کوئی پروجیکٹ یا ڈیل کانٹینیو نہیں رکھنا چاہتے تھے۔۔

OOOOOOOOOOO

زبیر صاحب وہاں سے جاچکے تھے۔۔

اور اقصی عرشیان کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ارشیان اس وقت مجرموں کی طرح نظریں جھکائے کھڑا تھا۔اندر چلیں اپ ذرا پھر بتاتی ہوں۔

اقصی ارشیان کو بازو سے پکڑتی کمرے کے اندر لائی تھی۔۔اور دروازہ بند کیا تھا۔۔ہاں جی۔۔

تو اب بتائیں کیا کر رہی تھی وہ شاعرہ اپ کے ساتھ؟؟

ائرہ۔۔۔ارشیان نے اقصی کی تصحیح کرنا چاہی۔

اوہ۔۔ائرہ۔۔اقصی نے دانت پیستے ہوئے ائرہ لفظ ادا کیا۔

ویسے عرشیان اپ کو پتہ ہے نا میں اپ کو لے کر کتنا پوزیسو ہوں۔۔اقصی ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں میری جان میں جانتا ہوں میری۔۔ خبر دار جواب مکھن لگانے کی کوشش کی۔۔!!اقصی عرشیان کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ارشیان کی تو اب بولتی بند ہو گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب اقصی کے سامنے بولنا مطلب اپنی موت کو دعوت دینا۔۔ہم۔م۔۔ائرہ۔۔کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔اقصی کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"

۔

ا۔اقصی میری بات سنو۔۔جی سنائیں۔۔۔اقصی بالکل نارمل انداز میں بولی تھی۔

۔

ارشیان تو بس اپنی بیوی کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اج پل میں تولا اور پل میں ماشا والی کہاوت پر پوری اتری ہوئی تھی۔۔عرشیان۔۔۔مجھے کہیں باہر لے کر چلیں۔۔۔اقصی اب کی بار ذرا پیار سے بولی تھی۔۔اس وقت؟؟۔تو کیا نہیں جا سکتے؟؟اقصی نے ائی بر واچکائے۔۔ن۔نہیں جا سکتے ہیں۔۔۔تو ٹھیک ہے پھر میں بیگ لے کر اتی ہوں۔۔اقصیٰ یہ کہتی بیگ لینے چلی گئی۔۔

ارشیان اس کے اس قدر نارمل لہجے پر حیران تو تھا لیکن کہیں اب وہ تھوڑا پر سکون ہوا تھا۔۔ادھے گھنٹے بعد اب وہ ایک سی سائیڈ پر تھے اور رات کے وقت سمندر کا یہ منظر مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سمندر کے کنارے چل رہے تھے۔۔۔ہوا کی وجہ سے اقصی کے بال اڑ کر

اس کے شفاف چہرے کا طواف کر رہے تھے۔۔اقصی بار بار بالوں کو کان کے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔ارشیان سے رہا نہیں گیا اور اس نے اہستگی سے اقصی کے

بالوں کو چھوا۔۔۔ جس پر اقصیٰ مسکرا دی۔۔ان دونوں کا کپل بہت پیارا لگتا تھا۔۔۔کئی حسد کی نگاہیں تھی ان پر لیکن ان کو کسی سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔وہ اپنی چھوٹی سی دنیا میں مگن تھے۔۔۔"

oooooooooo

اج کا دن دو خاندانوں کو اپس میں جوڑنے والا تھا۔کوئی نہیں جانتا تھا کہ اگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔ہر جگہ ہلچل مچی ہوئی تھی۔۔۔انوشے اور مشی تمام مہمانوں کی ضروریات پوری کرتے اب کمرے میں ائے۔اور گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھے تھے۔یار میں تو بہت تھک گئی ہوں۔۔۔

افففف تھک تو میں بھی بہت گئی ہوں۔۔ لیکن ابھی سیلون جانا ہے اور حوریل اپی کو پک کرنا ہے۔۔یار انوشے سانس لو۔۔۔ تمہیں تو اپنی پرواہ نہیں ہے لیکن۔۔۔مجھے تو ہے۔۔۔

خبردار جو تم نے اب کسی کام کو ہاتھ لگایا۔۔اف میں نے کبھی اپنی زندگی میں اتنا کام نہیں کیا ہوگا۔ جتنا ماہین انٹی نے ایک دن میں کروایا ہے۔۔ مشی تپ کر بولی تھی۔۔۔اچھا بابا نہیں کرتی کوئی کام تم تو بھڑک ہی گئی ہو۔۔

انوشے ہنستے ہوئے بولی تھی یہ سوچے بنا کہ اج کیا ہونے والا تھا۔

OOOOOOOOOO

امبر۔امبر۔۔۔ کیا ہے؟؟ کیوں چلا رہی ہو۔۔۔امبر زونی کے چلانے پر اس کے کمرے میں ائی تھی۔۔۔یہ صوبیہ کو تو کال کرو ذرا۔۔کیوں کیا ہوا ہے۔۔

میں نے قراۃ العین کو کچھ سامان لینے اس کے گھر بھیجا تھا۔۔۔ تین گھنٹے ہو گئے ہیں ابھی تک نہیں ائی۔۔زونی غصے سے بولی تھی۔۔۔۔اچھا تم رکو میں کرتی ہوں۔۔۔ہم۔م۔۔امبر صوبیہ کا نمبر ملانے لگی۔۔دوسری بیل پر کال اٹھالی گئی تھی۔۔ہیلو۔۔!! صوبیہ قراۃ العین کو اب گھر بیج دو۔۔۔یا سارے دکھ سکھ اج ہی کرنے۔۔

زونی اپی بہت غصہ کر رہی ہیں۔۔امبر بغیر اس کی سنے بس بولی چلی جا رہی تھی

۔۔۔امبر تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

قراۃ العین اج میرے گھر نہیں ائی۔۔۔کیا۔۔!!امبر چیخی تھی۔۔۔اور اس کے چیخنے پر زونی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔زونی کوفت سے بولی۔۔۔

صبر کرو۔۔۔بتاتی ہوں۔۔اس نے چپ رہنے کا شارہ دیا۔۔

ہاں اگر ائی ہوتی تو میں بھیج دیتی۔۔

یار قراۃ العین تین گھنٹے سے غائب ہے۔۔۔اگر وہ تمہارے پاس نہیں ائی تو کہاں گئی۔۔امبر نے پریشانی سے کہا۔۔

ک۔کیا قراۃ العین تین گھنٹے سے غائب ہے۔۔؟

ہاں پلیز تم ذرا دیکھو کہیں کسی اور کے گھر نہ چلی گئی ہو۔۔

اچھا تم پریشان مت ہو میں دیکھتی ہوں۔۔۔

ہاں پلیز۔۔۔امبر یہ کہتی کال کاٹ چکی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے کہاں ہے وہ۔۔۔؟زونی جو کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔امبر کے فون رکھتے فورا بولی۔۔۔

کیا کہہ رہی ہے ثوبیہ۔۔؟

وہ صوبیہ کے گھر نہیں ہے۔۔۔بلکہ وہ تو ثوبیہ کے گھر گئی ہی نہیں۔۔۔

کیا۔۔زونی حیرانی سے چلائی۔۔یہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم امبر وہ کہاں جاسکتی ہے۔۔

زونی اور امبر کے تواب صحیح معنوں میں ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔۔

OOOOOOOOOOO

سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔بچے یہاں وہاں بھاگ رہے تھے۔۔کچھ لڑکیاں ستائشی نظروں سے ان تینوں بھائیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔لیکن وہ کہاں جانتے تھے کہ اج کیا ہونے والا ہے۔۔

یار آئزہ جلدی کرو۔۔۔ابھی یہ گجرے لے جاکر حوریل اپی کو پہنانے بھی ہیں۔۔مشی اپنی دھن میں چلے جارہی تھی۔۔اور چلتے چلتے وہ اپنے سامنے کھڑے احسان کو نہ دیکھ سکی اور اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی۔۔

اور پھولوں سے بھری پلیٹ احسان کے اوپر گرا چکی تھی۔۔۔احسان جو کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

اس افتاد پر فون بند کرتا۔۔اس کی طرف متوجہ ہوا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔اندھی ہیں کیا اپ۔۔

احسان غصے سے بولا تھا۔۔اندھی میں نہیں اپ ہیں۔

اپ کو کس نے کہا تھا کہ میرے راستے میں کھڑے ہوں۔

جب میں گزر رہی تھی تو اپ کو ایک سائیڈ پر ہو جانا چاہیے تھا نا۔یا جان بوجھ کر ائے تھے۔۔۔

مشی انکھیں ٹیڑ کرتی ہوئی بولی۔۔او ہیلو میڈم۔

پہلی بات غلطی میری نہیں ہے غلطی اپ کی ہے دوسری بات کہ یہاں میں پہلے سے کھڑا تھا۔۔۔۔اپ کو دیکھ کر چلنا چاہیے تھا۔اور تیسری بات کہ مجھے اپ جیسی شوخ قسم کی لڑکی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔اپ جیسی پر خاصہ زور دیا تھا۔۔۔مشی اس کی یہ بات سنتی بھڑک اٹھی تھی۔۔اپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے کہ میں اپ سے جان بوجھ کر ٹکرائی تھی۔۔۔مشی غصے سے بولی تھی۔۔ہو

سکتا ہے۔۔احسان نے کندھے اچکائے۔۔۔مشی کا غصہ ساتویں اسمان پر پہنچ چکا تھا۔اپ کی ہمت کیسے ہوئی کہ اپ میرے کریکٹر پر بات کر رہے ہیں۔احسان جو اسے تنگ کرنے کے لیے ایسے کہہ رہا تھا۔اس کی اس بات پر سیدھا ہوا تھا۔

ا۔ارے میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔اپ سیریس ہی ہو گئی ہیں۔۔احسان ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔لیکن اس کی یہ ہسی مشی کو زہر لگ رہی تھی۔ارے مشی تم یہاں پر ہو۔۔!!!میں تمہیں پورے ہال میں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔

انوشے جو مشی کو ڈھونڈ رہی تھی کیونکہ انہوں نے ہوریل کو گھر سے پک کرنا تھا۔۔اسے احسان کے ساتھ بات کرتے دیکھ وہاں ائی تھی۔۔۔چلو جلدی ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔اس سے پہلے کہ احسان اس سے کچھ اور کہتا۔۔انوشے مشی کے پاس ائی اور اسے اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔

احسان سر جھٹکتا دوبارہ فون میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

مشی اور انوشے حوریل کو لینے کے لیے اس کے کمرے میں ائے تھے۔۔۔ لیکن وہاں نہ تو کوئی بندہ تھا اور نہ بندے کی ذات۔۔۔ حوریل اپی۔۔۔۔ انوشے نے واش روم کا دروازہ ناک کیا۔۔ اسے لگا کے وہ واش روم میں ہو گی لیکن اس کی یہ غلط فہمی بھی بہت جلد دور ہو گئی کیونکہ واش روم
کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ انوشے یار کہاں چلی گئی ہے تمہاری حوریل اپی۔۔۔ مشی نے تمہاری ہوریل اپی پر خاصہ زور دیا تھا۔۔۔ م۔ مجھے نہیں پتا۔۔ اپی کو یہاں روم میں ہی تو چھوڑ کے گئی تھی میں۔۔۔ انوشے ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ رکو میں باہر دیکھ کراتی ہوں۔۔۔ انوشے فوراً کمرے سے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔ مشی کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی۔۔۔ لیکن جو وہ سوچ رہی تھی ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ انوشے پورا گھر دیکھ چکی تھی لیکن حوریل کہیں بھی نہیں تھی۔۔ وہ ہار مانتے واپس ہوریل کے کمرے میں ائی تھی ۔۔۔ مشی کچھ سوچ رہی تھی اس لیے انوشے کو کمرے میں اتے نوٹ نہ کر سکی۔۔۔ انوشے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی کہ اس کی نظر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر گئی۔۔۔ جہاں ایک کاغذ پڑا تھا انوشے نے فوراً اس کاغذ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور

پڑھنے لگی۔۔۔انوشے کے اس طرح ٹیبل پر لپک کے کاغذ اٹھانے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔انوشے جیسے جیسے وہ لیٹر پڑھ رہی تھی اس کے چہرے کے رنگ بدل رہے تھے۔۔۔ مشی اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگ باآسانی دیکھ سکتی تھی۔۔دکھاؤ کیا لکھا ہے اس میں مشی انوشے سے پیپر جھپٹتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

oooooooooo

م۔ مشی۔۔ہوریل اپی کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہیں۔۔۔انوشے نے بے یقینی کی حالت میں یہ جملہ ادا کیا۔۔کیا۔۔۔ مشینیں فورا وہ لیٹر پڑھنا شروع کیا تو اس کے ہوش اڑے تھے۔۔۔یعنی وہ جس سوچ سے انکاری تھی وہ سچ کی شکل اختیار کر چکی تھی۔۔۔انوشے۔۔ مشی سے وہ کاغذ لیتی فورا باہر کی طرف بھاگی۔۔ہال گھر سے زیادہ دوری پر نہ تھا۔۔ مشی انوشی کو لیتی گاڑی ڈرائیو کر کے پانچ منٹ میں ہال پہنچی تھی۔۔۔سکندر احمد زبیر خان صاحب جبکہ ماہین بیگم ساریہ بیگم کے

ساتھ کھڑی ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی۔۔۔ مشی اور انوشے تقریباً بھاگتے ہوئے سکندر صاحب کے پاس پہنچی تھی۔۔ بابا۔۔ بابا۔۔ انوش سکندر صاحب کے پاس اکے رکی اور ہانپنے لگی بھاگنے کی وجہ سے اسے سانس چڑھ گیا تھا۔۔۔ کیا ہوا ہے انوشے۔۔!!۔۔۔ سکندر صاحب کو انوشی کے اس طرح سے بھاگ کرانے پر پریشانی ہوئی تھی۔۔ بابا وہ۔۔ انوشے زبیر خان کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔ ام۔۔ سکندر پہلے تم انوشے بیٹی کی بات سن لو پھر ہم بات کرتے ہیں۔۔۔ زبیر خان ایک سمجھدار انسان تھے وہ انوشے کو اس طرح سے بولتے دیکھ سمجھ چکے تھے کہ شاید کوئی ضروری بات ہے اس لیے سکندر صاحب کو انوشے کی بات سننے کا کہتے وہ اسمار کے پاس اگئے تھے۔۔۔

OOOOOOOOOO

سٹیج پر اسمار احسان اور اشیان تینوں موجود تھے۔ ارشیان اور احسان کب سے اسے حوریل کے نام پر چھیڑ رہے تھے اور وہ چڑ بھی رہا تھا۔۔۔ بھائی ویسے میں سوچ رہا تھا کہ۔۔۔ تو نہ اپنی سوچوں کو اپنے تک ہی محدود رکھ۔۔!!! احسان کچھ بولنے ہی والا تھا کہ اسمار جو کب سے ان کی بک بک سن رہا تھا تب کر بولا تھا۔۔۔ یار

چپ کر جا احسان جناب کو اس وقت صرف اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنا ہے۔۔۔ارشیان احسان کو انکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔ جس پر اسمار نے دونوں کی کمر میں ایک ایک مکہ جڑا تھا۔۔اوئی ی ی۔۔اسمار بھائی مار ڈالا۔۔۔احسان ڈرامائی انداز میں بولا۔۔بیٹا ابھی تو تم دونوں شکر کرو کہ میں مہمانوں کا لحاظ کیے بیٹھا ہوں ورنہ تم لوگوں کا مار مار کے میں نے حشر بگاڑ دینا تھا۔۔۔۔اسمار دبادبا غرایا۔۔۔ جس پر احسان اور ارشیان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔تم لوگوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ان دونوں کے اس طرح ہنسنے پر اسمار سر جھٹکتا رہ گیا۔۔۔

OOOOOOOOOOO

سکندر صاحب انوشے کو لے کر ایک سائیڈ پر ائے تھے۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔انوشے کچھ نہ بولی اور لیٹر سکندر صاحب کو تھما دیا۔۔سکندر صاحب ایک سرسری سی نظر انوشہ پر ڈالتے لیٹر پڑھنے لگے۔۔۔۔وہ جیسے جیسے اس کاغذ پر لکھے الفاظ پڑھے رہے تھے ان کی حالت غیر ہونے لگی۔۔۔کیا ہوا ہے سکندر۔۔؟؟؟ماہین بیگم سکندر صاحب کو اس طرح سے چیئر پر بیٹھتے تھے فورا ان کے پاس ائی۔۔۔کیا کہا ہے تم نے؟؟ماہین بیگم انوشے کو جھنجوڑتے ہوئے

بولی تھی۔۔۔م۔میں نے ک۔کچھ نہیں کیا۔مما۔۔انوشے نے جیسے اپنی صفائی دینی چاہیے۔۔۔سکندر کچھ بولیں۔۔ماہین بیگم کا رخ اب سکندر احمد کی طرف تھا۔۔سکندر صاحب نے وہ کاغذ انہیں دے دیا۔۔۔ماہین بیگم نے لیٹر پڑھا اور پڑھتے ہی ان کے ہاتھوں سے چھوٹا زمین بوس ہوا تھا۔۔۔ان کے یہ تاثرات نوٹ کرتے ساریہ بیگم اور زبیر خان ان کے پاس ائے تھے۔۔۔کیا ہوا ہے ماہین سب ٹھیک ہے؟؟..ساریہ بیگم پریشانی سے بولی تھی..زبیر خان جو کاغذ نیچے گرتا دیکھ چکے تھے اٹھا کر پڑھنے لگے۔۔۔لیٹر پڑھتے ہوئے ان کے ماتھے پر انگنت بل نمودار ہوئے تھے...وہ سکندر صاحب کو دیکھنے لگی۔۔یہ سب کیا ہے سکندر۔!!!۔۔۔زبیر صاحب دھاڑے تھے اور ان کے اس طرح سے دھاڑنے پر انوشے سہم گئی تھی۔۔زبیر خان کے تینوں بیٹے بھی وہاں اچکے تھے۔۔کیا ہوا ہے بابا۔۔ارشیان نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

oooooooooooo

ہوریل اپی گھر سے بھاگ چکی ہیں ان کے پیچھے کھڑی مشال جو کب سے یہ سب دیکھ رہی تھی اب بولی تھی۔۔۔کیا۔۔!!۔۔اسمار تو اس کے یہ الفاظ سننے پر سکتے

میں چلا گیا تھا۔۔۔جی ہاں۔۔ہوریل سکندر احمد کسی اور کو پسند کرتی تھی لیکن سکندر انکل ان کی شادی کے لیے نہیں مانے تو وہ گھر سے بھاگ گئی ہیں۔۔اور خط پر یہ بھی لکھا ہے کہ کوئی انہیں ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ وہ ہارون سے شادی کر کے اسی ہفتے دبئی جا رہی ہیں۔۔۔مشی نے بے حد پر سکون انداز میں ساری بات بتائی تھی۔۔اسے بالکل بھی حیرانی نہیں ہوئی تھی کہ حوریل گھر سے بھاگ چکی ہے وہ جانتی تھی کہ ہوریل جیسی ضدی اور مغرور لڑکی کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔اسمار نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھی وہ اپنے غصے کو کس طرح کنٹرول کیے کھڑا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔۔۔تھوڑی دیر میں یہ بات اگ کی طرح پھیل گئی تھی کہ سکندر احمد کی بیٹی اپنی شادی سے بھاگ چکی ہے۔۔۔سکندر احمد سن ذہن کے ساتھ بیٹھے انہیں کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔۔کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔سکندر جب تمہاری بیٹی کسی اور کو پسند کرتی تھی۔۔تو تم نے کیوں دو سال ہمیں انتظار کی سولی پر لٹکائے رکھا۔۔!!،زبیر خان غصے سے بولے تھے۔۔اگر ہمیں اسی طرح بے عزت کروانا تھا تو پہلے ہی بتا دیتے ہم بارات لے کر ہی نہ اتے۔۔۔تم جانتے بھی ہو کہ اب جب ہم بارات خالی واپس لے کر جائیں گے تو

ہماری خاندان میں کیا عزت رہ جائے گی۔۔۔زبیر خان کا غصہ کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔ نہیں بابا۔۔!!، بارات خالی واپس نہیں جائے گی۔۔ان کی بڑی بیٹی بھاگ گئی ہے تو کیا ہوا۔۔ چھوٹی تو یہیں پر ہی ہے نا۔۔اسمار انوشے کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ بولا۔۔۔انوشے جو کب سے ان سب کی باتیں سن رہی تھی اسمار کی اس بات پر چونک گئی تھی۔۔۔سکندر صاحب نے نظریں اٹھا کر اسمار کو دیکھا۔۔۔سب اسمار کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ہاں اس میں برائی کیا ہے۔۔ایک بزرگ عورت نے اسمار کی بات سے اتفاق کیا۔۔اگر ان کی بڑی بیٹی بھاگ گئی ہے تو چھوٹی بیٹی سے تو نکاح کیا جا سکتا ہے۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔ سکندر احمد کچھ سوچتے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔انوشے بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔میں انوشے کا نکاح اسمار سے کروانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مشی کی حالت بھی یہ سن کر مختلف نہ تھی۔۔۔ماہین!!انوشے کے سر پر دوپٹہ دو۔۔"

اپ لوگ میرے ساتھ چلیے۔۔۔سکندر احمد ان سب کو لے کر اپنے ساتھ واپس سٹیج پر آ چکے تھے۔۔۔جبکہ انوشے ابھی بھی بے یقینی سے اپنے باپ کو ہی دیکھ رہی

تھی۔۔۔جس نے ایک دفعہ بھی اس سے اس کی مرضی نہ پوچھی تھی۔۔ہمیشہ کی طرح اج بھی بس اپنا حکم صادر کیا تھا اور چلے گئے تھے۔۔۔انوشے نے انکھ جھپکی اور ایک انسو اس کے گال پر پھسلا۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے انوشے کا چہرہ انسوؤں سے تر ہو گیا۔۔ مشی وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔؟؟؟انوشے نے مشی کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔ مشی سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ مشی میں کیسے ان سے شادی کر سکتی ہوں ان کی شادی تو حوریل اپی سے ہو رہی تھی نا۔۔انوشے کے لہجے میں بے بسی صاف چھلک رہی تھی۔۔

چپ ہو جاؤ میری جان اللہ سب بہتر کرے گا۔۔اتنے میں ہی ماہین بیگم ائی اور انوشے کے سر پر لال رنگ کا دوپٹہ دیا۔۔ مما۔۔انوشے نے کسی امید کے تحت ماہین بیگم کی طرف دیکھا تھا۔۔چپ کر جاؤ۔۔اور جیسا کہا جائے ویسا کرو۔۔۔یہ تمہارے باپ کی عزت کا سوال ہے۔۔۔!!!ماہین بیگم خود غرضی سے بولی تھی۔۔انہیں تو موقع چاہیے تھا انوشے کو گھر سے نکالنے کا۔۔جو انہیں مل چکا تھا۔۔ان کی اپنی بیٹی گھر سے بھاگ چکی تھی جس کی سزا وہ بیچاری انوشے کو دے رہی تھی۔۔۔

OOOOOOOOOOOO

انوشے سکندر ولد سکندر احمد کیا اپ کو اسمار خان ولد زبیر خان کے ساتھ باعوض 40لاکھ روپے حق مہر سکہ راج الوقت تمام گواہوں کی موجودگی میں نکاح قبول ہے۔۔؟انوشے نے بے بسی سے مشی کی طرف دیکھا تھا۔۔بولو میری جان قبول ہے۔۔۔ مشی ہے اسے قبول ہے بولنے کے لیے کہا۔۔ جس پر انوشے کی انکھیں بھرائی۔۔ق۔ قبول ہے۔۔ کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔ قبول ہے۔ کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔"اور ایک انسوانوشے کی انکھ سے پھسلا۔۔

اسمار خانزادہ ولد زبیر خان کیا اپ کو انوش سکندر ولد سکندر احمد کے ساتھ 40 لاکھ روپے حق مہر سکہ راج الوقت تمام گواہوں کی موجودگی میں نکاح قبول ہے۔۔۔جی قبول ہے۔۔ کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔ کیا اپ کو یہ نکاح قبول۔۔۔ قبول ہے۔۔۔"

سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔۔

OOOOOOOOOO

کمرے میں دبی دبی سسکیاں گونج رہی تھی۔۔انوشے شدت سے رو رہی تھی۔۔۔اچانک کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔۔اور اسمار کمرے میں داخل ہوتا ہے!!!سسکیاں بھی رک جاتی ہیں...اسمار بھائی!!..انوشے اٹھ کے فورا اسمار کے پاس ائی تھی۔۔۔چٹاخ!!۔۔اسمار نے زوردار تھپڑ انوشے کے منہ پر مارا تھا۔۔۔تھپڑ اتنی شدت سے مارا گیا تھا کے انوشے زمین پر جا گری۔۔۔۔خبردار جو تم نے میرا نام لیا!!یا مجھے بھائی بلایا!!اسمار پھنکارا تھا!!!وہ تو بس منہ پر ہاتھ رکھے اس ستمگر کو دیکھ رہی تھی۔۔جسنے تھپڑ مارتے ہوئے اس معصوم پر ذرا ترس نہ کھایا۔۔۔

تمہاری بہن کی وجہ سے اج میرے گھر والوں کی کتنی بے عزتی ہوئی ہے۔۔تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگاسکتی۔۔اسمار غصے سے دھاڑا تھا۔۔اب تم دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتا کیا ہوں۔۔تمہاری بہن نے میری توہین کی ہے۔۔جس کا بدلہ تم چکاؤ گی۔انوش اسمار خانزادہ اگر میں نے تمہاری زندگی تم پر حرام نہ کردی تو میرا نام بھی اسمار خانزادہ نہیں سمجھی۔۔

اسمار پنجوں کے بل بیٹھتے اس کا منہ دبوچتے ہوئے بولا تھا۔۔انوشے کو لگا کہ اج اس کا جبڑا ٹوٹ جائے گا۔۔۔اسمار نے جس طرح سے اس کا چہرہ پکڑا تھا اسی طرح چھوڑتا کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔انوشے گھٹنوں میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

OOOOOOOOO

رات کے دوسرے پہر وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔اس کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔اس نے سائیڈ لیمپ ان کیا جس سے کمرے میں دھیمی روشنی ہوئی۔۔انوشے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔۔کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی جہاں سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے انوشے کے کانپنے کا سبب بن رہے تھے۔۔اسمار کھڑکی بند کرتا انوشے کے پاس ایا۔۔انوشے کے چہرے پر اس کے تھپڑ کا نشان واضح تھا اسمار اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف ایا اور نرمی سے لٹاتے اس کے اوپر بلینکٹ برابر کی۔۔۔

••••••••••

بیسٹ ساری رات سو نہیں سکا تھا۔۔وہ تو بس ان ہیزل گرین انکھوں کو سوچتا رہا اور ساری رات سوچنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ " گرے انکھیں ہیزل گرین انکھوں کے سحر میں جکڑی جا چکی ہیں "۔۔۔وہ معصوم انکھیں انجانے میں اس بیسٹ کے کبھی نہ دھڑکنے والے دل کو دھڑکا بیٹھی ہیں۔۔بیسٹ قراۃ العین کے عشق میں پوری طرح سے گرفتار ہو چکا تھا۔۔

~~~~~~

شاہمیر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ارحان جس کی انکھوں سے نیند ابھی بھی کوسوں دور تھی، اوندے منہ بیڈ پر پڑا تھا شاہمیر کے انے پر سیدھا ہوا تھا۔۔پوری رات جاگنے کی وجہ سے اس کی گرے انکھوں میں لال ڈورے پڑ چکے تھے، سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔
~~~~~~

"ارحان یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی"۔۔شاہ میر ارحان کی اجڑی حالت دیکھ کر حیرانی سے بولا تھا۔۔"اچھا ہوا شاہمیر تم اگئے میں تمہیں بلانے ہی والا تھا"۔۔

"کیوں سب ٹھیک تو ہے؛دادو تو ٹھیک ہے نا؟؟"۔۔۔شاہ میر نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔"ہاں ہاں دادو ٹھیک ہیں"۔۔شاہ میر کے اس طرح بے چین ہو کر راحت بیگم کا پوچھنے پر وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

راحت بیگم ارحان کی دادی تھی۔۔ارحان کے بابا اس کی پیدائش سے پہلے ہی دنیا سے چلے گئے تھے اور ارحان کی ماما ارحان کی ولادت پر ہی دم توڑ چکی تھی شاہ میر ارحان کا بہت اچھا دوست تھا دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے اور ان دونوں کی جان اپنی دادی راحت بیگم میں میں بستی تھی۔۔راحت بیگم ایک بہت اچھی اور سلجھی ہوئی خاتون تھی وہ ارحان اور شاہ میر سے بے حد پیار کرتی تھی ان کے مطابق ان کی کل کائنات ان کے دونوں بیٹے تھے۔۔۔

"تو پھر کیا ہوا ہے؟"۔۔شاہ میر نے ائی بر و اچکائے۔۔"یار شاہمیر وہ انکھیں مجھے اپنے سحر سے نکلنے ہی نہیں دے رہی میں جتنا ان سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ مجھے اتنا ہی اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔۔"

وہ بیسٹ جو پوری دنیا کو بے بس کرنے کی طاقت رکھتا تھا اپنے یار کے سامنے خود بے بسی سے اپنی دلی کیفیت بیان کر رہا تھا۔۔۔

"کس کی انکھیں، بیسٹ کس کی بات کر رہے ہو؟؟"۔۔شاہ میر اس کے اس طرح سے بولنے پر مزید پریشان ہوا تھا۔۔"وہ ہیزل گرین انکھیں SK وہ۔وہ مجھے اپنی طرف مائل کر رہی ہیں۔۔!!

"۔۔شاہ میر سمجھ چکا تھا وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔"پلیز کچھ کرو"۔۔ارحان التجائیہ انداز میں بولا تھا۔۔"میں تو اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا ہاں البتہ کچھ گواہوں اور نکاح خواں کا بندوبست ضرور کر سکتا ہوں"۔۔شاہ میر شرارت سے بولا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟؟؟ مطلب یہ میرے دوست کہ اب اس سحر سے نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن۔۔ہے میری معصوم سی بھابی میرے یار کے پتھر دل کو اپنے لیے موم کر چکی ہے"۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو"۔۔ارحان نے اسے گوری سے نوازا۔۔"بکواس نہیں سچ کہہ رہا ہوں میرا یار ایک لڑکی کی ہیزل گرین انکھوں پہ دل ہار بیٹھا"۔۔ شاہ میر ہستے ہوئے اونچی اواز میں بولا تھا۔۔۔"ابے چپ کر کمینے"۔۔ارحان نے اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کی۔۔

"نہ نہ نہ۔۔۔ابھی تو میں دادو کو بھی بتاؤں گا کہ ان کا پوتا محبت۔۔ نہیں عشق کر بیٹھا ہے"۔۔شاہمیر ارحان کو گلے لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔"نہیں ابھی تم دادو کو کچھ بھی نہیں بتاؤ گے"۔۔ارحان نے اسے ڈپٹا۔۔"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔"

OOOOOOOOO

اس سے وہاں ائے دو دن ہو گئے تھے۔۔ لیکن اس کے ماموکو کوئی فرق نہیں پڑتا تھااج اسے اپنے ماں باپ کی شدت سے یاد ائی تھی۔۔۔ "کیوں ماما بابا اخر کیوں۔۔!! کیوں مجھے اس مطلبی دنیا میں اکیلا چھوڑ گیاا۔اپ لوگ۔۔؟؟۔۔جب اپ دونوں اللہ تعالی کے پاس گئے تھے توم۔مجھے بھی ساتھ لے جاتے کیوں مجھے یہاں اکیلا چھوڑ دیا۔۔ماما!!۔۔بابا!!۔۔کہاں ہیں اپ لوگ پ۔پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جائیں مجھے ن۔نہیں رہنا یہاں پر س۔سب بہت برے ہیں۔۔ بابا اپ تو کبھی اپنی نن۔ین کی انکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔

د۔دیکھیں اج میں کتنا رو رہی ہوں۔۔ بابا اپ تو میرے ایک انسو پر تڑپ جاتے تھے توپ۔پھر اج کیوں اپنی نین کو چپ کروانے کے لیے ن۔نہیں ارہے۔۔پ۔پلیز بابا میرے پاس اجائیں مجھے اپ کی بہت ضرورت ہے ۔۔پلیز۔۔"

قراۃالعین چیخ رہی تھی۔۔۔اج اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا وہ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی اور اس کی چیخ پکار کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

بیسٹ اور SK جو قراۃ العین کو لینے کے لیے ارہے تھے۔۔اس کی یہ باتیں سن کر دونوں کے قدم رکے تھے قراۃ العین کے الفاظ سن کر بیسٹ کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔شاہمیر کی حالت بھی مختلف نہ تھی۔۔کچھ دیر بعد جب اوازانا بند ہوئی تو دونوں فوراپریشانی سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے تھے لیکن اندر کا منظر دیکھ کر وہ دونوں فورا بھاگتے ہوئے قراۃ العین کے پاس ائے تھے۔۔

"ن۔نین انکھیں کھولیے نین"۔۔ارحان نین کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا

"شاہمیر پانی لاؤ!!"۔۔بیسٹ دھاڑا تھا۔۔"م۔میں لاتا ہوں"۔۔شاہ میر فورا پانی لے کر ایا۔بیسٹ نے نین کے چہرے پر پانی چھڑکا تھا۔لیکن نین ہوش میں نہ ائی۔۔۔"بیسٹ ہمیں فورا اسے ہاسپٹل لے کر جانا چاہیے"۔۔بیسٹ ہاں میں سر ہلاتا نین کو برائڈل سٹائل میں اٹھائے باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

ارحان دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بالکل چپ کھڑا تھا۔۔

ڈاکٹر روم سے باہر ایا۔۔"ڈاکٹر"۔۔"م۔میری نین کیسی ہے میری۔؟"۔۔ ارحان نے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔دوسروں کی لڑکھڑاہٹ کی وجہ بننے والا اج

اس لڑکی کے بارے میں ڈاکٹر سے سوال کرتے ہوئے لڑکھڑایا تھا۔۔اپ ان کے کون ہیں۔۔

ڈاکٹر نے سوالیہ نظروں سے بیسٹ کو دیکھا تھا۔۔ڈاکٹر کے یہ پوچھنے کی دیر تھی کہ بیسٹ نے اس کا گریبان پکڑ لیا تھا۔۔"میری نین کیسی ہے!"۔۔بیسٹ دھاڑا تھا۔۔جبکہ ڈاکٹر اس کا یہ روپ دیکھ کر کانپنے لگا تھا۔۔"ا۔۔انہیں پینک اٹیک ایا ہے"۔۔ڈاکٹر کانپتے ہوئے بولا تھا۔۔ڈاکٹر نے ارحان پر مانو بم پھوڑا تھا۔۔اس کی گرفت ڈاکٹر کے گریبان پر ڈھیلی ہوئی تھی۔۔

شاہ میر کی حالت بھی مختلف نہ تھی۔۔"ہم ان کا ٹریٹمنٹ کر رہے ہیں اپ لوگ دعا کریں"۔۔ڈاکٹر اتنا کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔

OOOOOOOOOOO

رات کی تاریکی ختم ہوئی تھی سورج اب وتاب سے چمک رہا تھا ونڈو سے اتی روشنی کی کرنوں سے انوشے کی ہلکے سے انکھ کھلی تھی۔۔۔وہ خود کو بیڈ پر پا کر

جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔اسمار جو بظاہر تو لیپ ٹاپ پر مصروف تھا لیکن اس کا سارا دھیان انوشے پر تھا۔۔۔

"م۔میں یہاں کیسے۔۔؟؟"۔۔

انوشے کے اس سوال پر اسمار نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔لیکن وہ اس کے دیکھنے پر اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔۔

"اٹھو جلدی اور فریش ہو جاؤ۔!!"۔۔سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔"ج۔جی"۔۔انوشے 120 کی سپیڈ سے اٹھتی واش روم کی طرف بھاگی لیکن بنا دیکھے بھاگنے کی وجہ سے اس کا سر دروازے میں لگا تھا۔۔

"اہہہ!!!"۔۔۔انوشے چیخی تھی۔۔"کیا ہوا"۔اسمار انوشے کے چیخنے پر لیپ ٹاپ بند کرتا فوراً اس کے پاس ایا تھا۔۔

"س۔سر دروازے میں لگا ہے"۔۔انوشے اپنی پیشانی جو دروازہ لگنے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی مسلتے سوسو کرتی بولی۔۔"دکھاؤ مجھے!!"اسمار اس کا ہاتھ ہٹاتے بولا۔۔"اوہو۔۔لڑکی!!دھیان سے نہیں چل سکتی ایسے بھی کوئی چلتا

ہے کوئی پیچھے لگا ہے کیا۔!!"۔۔اسمار غصے اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات میں بولا تھا۔۔۔

"کسی کا تو پتہ نہیں لیکن اپ ضرور پیچھے پڑے ہوئے ہیں"۔۔انوشے منمنائی تھی۔۔

"مجھے سب سنائی دے رہا ہے"۔۔اسمار جو اس کے ماتھے پر ٹیوب لگا رہا تھا اس کے منانے پر اسے گھورا۔۔"بہت تیز ہیں اپ کے کان"۔۔"ہم۔م۔یہ تو ہے"۔۔"اتنے بڑے بڑے ہیں تو تیز تو ہوں گے نا"۔۔انوشے نے اپنی بچکانہ سوچ کے مطابق منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا"کیا کہا۔۔!!"۔۔

"ک۔کچھ کچھ بھی تو نہیں"۔انوشے ہڑ بڑا کر بولی تھی۔۔"ہم۔جاؤ فریش ہو جا کر"۔۔"جی ائی ی ی۔!!!!"۔۔انوشے پھر ہر بڑاہٹ میں دروازے کے ساتھ ٹکرائی۔۔"اف۔۔!!"۔لڑکی! عقل سے پیدل ہو کیا؟ دیکھ کر نہیں چل سکتی!!"۔۔۔"میں عقل سے پیدل نہیں ہوں یہ دروازہ ہی گندا ہے۔۔

"اس کے اس جواب پر اسمار سر پیٹتا رہ گیا۔۔لڑکی تم فریش ہونے جا رہی ہو یا میں خود چھوڑ کراؤں!!!

اسمار تپ کر بولا۔۔"یہ اپ بار بار لڑکی کس کو بول رہے ہیں میرا نام انوشے سکندر احمد ہے۔۔!!"۔۔انوشے اس کے بار بار خود کو لڑکی کہنے پر احتجاجاً بولی۔۔"کیا کہا ایک دفعہ پھر سے کہنا"۔۔اسمار اس کی بازو دبوچتے ہوئے بولا۔۔

"آہ۔۔چھ۔چھوڑیں م۔مجھے درد ہو رہا ہے"۔۔۔"تم نے ابھی کیا کہا"۔۔اسمار اس کے انوشے سکندر احمد کرنے کہنے پر تپ ہی تو گیا تھا۔۔"یہی کہ م۔میرا نام انوشے سکندر احمد ہے"۔۔انوشے لڑکھڑاتے ہوئے بولی۔۔

" لگتا ہے رات والا تھپڑ بھول گئی ہو"۔۔۔اسمار اس کے بازو پر مزید دباؤ ڈالتے ہوئے بولا تھا۔۔

"آہ پلیز چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔چھوڑ دے مجھے!!"۔۔"اج سے تمہارا نام انوشے اسمار خانزادہ ہے سمجھی تم!!"۔۔ج۔جی انوشے کی انکھوں میں انسوائے تھے۔۔"کیا نام ہے میرے چاند کا؟ "

اسمار اس کی ٹھوڑی پکڑتے ہوئے بولا تھا۔انوشے۔اسمار خ۔خانداده۔۔۔ایسا انوشے نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اپنا نیا نام ادا کیا۔۔"ہم۔م ویری گڈ۔۔یہ ہوئی نا میرے چاند والی بات۔۔"۔۔۔اسمار اس کے انسو صاف کرتے ہوئے بولا

تھا۔۔"چلو جاؤ اب فریش ہو کر جلدی سے اؤ ہمیں نیچے بھی جانا ہے۔۔ج۔جی۔۔!!"۔۔۔انوشے اتنا کہتی واش روم میں گھس گئی تھی اور اسمار سٹڈی میں چلا گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOO

اقصی کچن میں گھڑی ناشتے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔عرشیان کچن میں ایا اور زکیہ کو اشارے سے کچن سے باہر بھیج دیا۔۔"زکیہ جوس پکڑائیے گا"ارشیان نے جوس کا جگ اٹھا کر اقصی کو پکڑا دیا اور وہ فروٹس بھی پکڑا دیں"ارشیان نے فروٹ کی باسکٹ بھی اقصی کو پکڑا دی"زکیہ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی"۔۔ اقصی اپنے کام میں اس قدر مصروف تھی کہ وہ یہ بھی نہیں نوٹ کر سکی کہ کچن میں اس کے ساتھ زکیہ نہیں بلکہ اس کا شوہر نامدار ہے۔۔۔ارشیان اپنی ہنسی دباتے ہوئے اقصی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔"زکیہ جب ہیں ہی نہیں تو بولیں گی کیسے"عرشیان نے اقصی کے کان میں سرگوشی کی بنا اس کا اگلا ردعمل

جانے۔۔اقصی جو جوس گلاس میں ڈال رہی تھی چیختے ہوئے پیچھے کی طرف مڑی اور جوس سے بھرا گلاس اس کی سفید شرٹ پر انڈیل دیا۔۔اوئ.!!!!!

عرشیان بھی ٹھنڈا جوس اپنے اوپر گرنے کی وجہ سے شرٹ جھاڑتے ہوئے چیخا۔۔ان دونوں کے چیخنے پر زبیر خان ساریہ بیگم اور احسان تینوں ایک ساتھ کچن میں داخل ہوئے۔۔"عرشیان یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے بچے اور اقصی اپ"۔۔۔

احسان کا یا سین دیکھ کر ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔"ماما اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے عرشیان اچانک سے ائے اور میرے کان میں بولے تو میں ڈر گئی اور"۔۔"جوس بھائی کے اوپر گر گیا ہے نا"۔۔"جی"احسان ہستے ہوئے اقصی کا جملہ مکمل کیا جس پر اقصیٰ نے بھی اس کی تائید کی عرشیان نے کھا جانے والی نظروں کے ساتھ احسان کو دیکھا تھا۔۔۔تو احسان سیدھا ہوا۔۔"اچھا چلو عرشیان تم اوپر جاؤ اور کپڑے چینج کر کے جلدی نیچے اؤ"۔۔۔زبیر خان بولے۔۔"جی بابا"۔۔ارشیان فرمابرداری سے کہتا کچن سے نکل گیا۔۔

"لاؤ اقصی بیٹا میں تمہاری مدد کر دیتی ہوں۔۔یہ زکیہ تو پتہ ہی نہیں کہاں چلی گئی"۔۔

○○○○○○○○○○

"ارحان تم پریشان نہیں ہو سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ قرۃ العین جلد ہوش میں اجائے گی"۔۔۔

شاہ میر نے ارحان کو تسلی دینا چاہی تھی۔۔"مس قرۃ العین کے ساتھ اپ ہیں"۔۔ایک نرس روم سے باہر اتی بولی تھی۔۔"جی ہم ان کے ساتھ ہیں"۔۔ شاہ میر بولا تھا۔۔

"میری نین کیسی ہے" ارحان بے چینی سے بولا تھا۔۔"جی پیشنٹ خطرے سے باہر ہیں"۔۔ہم ان سے مل سکتے ہیں۔۔؟"ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں پھر اپ مل لیجیے گا"۔۔

نرس پیشہ ورانہ انداز میں کہتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔شاہ میر اور ارحان میں شکر کا کلمہ ادا کیا تھا۔۔۔

....

وہ دروازہ کھول کر اندر ایا تھا۔۔ نین کا چہرہ کمزوری کی وجہ سے زرد پڑ چکا تھا۔۔ نین ابھی بھی دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔ارحان چیئر بیڈ کے قریب کھینچتا اس کے پاس بیٹھ گیا شاہمیر کو کچھ کام تھا اس لیے وہ جا چکا تھا۔۔

"بابا"۔۔۔۔۔ نین کے لبوں نے حرکت کی تھی۔۔ارحان جو کب سے اس کے حوش میں انے کا انتظار کر رہا تھا اس کے بولنے پر فوراً اس کے پاس ایا تھا۔۔۔

"نین اپ کو ہوش اگیا یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"۔۔۔ارحان نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے کہ اس کی نین کو ہوش اگیا تھا۔۔

"ڈاکٹر، ڈاکٹر!!۔۔"ارحان ڈاکٹر کو بلانے لگا.. "یہ اب پہلے سے کافی بہتر ہیں میں کچھ میڈیسن لکھ رہی ہوں یہ اپ منگوا لیں اور کوشش کریں کہ انہیں

سٹریس سے دور رکھے، یہ ان کی صحت کے لیے بہت خطرناک ہے، اگر دوبارہ انہیں اس قسم کا سٹریس دیا گیا تو ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے"۔۔

ڈاکٹر نے تفصیل سے اگاہ کیا تھا۔۔"جی ڈاکٹر میں پوری کوشش کروں گا کہ اب انہیں کسی قسم سٹریس نہ ہو"۔۔ارحان نے ڈاکٹر کو یقین دہانی کروائی۔۔ڈاکٹر وہاں سے جا چکی تھی۔۔

ارحان قدم اٹھاتے نین کے پاس ایا تھا۔۔جو خالی خالی نظروں سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔

"نین اپ کیسی ہیں، اپ کو کہیں پین تو نہیں ہو رہا"۔۔ارحان کے لہجے میں نین کے لیے فکر مندی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔"ا۔آپ مجھے نین کیوں کہہ رہے ہیں۔۔مجھے نین کہنے کا حق صرف میرے بابا کو ہے۔۔"نین اُسکے خود کو نین کہنے پر بھڑک اٹھی تھی۔۔وہ غصّہ کرتے ہوئے کم از کم ارحان کو تو بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

اس کی چھوٹی سی ناک پر غصّہ بے حد کیوٹ لگ رہا تھا۔۔اوکے اوکے۔ نہیں کہتا میں آپکو نین۔۔ارہان ہنستے ہوئے بولا اور ڈمپل بھی کھل ہی اٹھا تھا۔۔اخراج

کتنے عرصہ بعد تو جناب مسکرائے تھے۔۔ نین اس کے ڈمپل کو دیکھتی اس میں گم سی ہو گئی تھی اور یہ بات ارحان بھی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

"میں اپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں"۔۔ارحان نظریں جھکائے بولا تھا۔۔"جی بولیے" نین کا لہجہ دو ٹک تھا۔۔"پلیز نین میری طرف دیکھیں" ارحان پھر جلدی جلدی میں نین بول گیا تھا۔۔"سوری"۔۔ارحان زبان کو دانتوں تلے دلکشی سے ہنسا تھا۔۔اگر اس کی یہ دلکش مسکراہٹ نین دیکھ لیتی تو وہ ضرور اس پر فدا ہو جاتی۔۔۔

بات دراصل یہ ہے کہ۔۔میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔نین نے چونک کر ارہان کی طرف دیکھا تھا وہ کتنی اسانی سے یہ بات بول گیا تھا کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔

"پلیز نین مجھے مایوس مت کریے گا مجھے اپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔میں اپ کی ان انکھوں سے عشق کرنے لگا ہوں۔پلیز میری زندگی میں شامل ہو کر اسے رنگوں سے بھر دیں اس بے رنگ اور ویران شخص کی خوشیاں اپ سے ہیں نین۔میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی اپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنے

دوں گا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری وجہ سے کبھی اپ کی آنکھوں میں انسو نہیں آئیں گے۔۔۔

پلیز مجھے آپ کی رضا درکار ہے مجھے لگتا ہے کہ میرے لیے ہمسفر کے طور پر اپ سے بہترین کوئی بھی نہیں۔۔۔ارحان اپنی دل کی کیفیت اس کے سامنے عیاں کر چکا تھا۔۔

م۔مجھے کچھ وقت چاہیے۔۔اپ جتنا چاہیں وقت لیں مگر مجھے جواب ہاں میں چاہیے۔۔ارحان کا لہجہ منت کرنے والا تھا۔۔وہ اتنا کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔ نین اس دروازے کو تک رہی تھی جہاں سے وہ ابھی گیا تھا۔۔

OOOOOOOOOO

لائٹ پنک کلر کی زمین کو چھوتی فراک پہنے بالوں کا ہمیشہ کی طرح میسی سا جوڑا بنائے وہ کوئی معصوم سی پری لگ رہی تھی اسمار جو ابھی سٹڈی سے واپس ایا تھا اس کو دیکھتے ہی رکا تھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ایسا اس کے دل نے کہا تھا لیکن اپنی اس خیال کو جھٹکتا دراز سے ائمنٹ نکالتے وہ اہستہ اہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس ایا تھا۔۔

انوشے اس کے قریب انے پر دو قدم پیچھے ہوئی تھی جس پر اسمار ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچتا اسے ایک جگہ پر کھڑا کر گیا تھا اور اس کے معصوم سے چہرے پر جو ظالم نے تھپڑ مارا تھا اس کے نشان پر ائینمنٹ لگانے لگا۔۔

اہہہ!! انوشے کی درد سے سسکی نکلی تھی۔۔بس ہو گیا تھوڑا سا اور میرا چاند۔۔اسمار ائینمنٹ لگا کے پیچھے کو ہٹتے بولا تھا۔۔"پہلے تھپڑ مارتے ہی نہ" انوشے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی تھی۔۔"امید ہے کہ یہ بات میرے اور میرے چاند کے درmiyan is ہی رہے گی"۔۔۔

اس کی بات کو اگنور کرتے اسمار نے اپنی سنائی تھی۔۔اسمار کے اس طرح بولنے پر انوشے تھوڑا گھبرائی تھی۔۔ک۔کون سی بات۔۔یہ والی اسمار انوشے کی گال پر تھپڑ کے نشان کو پوائنٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔ج۔جی۔

گڈ بھوک لگی ہے میرے چاند کو اسمار انوشے کے چہرے پر ائی ایک اوارہ لٹ کو کان کے پیچھے کٹتے بولا تھا۔انوشے نے زور و شوروں سے حامی سر ہلایا۔۔ ہممممم۔۔۔چلو پھر نیچے چلتے ہیں۔اسمار اسکے گرد اپنا حصار بنائے نیچے کی طرف چل دیا۔۔۔انوشے تو بس اس کے بدلتے رنگوں کو ہی دیکھ رہی تھی کیا تھا یہ

شخص جو کل رات تک بدلے اور نفرت کی باتیں کر رہا تھا اور اب اتنا نارمل۔۔کیسے ؟؟۔۔

ارے اگئے اپ لوگ میں بس بلانے ہی والی تھی۔۔کیسی ہو۔؟اقصی خوش دلی سے بولی تھی۔۔ٹھ۔ٹھیک ہوں۔۔انوشے بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔۔السلام علیکم ماما!!۔۔وعلیکم السلام۔۔السلام علیکم انوشے بہت دھیمے لہجے میں بولی تھی جس پر ساریہ بیگم نے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے وعلیکم السلام کہا۔۔

سب ناشتے کے لیے بیٹھ چکے تھے ارشیان بھی کپڑے چینج کر کے اچکا تھا جبکہ اقصی کو گھوریاں مسلسل جاری تھی لیکن سامنے بھی اقصیٰ تھی وہ نہ تو اس کی کسی گوری کا اثر لے رہی تھی اور نہ ہی اسے گھاس ڈال رہی تھی۔۔اسمار بیٹا اب انوشے اور اقصی کو سیلون چھوڑ ائے گا رات کو ولیمے کا فنکشن بھی ہے۔۔۔

جی ٹھیک ہے ماما۔۔اسمار نے بنا کسی اعتراض کے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔"ارے انوشے بیٹا اپ کچھ کھا کیوں نہیں رہی یہ جوس لے نا"۔۔ساریہ بیگم فکر مندی سے بولی تھی۔۔"ج۔جی"۔۔

کیسے کھاؤں اس نے مدد طلب نظروں سے اسمار کو دیکھا تھا جو بڑے مزے سے اپنا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔انوشے نے دو دفعہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن اسمار نے ایسی زبردست گوری سے نوازا تھا کہ دوبارہ اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی ہاتھ کو موو کرنے کے بارے میں سوچنے کی بھی۔۔۔

"ہاں انوشے یہ سینڈوچ کھالو تم نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا"۔۔اقصی بھی سار یہ بیگم کی تائید کرتی ہوئی بولی تھی۔۔کیا کل سے۔۔؟؟اسمار کے گرفت انوشے کے ہاتھوں پر ڈیلی ہوئی تھی..انوشے کی انکھوں میں پانی جمع ہوا تھا یہ تو سچ تھا کہ اس نے کل صبح سے ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔وہ تو مشی نے رخصتی کے وقت اقصی کو بتادیا تھا کہ انوشے نے کچھ نہیں کھایا تو اسے کچھ کھلا دیجیئے گا لیکن گھر اکر حالات ایسے ہو گئے تھے کہ اقصی اسے کھانا نہ کھلا سکی اسمار نے گلاس میں جوس ڈال کر انوشے کی طرف بڑھایا جسے وہ کانپتے ہاتھوں سے پکڑ کر پینے لگے۔۔۔

سب ناشتہ کر چکے تھے اور سمار انوشے کو واپس کمرے میں لے ایا تھا۔۔"جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہیں سیلون چھوڑ کرانا ہے"۔۔"ج۔جی"۔۔انوش قبرڈ سے اپنا ڈریس اور دیگر چیزیں نکالنے لگی۔۔

○○○○○○○○○○○

اسمار اقصی اور انوشے کو سیلون چھوڑتا افس کے کسی کام کے لیے چلا گیا تھا....
بیوٹیشن انوشے کا ائی میک اپ کر چکی تھی اور اب فاؤنڈیشن بلینڈ کرتے بلینڈر اس کے دائیں گال کے ساتھ مس ہوا تھا۔۔"آہ ہ ہ پلیز ارام سے کریں"۔۔تھپڑ کی وجہ سے انوشے کے چہرے پر جلن ہو رہی تھی۔۔"کیا ہوا ہے انوشے ؟؟" اقصی جو اپنا ڈریس چینج کر کے ائی تھی اسے اس طرح کراہتے دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔۔"میم ان کے چہرے پر کچھ ہوا ہے کیا۔۔؟؟"بیوٹیشن نے سوالیہ نظروں کے ساتھ اقصی کو دیکھا تھا۔۔اقصی کو تو خود سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ اس طرح سے کیوں بیہیو کر رہی تھی۔۔
"ک۔کچھ نہیں ہوا میرے چہرے پر اس والے گال پر تو کچھ بھی نہیں ہوا"۔۔انوش اسمار کے الفاظ یاد کرتی ڈرتے ہوئے اپنے دائیں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔اقصی کو اس کی اس حرکت پر بے ساختہ پیار ایا تھا۔۔وہ کتنی معصوم تھی بالکل جیسے کوئی چھوٹا بچہ۔۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے اپ ان کا میک اپ کمپلیٹ کریں اور اب احتیاط سے "۔۔
"جی میم "بیوٹیشن تابداری سے بولی۔۔اقصی سمجھ چکی تھی کہ اسمار نے کچھ نہ کچھ تو ضرور کہا تھا جو انوشے اس طرح سے بیوٹیشن کے سوال پر گھبرا گئی تھی۔۔اس کی سوچوں کے اس تسلسل کو عرشیان کی کال نے توڑا تھا۔۔اقصی نے مسکراتے ہوئے کال پک کی۔۔"یار اقصی میں تمہیں ادھے گھنٹے سے کال کر رہا ہوں کہاں تھی مجھے بتائے بغیر ہی چلی گئی "۔۔۔
ارشیان ایک ہی سانس میں ایک ساتھ سوالوں کی بوچھار کر دی تھی۔۔
"ارشیان عرشیان ارام سے کوئی اپ کے پیچھے نہیں لگا "۔۔"سانس لیجئے "۔۔ اقصی کو اس کے اس طرح ایک ساتھ کئی سوالوں پر ہنسی ائی تھی۔۔۔۔
"ہنہہ۔میں کب لینے اؤں "۔۔"ابھی تو کافی ٹائم لگے گا کیونکہ انوشے ابھی تیار ہو رہی ہے اور میں نے بھی تیار ہونا ہے "۔۔
"ارے میری جان اپ کو تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے اپ تو سادگی میں بھی ہمیں مار ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں "۔۔عرشیان کچھ زیادہ ہی رومینٹک ہو گیا تھا جبکہ اس کے اس طرح سے کہنے پر اقصی کے عارض نا چاہتے ہوئے بھی بلش

کرنے لگے تھے وہ ایسی ہی تھی عرشیان اس کی تھوڑی سی تعریف کر دیتا تھا تو سارا دن بس اسی کی باتوں کو سوچ سوچ کر بلش کرتی رہتی تھی۔۔۔

ارشیان کو اندازہ تھا کہ وہ اس وقت بھی بلش کر رہی تھی اور اس سے اپنے تصور میں بلش کرتے تھے وہ بھی مسکرایا تھا۔۔۔۔

سورج ڈھل چکا تھا اور اہستہ اہستہ اندھیرا ہونے لگا تھا۔۔انوشے اور اقصی دونوں تیار ہو چکی تھی اور عرشیان بھی انہیں لینے کے لیے اچکا تھا انوشے کو گاڑی میں بٹھاتی وہ خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔"ام۔م انوشے بچے "ارشیان نے انوشے کو پکارا۔۔"ج۔جی"

اگر اپ کو اعتراض نہ ہو تو کیا اقصی اگے بیٹھ سکتی ہے ارشیان کے لہجے میں اقصی کے لیے شرارت تھی جبکہ اقصی تو اس کے ان الفاظ پر شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔"جی اپی اپ بھائی کے ساتھ بیٹھ جائیں میں یہاں کمفرٹیبل ہوں"۔۔

"ارے نہیں انوشے تمہارے بھائی کی تو عادت ہے۔۔۔(اس سب چھچھورے پن کی☺) یہ الفاظ اس نے اپنے منہ میں بڑبڑائے تھے۔۔۔

" ن۔ نہیں اپی اپ بھائی ساتھ اگے بیٹھ جائیں میں ٹھیک ہوں"۔۔انوشے کو بھی عرشیان کی اس حرکت پر ہنسی ائی تھی۔۔"ارے اب تو میری بھابی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے اب تو اگے اکر بیٹھ جائیں اقصی دل میں اسے کافی اچھے القابات سے نواز چکی تھی جس کا اندازہ خود اشیان کو بھی تھا۔۔

مگر وہ رہا سہا ڈھیٹ۔۔وہ عرشیان ہی کیا جو اقصی کی بات مان لے۔۔اثر تو اس کو کسی صورت ہونے نہیں والا تھا۔۔اقصی پیر پٹختی فرنٹ سیٹ پر اکر بیٹھ گئی اور دروازہ بند کیا عرشیان زبان دانتوں تلے دبائے مسکرایا تھا وہ جانتا تھا کہ اقصی اگر اس وقت کسی کا لحاظ کی بیٹھی ہے تو وہ انوشے تھی کیونکہ اگر انوشے نہ ہوتی تو اس وقت ارشیان کی تو شامت انی ہی تھی مگر ساتھ میں دروازے نے بھی خواہ مخواہ پٹ جانا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○

کچھ دیر بعد وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔۔اقصی انوشے کو اس کے کمرے میں چھوڑائی تھی کیونکہ ابھی فنکشن میں ٹائم تھا۔۔انوشے بیڈ پر بیٹھی نظریں ادھر ادھر گھماتے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔کمرے میں جگہ جگہ اسمار کی بہت

سی تصویریں لگی تھیں۔۔اوران تصویروں میں اس کی پرسنیلٹی دیکھنے لائق تھی۔۔

ابھی وہ یہ سب دیکھ ہی رہی تھی کہ اسمار کمرے میں داخل ہوا۔۔تو وہ جھٹکے سے کھڑی ہوگئی۔۔اسمار اس کے اس طرح سے کھڑے ہونے پرائی برواچکائے جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا ہوا ہے۔۔"کیا ہوا کرنٹ لگ گیا ہے کیا"۔۔۔"ن۔نہیں تو"۔۔انوشے نروس سی کھڑی تھی۔۔اس کے اس جواب پراس نے نظریں اٹھا کرانوشے کو دیکھا۔۔اور پھر وہ نظریں نہیں ہٹا سکا۔۔پنک کلر کی کامدار میکسی پہنے دوپٹے کو سیٹ کیے سمپل سے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

اسے زیادہ میک اپ بالکل نہیں پسند تھا اس لیے اس نے بیوٹیشن کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی ہیوی میک اپ نہیں کروایا۔۔اس پر ہیوی میک اپ سوٹ بھی نہیں کرتا تھا۔۔"چ۔چلیں۔؟؟"۔۔انوشے اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے بولی۔"ہ۔ہاں چلو"۔۔اسمار اسے لیتا نیچے ہال میں ایا تھا۔۔لگتا ہے سب جا چکے

ہیں۔۔" چلیں اب ہم بھی چلتے ہیں"۔۔اسمار اس کا ہاتھ پکڑتے گاڑی کی جانے بھی چل دیا۔۔

OOOOOOOOOO

ہال کی لائٹس اف ہوئی تھی۔۔اور بال لائٹ کی روشنی میں ایک کپل چلتا ہوا سٹیج تک ایا۔۔

اسمار اور انوشے ایک دوسرے کے ساتھ بے حد جچ رہے تھے۔۔

دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سٹیج پر ائے تھے۔۔

ایک پل کے لیے تو خود ساریہ بیگم اور زبیر خان بھی حیران تھے۔۔

ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ ان دونوں کی شادی حادثاتی طور پر ہوئی ہے۔۔لگ رہا تھا جیسے یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں۔۔

بے شک جوڑے اسمانوں پر بنتے ہیں بے شک جوڑے اسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔لیکن اسمار کا ذہن اس بات سے فی الحال تو انکاری تھا۔۔

انوشے تو بس کنفیوز ہوتی سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اقصی نے اس کا ڈریس سیٹ کرتے اسے صوفے پر بٹھایا۔۔

اسمارا اپنے کچھ خاص مہمانوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔

لیکن جناب کے خاص مہمان بھی اپنی شادی کے چکروں میں اپنے یار کو بھول گئے تھے۔۔

OOOOOOOOO

بابا۔۔ نین بیٹا۔۔ بابا۔۔اپ ک۔ کہاں چلے گ۔گئے تھے۔۔۔اپ کو پتہ ہے میں نے اپ کو کتنا یاد کیا۔۔ نین فورا اپنے بابا سے لپٹ گئی۔۔ نین میرا بچہ میں ہمیشہ اپنے بیٹے کے پاس ہی ہوتا ہوں۔۔

فہد صاحب نے نین کو بڑے پیار سے مخاطب کیا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ن۔ نہیں تو۔اپ میرے پاس نہیں ہوتے اپ کو پتہ ہے۔۔ک۔ کل میں کتنا روئی تھی بابا۔ لیکن اپ نہیں ا۔ائے۔۔ نین روتے ہوئے اپنے بابا سے شکوہ کر رہی تھی۔۔

بابا اچھا ہوا اپ اگئے اب میں اپ کے ساتھ ہی جاؤں گی۔۔!! میں یہاں پر نہیں رہ سکتی بابا اپ کے اور ماما کے بغیر یہ دنیا بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔۔۔

بابا پلیز۔۔۔!! نین نے ہچکی لی۔۔ نہیں میرا بیٹا تو بہت بہادر ہے اتنی جلدی ہائر کیسے مان گیا۔۔ فہد صاحب نین کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولے۔۔

ن۔ نہیں بابا۔۔!!۔س۔سب بہت برے ہیں اور وہ کھڑوس تو اس سے بھی زیادہ برے ہیں۔۔ نین ارہان کو کھڑوس کہہ رہی تھی۔۔

کون کھڑوس۔۔؟ فہد صاحب نے اسے خود سے الگ کرتے سوال کیا۔۔وہی جنہوں نے مجھے کڈنیپ کیا اور اب یہاں ہاسپٹل میں بھی اکیلا چھوڑ گئے۔۔ نین بچوں کی طرح منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

نہیں بیٹا ایسے نہیں بولتے وہ تو بہت اچھے۔۔ ہیں اپ کو کیسے پتہ۔۔ نین اب رونا چھوڑ کر انکھوں کو چھوٹے کیے بولی۔۔

بس دیکھ لیں مجھے سب پتہ ہے تو پھر اپ کو تو یہ بھی پتہ ہو گا کہ وہ کل م۔مجھے شادی کا کہہ کر گئے تھے۔۔جی بالکل مجھے پتہ ہے۔۔

بابامیں کیا کروں وہ کل مجھ سے ریکویسٹ کر کے گئے تھے کہ میں ان سے ش۔شادی کرلوں۔۔تو کرلیجئے۔۔بابا۔۔!!نین حیرانی سے فہد صاحب کی طرف دیکھا۔۔ہاں نااس میں غلط کیا ہے۔۔غلط ہے بابا!!۔۔

انہوں نے مجھے کڈنیپ کیا مجھ پراتنا غصہ کیااوراپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں غلط کیاہے۔۔نین کی تو حیرانی کی انتہانہ تھی بابا۔۔ !!

ٹھیک ہی تو کہہ رہاہوں بچے اپ خود سوچیں تین دن اپ اس شخص کو میسر تھی۔۔اگر وہ چاہتا تواپ کے ساتھ کچھ

حال؛

"انم ضروری تو نہیں کہ اگر مرد اپنی عورت پر پیسہ لٹارہاہے تو وہ اس سے بے حد محبت کرتاہے۔۔ہو سکتاہے کہ وہ صرف اپنی تفریح کے لیے وقتی طورپراپ پر پیسہ لگارہاہے۔۔۔

میں یہ نہیں کہتی کہ مرد کا اپنی عورت پر پیسہ لگانا غلط ہے لیکن مرد کی محبت اس کے اپ پر لٹائے گئے پیسے سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ۔۔۔اس کی دی گئی توجہ اور پیار سے ہوتی ہے۔۔۔

اگر اپ کا شوہر اپ کو صرف اپنی توجہ اور پیار دے رہا ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپ سے محبت نہیں کرتا۔۔ عرشیان اگر اج مجھ پر سے پیسے وار کر پھینک رہے ہیں تو اس سے پہلے وہ مجھے اپنا قیمتی وقت پر توجہ دے کر پوری طرح سے اپنا بنا چکے ہیں۔۔۔

اور میرے لیے میرے شوہر کا پیسہ نہیں بلکہ اس کی مجھے دی گئی محبت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔۔۔۔"

اقصی اتنا کہتی وہاں سے جا چکی تھی جب کہ انم کتنی ہی دیر وہاں کھڑی اس کی کہی گئی باتوں کو سوچتی رہی۔۔۔۔

~¦LRI¦LRI¦。◕‿◕。¦PDI¦~

oooooooo

اخر کار جن کا انتظار تھا وہ ہستیاں اچکی تھیں لیکن اسمار کا ان دونوں کو دیکھتے ہی میٹر گھوما تھا۔۔۔

اول تو وہ پہلے فنکشنز پر نہیں اۓ۔۔اور جب اج ولیمے پر اۓ تھے تب بھی فنکشن کا اختتام چل رہا تھا۔۔۔

اس وقت بھی اسمار ان دونوں کو گھور رہا تھا جو ہنستے ہوۓ اس کے پاس ہی ارہے تھے۔۔

اسمار تن فن کرتا ان کے پاس پہنچا۔۔ارے اسمار لگتا ہے ہم دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔ارحان نے شاہمیر کو انکھ ماری جسے اسمار کے غصے کو مزید ہوا لگی تھی۔۔

ابے سالوں ایک تو فنکشن کے بالکل اخر پر اۓ ہو اوپر سے دانت نکال رہے ہو۔۔۔!!!

اسمار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو کچا چبا جاتا۔۔ارے یار ایک تو یہ وقت نکال کر تمہاری شادی پر ایا ہے اور تم اسے ہی باتیں سنا رہے ہو۔۔

اب کی بار شاہ میر نے تیر پھینکا تھا۔۔جو بالکل نشانے پر لگا تھا۔۔۔

ابے اس کے تو ضروری کام ختم ہی نہیں ہوتے۔۔اس کی کیا بات ہے۔۔اسمار کو لگا کہ وہ شاید اپنے عام کاموں کی بات کر رہا ہے۔۔۔

ارے نہیں یار۔۔بھائی نے نکاح کر لیا ہے۔۔۔شاہ میر نے اس ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔۔

کیا کیا کیا۔۔۔مذاق کر رہا ہے نا۔۔۔"

اسمار کو شاہمیر کی بات پر یقین نہیں ایا تھا۔۔۔ابے نہیں یار میں کیوں مذاق کروں گا۔۔جناب ابھی تازہ تازہ نکاح کر کے ائے ہیں۔۔

اسمار حیرانی سے ارہان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یار چلو تمہیں ساری کہانی بتاتا ہوں۔۔۔شاہ میر اسے کندھے سے پکڑ تا اگے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

پھر تینوں نے کافی باتیں کی اور ارحان اور شاہ میر کی خوب عزت افزائی بھی ہوئی۔۔۔جو کہ وہ سرے سے اگنور کر گ ئے۔۔۔

ooooooooooo

گاڑی ایک بڑے سے ولا کے اگے رکی تھی۔۔۔اسمار گاڑی سے نکلتا انوشے کی طرف ایا اور دروازہ کھولتے اسے باہر نکالا۔۔۔اس کا انداز ہر گز نرم نہ تھا۔۔
وہ اسے تقر

ZNZ Zubi Novels Zone

oooooooo

فاطمہ بی۔۔جی بیٹا۔۔کیا آپکے اسمار بابا ہمیشہ مجھ سے ایسے ہی غصے سے بات کریں گے۔۔؟؟؟۔۔انوشے نے انتہائی معصومانہ سوال کیا تھا۔۔
نہیں بیٹا۔۔یہ تو ان کا بس وقتی غصہ ہے۔۔وہ دل کے برے نہیں ہیں۔۔اچھا۔۔تو یہ غصہ کب ختم ہو گا۔۔

بیٹا اگراپ اگراپ اسمار کی ساری باتیں مانیں گی اور جو وہ کہیں گے اس پر عمل کریں گی۔۔تو پھر وہ اپ پر غصہ نہیں کریں گے۔۔فاطمہ بی نے انوشے کے ذہن کے مطابق اسے سمجھایا۔۔

سچی۔۔انوشے چہک کر بولی تھی۔۔لیکن انہوں نے تو کہا تھا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔انوشے پھر سے مرجھا گئ تھی۔۔

اپ کو پتہ ہے میں نے ناولز میں پڑھا ہے۔۔جو لڑکیاں ہوتی ہیں نا ان کے ہسبینڈ ان سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔انہیں گھمانے لے کر جاتے ہیں۔انہیں گجرے پہناتے ہیں۔۔اور۔۔۔

اور۔؟؟۔۔انوشے بول ہی رہی تھی کہ اسمار کی آواز پر چونک کر اس کی طرف مڑی تھی۔۔

وہ۔وہ۔۔۔۔۔کمرے میں آؤ۔۔۔ج۔جی۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے میں ائی جہاں اسمار فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم اجاؤ۔۔پھر دیکھ لیتے ہیں۔۔اسمار اتنا کہتا فون بند کر چکا تھا۔۔

ہمم۔۔تو کیا کہہ رہی تھی فاطمہ بی کو۔۔وہ موبائل ٹیبل پر رکھتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

ک۔کچھ بھی ن۔ نہیں۔۔انوشے انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی تھی۔۔

کل میری ایک دوست ارہی ہے وہ کچھ دنوں کے لیے یہیں پر رکے گی۔۔امید کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طرف سے شکایت نہیں ملے گی۔۔

جی۔۔۔ہمم جاؤ۔۔ک۔کہاں۔ بڑی معصومیت سے سوال کیا گیا تھا۔۔

سونے اور کہاں۔۔ب۔بیڈ پر۔۔؟؟۔۔تو کیا میری گود میں سونے کا ارادہ ہے۔۔؟؟اسمار نے ائی بروا چکائے۔۔۔

ن۔نہیں۔۔پھر جاؤ اور سو جاؤ۔۔اسمار کے لہجے میں اس دفعہ تھوڑا غصہ تھا۔۔۔ج۔جی۔۔انوشے فورا سے پہلے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔

اسمار بھی واچ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا لیٹ گیا۔۔اس کے لیٹنے پر انوشے کرنٹ کھا کر بیٹھی۔۔

ا۔اپ یہاں کیوں سو رہے ہیں۔۔میرا بیڈ ہے تو میں یہیں پر سوؤں گا نا۔۔

ل۔ لیکن یہاں پر تو میں سو رہی ہوں نا۔۔ا۔اپ یہاں نہیں سو سکتے۔!!انوشے ہمت کرتی بولی۔۔

اور وہ کیوں۔۔؟؟۔۔ک۔کیونکہ میں یہاں سو رہی ہوں۔۔انوشے نے وجہ پیش کی۔۔

افقف انوشے میرا دماغ خراب مت کرو اور چپ چاپ سو جاؤ۔۔اسمار اعاجزاتا بولنا تھا۔۔

ن۔ نہیں میں نہیں سوؤں گی۔۔انوشے بھی اس دفعہ مقابلے پر اتری۔۔انوشے میں نے کہا چپ کر کے سو جاؤ اب اگر مجھے تمہاری اوازائی تو میں تھپڑ مارنے سے بھی گریز نہیں کروں گا۔۔اسمار دانت پیستے ہوئے بولا۔۔
تھپڑ کا نام سنتے ہی انوشے دبک کر بالکل بیڈ کے کنارے پر لیٹ گئے۔۔انوشے میرا دماغ مت خراب کرو۔۔سیدھے ہو کے لیٹ جاؤ۔۔اسمار کو اس کی اس حرکت پر غصہ ایا تھا۔۔
ن۔ نہیں میں ایسے ہی سوؤں گی۔۔انوشے ضدی انداز

وہ نیچے آیا تو انوشے کچن میں کھڑی فاطمہ بی کا سر کھا رہی تھی۔۔۔

فاطمہ بی۔۔جی بیٹا۔۔مجھے مشی کی بہت یاد آرہی ہے۔۔انوشے منہ لٹکائے بولی۔۔۔تو بیٹا آپ اسمار بابا سے کہیں وہ آپ کو ملوا لائیں گے۔۔

ن۔نہیں۔۔میں ان سے نہین کہوں گی۔۔خواہ مخواہ مجھ پر غصہ کریں گے۔۔۔انوشے منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

کون خواہ مخواہ غصہ کرے گا۔۔؟؟۔۔اسمار نیچے آتا یقیناً انوشے کی باتیں سن چکا تھا۔۔

کک۔کوئی کوئی بھی تو نہیں۔۔۔" انوشے ہڑبڑا کر بولی

ارے اسمار بیٹا اپ بیٹھے میں ناشتہ لگاتی ہوں۔۔

فاطمہ بھی نے بات سنبھالتے ہوئے اسے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھنے کا کہا۔۔

جس پر اسمار ہاں میں سر ہلاتا ڈائننگ ہال کی جانب بڑھ گیا اور انوشے نے بھی سکون کا سانس لیا۔۔ایک تو کبھی بھی ٹپک پڑتے ہیں۔۔!!

انوشے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی فاطمہ بی کے ساتھ ناشتہ بنانے میں ہیلپ کروانے لگی یا یوں کہنا بہتر ہو گا کہ کچن کا کباڑا کرنے میں ہیلپ کرنے لگی۔۔

ارے انوشے بیٹا اپ جائیں اور اسمار کے ساتھ بیٹھیں میں ناشتہ لگاتی ہوں۔۔

فاطمہ بی نے کچن کا ستیاناس ہوتے دیکھ اسے بھیجنا چاہا۔۔

ن۔نہیں میں اپ کے اس کھڑوس اسمار بابا کے پاس نہیں جا رہی۔۔انوشے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

بری بات اپنے شوہر کو کوئی ایسے بولتا ہے بھلا۔۔جن کے شوہر کھڑوس ہوں۔۔۔۔

انوشے ناشتہ لے اؤ۔۔انوشے کی بات مکمل ہوتی اس سے پہلے اسمار کی گرجدار اواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

ج۔جی لا رہی ہوں۔۔

ہڑبڑاہٹ میں چائے کا خالی پاٹ پکڑے وہ فورا سے پہلے اسمار کے پاس پہنچی۔۔یہ لیجیے انوشے نے معصومیت سے خالی پاٹ اگے کیا۔۔

کیا؟؟اسمار نے ائی بروا چکائے۔۔چائے۔۔تو ٹیبل پہ رکھو۔۔

اوہ ابھی رکھتی ہوں۔۔۔

انوشے پاٹ ٹیبل پر رکھتے اب وہاں سے دوبارہ کچن میں بھاگنے کی تیاری پکڑے ہوئے تھی۔۔

ہم بیٹھو اور ناشتہ کرو۔۔ نن۔ نہیں میں بعد میں کر لوں گی۔۔ انوشے گھبراتے ہوئے بولی۔۔

میں نے کہا نا بیٹھو اور ناشتہ کرو۔۔ اسمار کا لہجہ کل کی نسبت تھوڑا سخت تھا۔۔

جس پر انوشے چپ چاپ اس کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی۔

۔فاطمہ بی اج میری ایک دوست ارہی ہے کام کے کچھ سلسلے میں اور کچھ دن یہیں ہمارے ساتھ ہی رہے گی۔۔"

تو پلیز گیسٹ روم اچھے سے سیٹ کروا دیجیے گا۔۔

جی ٹھیک ہے بیٹا میں کروا دوں۔۔۔

ooooooo

حان۔۔ جی جانِ حان۔۔ کیا اپ اکیلے ہیں مطلب اپ کی فیملی۔؟؟

میری فیملی میں صرف میری ایک دادو ہیں جو کراچی میں رہتی ہیں۔۔ارحان نے نین کی بات کو سمجھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

سچی۔۔ نین کی ہیزل گرین انکھیں چمکی تھیں۔۔۔مچی،ارحان اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولا۔۔

تو پھر مجھے سب سے پہلے انہی سے ملنا ہے اپ کب ملوائیں گے مجھے ان سے۔۔ نین ایکسائٹڈ ہوتے بولی۔۔

بہت جلد۔۔"لیکن ایک پرابلم ہے کیا انہیں ہمارے نکاح کے بارے میں

انوشے !!!۔۔۔میں اگر تھوڑی سی نرمی دکھا دیتا ہوں تو اس کا ناجائز فائدہ مت اٹھایا کرو۔۔۔

اسمار کا لہجہ سرد تھا۔۔م۔میں ابھی کپڑے نکال دیتی ہوں۔۔انوشے اپنا رخ موڑتے۔۔المار ی کی طرف بھاگی۔۔۔

جس پر اسمار کے ڈمپل مسکرائے تھے۔۔۔ لیکن وہ انہیں چھپاتا واش روم کی

طرف بڑھ گیا۔۔۔

اسمار واش روم سے نکلا تو سامنے ہی بیڈ پر بلیک کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ بادامی

مردانہ شال سلیقے سے رکھی گئی تھی۔۔

یقیناوہ اس کے لیے کپڑے نکال کر جا چکی تھی کیونکہ پورے کمرے میں نظر

دوڑانے کے بعد بھی اس سے انوشے روم میں نہیں دکھائی دی۔۔۔

وہ چینج کر کے نیچے ایا جہاں انوشے صوفے پر بیٹھی کوئی ناول پڑنے میں مصروف

تھی۔۔۔

کیا کر رہا ہے میرا چاند۔۔ اسمار اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پیار سے بولا۔۔۔ لیکن

انوشے نے کوئی رسپانس نہ دیا۔۔ ناول پڑھنے میں اس قدر مصروف تھی کہ وہ

اسمار کی موجودگی بھی نام محسوس کر سکی۔۔

انوشے۔۔۔ میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔ اس دفعہ اسمار کا لہجہ تھوڑا سخت تھا وہ

کیسے خود کو اگنور ہونے دے سکتا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے اس طرح سے بولنے پر انوشے تقریبا اچھلی تھی۔۔اپ کب ائے انوشے ناول بند کرتی خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔۔۔

میں یہاں پچھلے دس منٹ سے بیٹھا تمہیں اوازیں دے رہا ہوں لیکن تم اس کتاب کو پڑھنے میں اتنی مصروف ہو کہ تمہیں میرے انے کا بھی پتہ نہیں۔۔اسمار دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

یہ کتاب نہیں میرا فیورٹ ناول ہے۔۔۔انوشے نے جیسے اس کے سارے جملے میں ایک لفظ سنا تھا۔۔

اور وہ تھا اس کا اپنے ناول بک کو کتاب کہنا۔۔اسمار نے اسے گھورا تھا۔۔ا۔اپ بیٹھے میں اتی ہوں انوشے کہتی 120 کی سپیڈ سے کچن کی طرف بھاگی۔۔

جب کہ اسمار اس کی اس حرکت پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔۔اتنے میں انائزہ وہاں اگئی۔۔۔

ارے انائزہ کر لیا ارام۔۔؟؟ہاں اب کافی حد تک تھکن ختم ہو گئی ہے۔۔اہاں تو پھر کل سے میرے ساتھ افس چل رہی ہو۔۔نہیں ابھی میرا موڈ نہیں ہے۔۔

(کچھ دن گھر میں رہ کر تمہاری بیوی کا جینا بھی تو حرام کرنا ہے)۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایسا اس نے دل میں سوچا تھا ہاں ٹھیک ہے جب تم کمفرٹیبل ہو تو جوائن کر لینا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔

اسمار مسکراتے ہوئے جواب دیا جس پر انائزہ بھی مسکرا دی۔۔ یہ لیجیے بیٹا اپ کی چائے۔۔ تھینک یو فاطمہ بی۔۔

یہ انوشے کہاں چلی گئی ہے اسمار چائے کا سپ لیتے ہوئے بولا۔۔

وہ کچن میں سلیب پر بیٹھی کوئی ناول پڑے رہی ہیں کہہ رہی تھی کہ باہر کوئی جن انہیں ناول پڑھتے ہوئے ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔

اس لیے وہ کچن میں اگئی فاطمہ بھی اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بتانے لگی۔۔

"جن۔۔" اوہ اچھا۔۔ اسمار دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

جی جی۔۔ فاطمہ یہ اتنا کہتی ہے اپنے کوارٹر میں چلی گئی کیونکہ اب وہاں ان کی خاص ضرورت نہ تھی۔۔

انائزہ اس پورے دورانیے میں خاموش

خیال رکھیے گا اپنا مجھے اگر پتہ چلا کہ اپ نے اپنی صحت میں لاپرواہی دکھائی ہے تو پھر۔۔۔جی جی جانتی ہوں اپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور پھر مجھے اپ کو منانا پڑے گا۔۔۔

نین اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی جس پر ارحان نے اسے گھورا۔۔۔میں کوشش کروں گا کہ جلدی سے کام ختم کر کے اپنی نین کے پاس اجاؤں ارحان نین کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا۔۔

نین بھی کافی اداس ہو گئی تھی۔۔ نین۔۔ارحان نے اس کا جھکا چہرہ اوپر کیا تو نین کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہو گئے تھے۔۔

نین اب اپ اس طرح سے روئیں گی تو میں کیسے جاؤں گا۔۔پلیز ارحان جلدی ائے گا نین اس کے سینے سے لگتے روتے ہوئے بولی۔۔

میں کہہ تو رہا ہوں میں پوری کوشش کروں گا میرا کام جلدی سے ختم ہو جائے پھر میں فوراً سے اپنے بچے کے پاس اجاؤں گا۔۔

ارحان پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔ چلیں اب مجھے ہنس کے دکھائیں۔۔

ارحان نے کہا تو نین ہنس دی۔۔ گڈ اب میں چلتا ہوں اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو

اپ کے ماموں کے پاس میرا نمبر ہے ان سے کہیے گا۔۔وہ اپ کی مجھ سے بات کروا دیں گے باقی میں نیویارک سے واپس اتے ہی اپ کو اپنا موبائل دلوا دوں گا۔۔ہمم؟؟۔۔۔

ارحان نے اس کے گال تھپتھپائے تو وہ سرہاں میں ہلا گئی۔۔اللہ حافظ خدا حافظ ارحان اس سے الگ ہوتا گاڑی میں بیٹھ گیا وہ گھر سے نکل چکا تھا جبکہ پیچھے نین اس کی گاڑی پر دم پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔۔

نکاح کتنا خوبصورت رشتہ ہے نا دو دلوں کو اپس میں جوڑ دیتا ہے۔۔وہ دونوں اس ایک ہفتے میں ایک دوسرے کے لیے اتنے عزیز اور ضروری ہو گئے تھے۔۔
وہ بیسٹ تھا اور اسے بیوٹی دے دی گئی تھی۔۔"

اب اندر بھی اجاؤ کہ سارا دن باہر ہی کھڑے ہونے کا ارادہ ہے۔۔۔وہ کھڑی اس کی سلامتی کے لیے دعا کر رہی تھی جب پیچھے سے زونی کی اواز ائی۔۔ج۔جی ا رہی ہوں۔۔نین اتنا کہتی اندر اگئی۔۔

OOOOOOOOO

انوشے کی انکھ کھلی تو اسمار روز مرہ کی طرح افس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا لیکن اج انوشے نے اسے چوری چوری نہیں دیکھا تھا۔۔

وہ بلینکٹ خود پر سے ہٹاتے اسمار کے پاس اکر کھڑی ہو گئی۔۔ کیا ہوا ایسے کیوں گھور رہی ہو۔۔ کیا زیادہ ہینڈ سم لگ رہا ہوں۔؟؟۔۔

نہیں۔۔ میں اپ کو گھور نہیں رہی بلکہ یہ سوچ رہی ہوں کہ اپ کی یہ جو ائز ہیں یہ ریئل ہیں کیا؟؟۔۔۔انوشے اپنی ہیزل گرین انکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔۔

تو تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے کہ میری آئیز فیک ہیں؟؟۔۔

اسمار نے اسے گھورا۔۔۔لگ تو ایسے ہی رہی ہیں جیسے فیک ہیں۔۔۔

تو میڈم یہی سوال میں تم سے بھی کر سکتا ہوں۔۔ کہ کیا تمہاری یہ گرین آئیز ریئل ہیں۔۔۔اسمار نے آئی بر واچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پہلی بات یہ کہ میری آئیز کا کلر گرین نہیں بلکہ ہیزل گرین ہے۔۔ دوسری بات یہ کہ میری آئیز ریئل ہیں میری مما کی آئیز بھی ایسی ہی تھی۔۔۔۔

انوشے نے

وہ سارا دن کمرے سے باہر نہیں نکلی۔۔۔فاطمہ بی دو دفعہ کمرے میں آئیں تھی اُسے نیچے آنے کا کہا تھا لیکن وہ نہیں گئی تھی۔۔یا یہ کہنا بہتر ہو گا کی وہ عنائزہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اُسے عنائزہ کے سامنے جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

لیکن اب اُسے شدید بھوک نہیں ستایا۔۔۔اُسے یاد آیا کے اس نے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔۔اور اب تو رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔اب بیچاری مرتی کیا نہ کرتی۔۔۔دوپٹہ گلے میں ڈالتی بیزاری سے جوتے پہنتی کمرے کا دروازہ کھول کر سیڑھیوں سے اُترتی نیچے کچن میں اگئی۔۔۔

پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔رات کے تقریباً دس بج رہے تھے۔۔۔اسمار ابھی تک آفس سے نہیں آیا تھا۔۔۔فاطمہ بی بھی اپنے کوارٹر میں جا چکی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہ آیا کیا بنائے۔۔۔خیر بنانا تو اسے کچھ اتا بھی نہیں تھا۔۔لیکن فریج کھول کر اس کا معائنہ ایسے کر رہی تھی جیسے اگر دودھ بھی مل

جائے تو اس کی کھیر بنا لے گی۔۔اس نے کھیر کبھی کھائی بھی نہیں تھی وہ الگ بات ہے۔۔۔

کافی دیر فریج میں ڈھونڈا ڈھانڈی کرنے کے بعد اسے بریڈ کی پیکٹ ملی تو اسکو نکالتی اب وہ چائے بنانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اسے زیادہ اچھی چائے تو نہیں۔بنانی آتی تھی لیکن فاطمہ بی کو دیکھتی کافی حد تک سیکھ گئی تھی۔۔۔دودھ کو چائے بنانے والے برتن میں ڈال کر اب وہ چینی اور پتی ڈھونڈنے لگی۔۔اسے یہ دونوں چیزیں ڈھونڈنے میں زیادہ مشقت نہیں کرنی پڑی تھی کیونکہ سامنے ایک چھوٹے سے ریک میں چائے کا سامان رکھا گیا تھا۔۔

وہ ابھی یہ اس سب میں مصروف تھی کہ گاڑی کا ہارن بجا۔۔

انوشے سمجھ گی تھی کہ اسمار آیا ہے لیکن اس نے پہلے کی طرح اج بھاگ کر دروازہ نہیں کھولا تھا۔۔۔وہ اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔

"وہ شاید اسمار سے ناراض ہو گی تھی۔۔۔"

وہ شاید اسمار سے یہ امید رکھتی تھی کہ وہ اسے منائے گا۔۔۔"

"وہ ناراضگی ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔"

اسمار دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔اس کا ارادہ سیدھا روم میں جانے کا تھا لیکن کچن سے کھٹ پٹ کی اواز سنتے وہ رکا تھا۔۔۔رضیہ بی تو نو بجے ہی کوارٹر میں چلی جاتی ہیں۔۔۔تو پھر اس وقت کچن میں کون ہے۔۔اسمار نے خود سے سوال کیا۔۔ جا کر دیکھ لے۔۔اس کے اندر سے آواز آئی۔۔۔

ہمم۔۔۔اسمار ہاں میں سر ہلاتا کچن میں آیا۔۔۔لیکن سامنے انوشے کو دیکھ کر وہ تھوڑا حیران ہوا تھا۔۔انوشے بھی اس کی موجودگی کو محسوس کر چکی تھی۔لیکن اس نے کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اپنے کام میں مصروف تھی ۔۔اسمار کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

یعنی کہ اس کے چاند کو ناراض ہونا بھی آتا تھا۔۔۔یہ اس کے لیے ایک نیا انکشاف تھا۔۔۔اسمار اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔اسلام علیکم۔۔۔اس نے انوشے کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

ا۔اپ۔۔۔کو۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔کام۔۔۔۔تھا۔۔۔ان

اسے وہاں آئے دو ہفتے ہونے کو آئے تھے۔۔۔ لیکن ارحان کا کوئی پتا نہیں تھا۔۔۔ اس نے اسے ایک فون تک نہیں کیا تھا۔۔۔ ایسے میں زونی اور امبر کو تو اسے باتیں سنانے اور طعنے دینے کا موقع مل گیا تھا۔۔۔

وہ اسے اٹھتے بیٹھتے سناتی تھیں۔۔ کبھی کبھی قراۃ العین کا جی چاہتا تھا وہ روئے بہت روئے۔۔۔ لیکن پھر وہ ارحان کا سوچ کر اپنا ارادہ ترک کر دیتی تھی۔۔۔ وہ ارحان کے کہنے پر میڈیسن ٹائم پر لیتی اور کھانا بھی وقت پر کھاتی تھی۔۔۔ لیکن پچھلے کچھ دنوں سے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ اپنی ڈائٹ سے کافی کم خوراک لے رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اب کمزور ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ ہر وقت ارحان کے بارے میں سوچتی رہتی تھی۔۔

"وہ کیسا ہو گا۔۔۔؟؟"

"اس نے کھانا کھایا ہو گا۔۔۔؟؟"

"کیا وہ اسے ایسے مس کرتا ہو گا جیسے وہ کرتی ہے۔۔؟؟"

"وہ کب آئیگا۔۔؟؟"

اور بھی بہت سے خیالات تھے اس کے ذہن میں۔۔۔

چھوڑ گیا ہے وہ تمہیں۔۔!!

کیوں ہر وقت اس کے نام کی تسبیح کرتی رہتی ہو۔۔۔

وہ تو ایک ہفتے کے لیے گیا تھا۔۔!!!

اور اب تو دو ہفتے ہونے کو آئے تھے۔۔۔!!!

اگر اس نے آنا ہوتا تو وہ اب تک آچکا ہوتا۔۔۔!!!

کیوں نہیں آیا۔۔۔؟؟؟

وہ بس تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر رہا تھا۔۔!!!

تم خود سوچو کہاں تم عام سی شکل وصورت کی اور کہاں وہ اتناد لکش ہینڈسم سا۔۔۔وہ بھلا کیوں تم جیسی لڑکی سے محبت کرنے لگا۔۔۔

جو پہلے ماضی میں بھی۔۔۔۔ب۔بس آپی پلیز مم میں نہیں یاد کرنا چاہتی وہ سب۔۔۔پپ پلیز۔!!!

قراۃ العین چیخ ہی تو اٹھی تھی۔۔وہ جتنا اس واقعے کو بھلانے کی کوشش کرتی تھی۔۔وہ اس کے اتنے ہی قریب آجاتا تھا۔۔۔

امبر اور زونی اٹھتے بیٹھتے اسے یہی سناتی تھی۔اور اگر وہ یہ سب سن کر بھی خود پر قابو رکھتے اپنی آنکھوں کو رونے سے بچاتی تھی۔۔

تو وہ اسے تکلیف دینے کے لیے پھر سے اس بھیانک رات کا ذکر چھیڑ دیتیں تھیں۔۔۔وہ خود کو جتنا بھی مضبوط ظاہر کر لیتی۔۔۔لیکن یہاں آکر وہ بے بس ہو جاتی تھی۔۔۔اس کے پاس آپنی صفائی میں کہنے کیلئے الفاظ نہیں ہوتے تھے۔۔۔وہ تو بے قصور تھی۔۔۔بچی تھی۔۔وہ تو اس وقت اپنے ہوش میں بھی نہیں تھی۔۔۔

اسے اپنے ارحان پر پورا بھروسہ تھا۔۔وہ آئے گا ضرور آئے گا۔۔۔اسے آنا ہی ہو گا۔۔اور جب وہ آں گا تو قراۃ العین اس سے ناراض ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"اب یہ تو وقت بتائے گا کہ کیا ارحان واپس اپنی نین کے پاس آئے گا۔۔؟؟؟

کیا وہ اپنی نین کی امیدوں پر پورا اتر سکے گا۔۔۔؟؟

یا وہ ویسا ہی کرے گا جیسا زونی اور امبر نے اسے بتایا۔۔؟؟"

کہانی میں بہت سے موڑ آنے والے تھے۔۔۔ابھی تو کئی رازوں اور حقیقتوں سے پردے اٹھنے تھے۔۔۔۔ جس کے لیے نین کو تیار رہنا تھا اور اسکے ساتھ ہی میرے پیارے پیارے ریڈرز کو بھی۔۔۔۔

OOOOOOOO

آپ مجھے ان فائیلز کی تمام ڈیٹیلز دیں۔۔۔جی سر۔۔۔

ہائے ارشیان۔۔۔۔

OOOOOOOOO

تم میرا کام جلد سے جلد کرواؤ۔۔۔ جس کے لیے میں تمھیں منہ مانگی قیمت دوں گی۔۔۔جو تصویر میں نے تمہیں بھیجی ہے۔۔۔یہ لڑکی مجھے آج ہی چاہیئے۔۔۔اب تم بہتر طریقے سے جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ھے۔۔۔

جی میڈم آپ فکر نا کریں میں آج ہی اس لڑکی کو آپ کے پاس لے آوں گا۔۔میں پوری کوشش کروں گا آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہ دوں۔۔

ہمم۔۔ گڈ۔۔۔ اجھے تب ہی کال کرنا جب کام ہو جائے۔۔۔ آئرہ اتنا کہتی فون بند کر چکی تھی۔۔۔

اب تم دیکھو میں تمھارے ساتھ کرتی کیا ہوں۔۔۔ تم نے ارشیان کے سامنے میری بی عزتی کی جس کا خمیازہ اب تم بھگتو گی۔۔۔ بہت غرور ہیں نے تمہیں عرشیان کی محبت کا۔۔۔ اب میں تمہارا ساتھ وہ کروں گی کے عرشیان تم سے محبت تو کیا وہ تم پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارہ نہیں کرے گا۔۔۔ آئرہ کے چہرے پر اقصیٰ کے لیے نفرت صاف چھلک رہی تھی۔۔۔

اس کی وجہ سے عرشیان اس سے صحیح سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ اس سے جتنا ہو سکے فاصلہ قائم رکھتا تھا۔۔۔ خیر گھاس تو وہ اسے پہلے بھی نہیں ڈالتا تھا۔۔ وہ ہی اس کے ساتھ فضول میں چپکی رہتی تھی۔۔۔

oooooooooo

ارشیان۔۔۔ ہمم۔۔

ماما کب آئیں گی؟؟۔۔۔۔۔

میں سارا دن بور ہوتی ہوں۔۔۔پلیز انہیں کہیں نے وہ جلدی سے آجائیں۔۔۔اقصیٰ عرشیان کی شال اُسکی کندھے پر سیٹ کرتی اُداسی سے بولی۔۔۔

اوہو میری اقصیٰ سارا دن بور ہوتی ہے۔۔۔مورے کو تو ابھی ایک دو دن لگیں گے۔۔۔

تو پھر میں یہ ایک دو دن کیسے گزاروں گی۔۔میرا تو مما کے بغیر گزرا ہے نہیں ہے۔۔۔

اقصیٰ معصومیت سے نچلا ہونٹ نکالتے اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے ہوئے بولی۔۔۔عرشیان کو ہنسی اور پیار بیک وقت آیا تھا۔۔۔

ہنسی کو وہ کمال مہارت سے چھپا گیا تھا کیونکہ اگر اقصیٰ اُسے ہنستے ہوئے دیکھ لیتی تو ضرور اس سے ناراض ہو جاتی۔۔۔۔

اہم۔۔۔اگر آپ جناب کہیں تو ہم آج آفس سے چھٹی کر کے آپکو بوریت دور کر سکتے ہیں۔۔۔عرشیان گلا کھنکارتے شرارت سے بولا۔۔کّک۔کوئی ضرورت نہیں ہے آپکو چھٹی کرنی کی خوامخواہ میرے سر میں درد کر دینا ہے آپنے بول بول

کے۔۔۔اقصیٰ نے اُسے گھورا۔۔اچھا بیوی اب ایسے غھوریں مت۔۔۔ ہمیں ڈر لگ رہا ہے آپسے۔۔۔ عرشیان نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکا میں بھلا کوئی چڑیل ہوں جو آپکو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟؟؟

اقصیٰ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آئیبر واچکائے۔۔۔نن۔نہیں تو میں نے ایسا کب کہا۔۔؟؟ عرشیان سب جانتے ہوئے بھی انجان بنا۔۔۔

اپنے خود ابھی کہا کے آپکو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔تو مجھے بتائیں کہ کیا میں کوئی چڑیل ہوں جو آپکو میرے دیکھنے سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

اقصیٰ نے اس کی بات کو ریپیٹ کرتے پھر سے سوال کیا۔۔۔ارے ارے میری اتنی مجال کے میں آپکو چریل کہوں۔۔۔وہ تو اپنے خود ہی سوچ لیا۔۔۔ عرشیان

○○○○○○○○○○○

اس کی انکھ کھلی تو خود کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا تھا۔۔۔اس کا سرا بھی بھی چکرا رہا تھا۔۔اُسے کافی ہیوی ڈوز دی گئی تھی۔۔۔ا۔عرشیان۔۔۔اس کے لب ہلے

تھے۔۔کک کوئی ہے یہاں۔۔؟؟اقصیٰ اس دفعہ تھوڑی اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔مم میں یہاں کیسے ا۔آئی؟؟اقصیٰ نے خود سے سوال کیا تھا۔۔

رقعیہ۔۔۔ہاں اسے آہستہ آہستہ سب یاد آرہا تھا۔۔۔

وہ اس کے لیے جوس لے کر آئی تھی۔۔۔اور اقصیٰ نے وہ جوس پیا تھا اور پھر وہ بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔اسے یہاں کون لایا؟؟

کیسے لایا؟؟

کب لایا؟؟

وہ اپنے ذہن پر جتنا زور ڈال رہی تھی اس کا سر درد اتنی ہی شدت اختیار کر رہا تھا۔۔۔

احسان۔۔!!!بابا!!!!کوئی ہے۔۔؟؟اقصیٰ اس دفعہ پوری قوت کے ساتھ چینخی تھی۔۔۔لیکن بے سود۔۔۔ا۔ارشیان کہاں ہیں آپ۔۔؟؟

پپ پلیز مم میری آواز سنے۔۔۔!!!

اقصیٰ بے بسی سے بولی تھی۔۔

کک کوئی ہے۔۔۔د۔دروازہ کھ کھولو۔۔۔

اقصی فوراً دروازے کی طرف بڑھی اور اسے زور زور سے بجانے
لگی۔۔۔ارشیان۔۔۔!!!اقصیٰ اب باقاعدہ رونے لگی تھی۔۔کہاں فیس کی تھی
کبھی ایسی سچویشن۔۔۔

اس کا ارشیان ہر وقت اس کے ساتھ کسی سائے کی طرح رہتا تھا۔۔

اسے اب خود پر شدید غصہ آ رہا تھا۔۔اسے کیا ضرورت تھی آج ارشیان کو آفس
بھیجنے کی۔۔۔

اگر وہ اسے آفس نہ بھیجتی تو یقیناً وہ ابھی اپنے گھر میں ہوتی اپنے ارشیان کے
پاس۔۔۔

لیکن نہیں۔۔۔ارشیان اج آفس نہ جاتا کل چلا جاتا۔۔۔جو اسے نقصان پہنچانا
چاہتا تھا۔۔یقیناً اسے جب موقع ملتا وہ اسے اغوا کر لیتا۔۔۔اقصی سر ہاتھوں میں
گرائے رونے لگی تھی۔۔۔

ا۔ارشیان۔پپ پلیز مم میرے پاس آجائیں مم مجھے یہاں پر ڈر لگ رہا ہے
پلیز۔۔۔اقصی نے ہچکی لی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسی اثنا میں کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبی چوڑی جسامت کا مالک کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اقصی نے فوراً سر اٹھاتے مقابل کو دیکھا تھا۔۔۔

کک کون ہو تت تم ا۔اور مم مجھے یہاں کک کیوں لائے ہو۔۔۔اقصی کو اس وجود سے وحشت ہو رہی تھی۔۔

میں۔۔۔میں کون ہوں۔۔؟؟

یہ جاننا تمھارے لیے اہم نہیں۔۔۔اور تمھیں یہاں کیوں لایا۔۔۔تو اس کا جواب ہے تمھارا شوہر۔۔

اور پھر مجھے تم پسند۔۔۔وہ اس کے قریب جھکتے بول ہی رہا تھا کہ

۔

۔

۔

چٹاخ!!!!!!اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا اقصی نے ایک تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر دے مارا۔۔۔خبر دار خبر دار جو اپنی گندی سے

میرا یا میرے شوہر کا نام بھی لیا۔۔۔اور میرے شوہر کو شاید ابھی تم جانتے ہی نہیں۔۔۔اسی لیے تو مجھے یہاں لے آئے۔۔

لگتا ہے ن ئے ن ئے دشمن بنے ہو۔۔۔اقصی اب رونا دھونا ایک سائیڈ پر رکھتی کانفیڈینس سے بولی تھی۔۔جانتی تھی یہاں وہ اکیلی ہے یہاں مقابل اس کا ہمدرد اس کا شوہر نہیں بلکہ ایک خبیث انسان ہے جو اسے یہاں اغوا کر کے لایا تھا۔۔۔

تمھاری اتنی

ZNZ
Zubi Novels Zone

○○○○○○○○

اج رات کو تیار رہنا ہم تمہاری دوست کے گھر چلیں گے۔۔اسمار نے ناشتہ کرتے ہوئے انوشے کو ایک گڈ نیوز سنائی۔۔ سچی۔۔انوشے کھانا چھوڑ کر چہکی۔۔ ہمممم۔۔۔اوہ میرے اسمار اپ بہت بہت بہت اچھے ہیں۔۔۔

انوشے ایکسائٹمنٹ میں اسمار سے لپٹتے ہوئے۔۔۔اسمار نے اسے گھورا۔۔۔

سوری۔۔۔اس کے گھورنے پر انوشے فورا دور ہوتے نظریں جھکا گئی۔۔۔اسمار کو اس کا اس طرح سے سوری کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔میرا چاند میں تمہیں منع

نہیں کر رہا لیکن اس وقت ہم ڈائننگ ٹیبل پر موجود ہیں اور مجھے افس کے لیے بھی دیر ہو رہی ہے۔۔اسمار نے اسے جیسے اپنے گھورنے کی وضاحت دی۔۔۔جی

انوشے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔اسمار یہ بولتے اٹھ گیا۔۔

کہاں جا رہے ہیں۔۔افس جا رہا ہوں اور اس وقت کہاں جاؤں گا میں۔۔۔

او جائیں جائیں۔۔پھر اپ کو جلدی بھی انا ہو گا کیونکہ ہم نے تو مشی کے گھر جانا ہے۔۔۔

انوشے بتیسی نکالتے ہوئے بولی۔۔۔

ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔اللہ حافظ خیال رکھنا اپنا۔۔۔ہمم اسمار اس کے گال تھپتھپائے تو انوشے نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"گڈ۔۔۔"اسمار اتنا کہتا افس کے لیے نکل گیا۔۔۔

اسمار جب رات کو ایس تو انوشے کو مشی کے گھر لے گیا وہاں انھوں نے بہت ساری باتیں کی۔۔۔انوشے آج بہت خوش تھی اور اسمار نے شادی کے بعد کبھی

اسے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔۔دیکھتا بھی کیسے اس وقت تو اس کا پورا فوکس اس کی زندگی حرام کرنے پر تھا۔۔۔

اسمار کو ایک دفعہ پھر شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔۔۔

••••••••••

اس وقت بھی وہ گہری نیند میں اتر چکی تھی اور اسے سوتا دیکھ اسمار بھی جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔

~(◕‿◕✿)~

قرۃ العین !!!۔۔۔جی زونی اپی۔۔زونی جو لاؤنج میں بیٹھی قراۃ العین کو بلا رہی تھی۔۔۔

قراۃ العین اس کی پکار سنتے اس کے پاس ائی۔۔۔وہ اج میری کچھ دوستیں ارہی ہیں گھر پر اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ تمہارے ہاتھ کا کھانا ہی کھائیں گے پچھلی دفعہ جو تم نے کھانا بنایا تھا وہ انہیں بہت پسند ایا تھا تو تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا۔۔؟؟؟

زونی نے آئی بیرو اٹھائے سوال کیا۔۔ نن نہیں زونی اپی اپ مجھے بتادیں کیا بنانا ہے میں وہ سب مہمانوں کے انے سے پہلے تیار کرلوں گی۔۔۔ ہمم تو پھر تم ایسا کرو کہ کباب بنالو اور بریانی اور۔۔۔۔۔۔

زونی نے مزید کافی ڈشزا سے بنانے کا کہا جس پر قراۃ العین ہاں میں سر ہلاتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

تقریبا چار گھنٹے بعد وہ سارا کھانا تیار کرتی کچن سے باہر نکلی اس کی حالت کافی اجڑی ہوئی تھی منہ اور بالوں پر جگہ جگہ اٹا لگا ہوا تھا اور جو کپڑے اس نے پہنے تھے وہ بھی کافی میلے ہو چکے تھے زونی اپی کھانا بن گیا ہے کب تک ائیں گے اپ کی دوستیں۔۔؟؟ قراۃ العین دوپٹے سے

روحا کہ جانے کے بعد ارحان روم کا دروازہ لاک کرتے اسکے پاس آیا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ دروازہ کک کیوں لل لاک کیا ہے۔۔۔"

کھ کھولیں مم میں نے کہ دیا نن نہ کہ میں آپکے ساتھ نن نہیں رہ سکتی۔۔۔"

نین اس کو اپنے پاس آتے دیکھ گھبرا کر بولی۔۔۔"

نین ریلیکس میں آپکا محرم ہوں آپکا شوہر۔۔۔ کوئی غیر نہیں جس سے آپ اتنا ڈر رہی ہیں۔۔۔

ارحان نرم لہجہ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔"

کہاں تھا یہ شوہر جب میں دو ہفتے سے اس انتظار کر رہی تھی۔۔۔؟؟؟ نین نے تلخ لہجے میں سوال داغا۔۔۔

ارحان اپ کو پتہ ہے ان دو ہفتوں میں میں پل پل اپ کے لیے تڑپی ہوں۔۔۔!!!

ان دو ہفتوں میں کوئی ایسی رات نہیں گزری جب میں اپ کے لیے رہی نہیں ہوئی۔۔۔"

کہ اپ اجائیں میرے پاس لیکن اپ نے تو ایک کال کر کے بھی نہیں پوچھا یہ تھی اپ کی محبت یہ تھا اپ کا عشق۔۔۔؟؟ نین نے نم لہجے میں ایک اور شکوہ کیا۔۔۔"

نین میرا بچہ میں جانتا ہوں میری نین نے میرا کتنا انتظار

کیا ہے۔۔۔اور میں اپنی اس غلطی کی تلافی کرنے کے لیے بھی تیار ہوں میرا بچہ۔۔۔ایک دفعہ آپ میری بات تو سن لیں نہ۔۔ارحان کا لہجہ منت کرنے والا تھا۔۔۔اس کے اس طرح سے کہنے پر نین نے کن آنکھوں سے ارہان کو دیکھا۔۔۔"

ارحان نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔ نین سب سے پہلے توائی ایم سو سوری آئی ریلی سوری کہ میں اتنا لیٹ ہو گیا۔۔۔"

اور فون میں اپ کو اس لیے نہیں کر سکا کیوں کے میرے پل پل پہ نظر کی جارہی تھی۔۔۔ میرے کیے گئے ہے ایک پر نظر رکھی جارہی تھی۔۔۔اور ایسے میں نہیں چاہتا تھا کہ اج لوگوں کو اپ کے بارے میں کوئی معلومات ملیں،اپ تک پہنچے یا انکی اپ پر نظر بھی پڑے۔۔۔"

ارحان میں اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں دوبارہ سے لیا۔۔اس دفعہ میں نے اس کے ہاتھوں کو نہیں جھٹکا تھا۔۔۔اور میری دوسری شادی کا یہ فتور اپ کے ذہن میں کس نے ڈالا ہے۔۔۔؟؟

ارحان میں سرد لہجے میں کہا۔۔۔

و۔وہ زونی اپی۔۔۔زونی کا نام سنتے ھی ارحم کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی۔۔۔"

وہ لڑکی نہیں فتنہ تھی۔۔۔جس کی وجہ سے اُسکی نین اس سے اس قدر بدگمان ہو گئی تھی۔۔۔"

نین میری زندگی میں انی والی اپ پہلی عورت ہیں دادو کے بعد۔۔۔"
میں نے کبھی کیسی عورت کو ایک نظر نہیں دیکھا۔۔۔"
مجھے عورت نام سے نفرت تھی۔۔۔لیکن دادو کے بے پناہ پیار نے مجھے اُن کے لیے نرم بنادیا تھا۔۔۔میرا دعویٰ تھا کے میں دادو کے علاوہ کبھی کسی عورت سے محبت بھی کر سکتا۔۔"
لیکن اپنے میری زندگی میں آ کر مجھے غلط ثابت کیا۔۔۔، نین میں کو لمبی چوڑی وضاحت نہیں کروں گا۔۔۔صرف اتنا کہوں گا کہ "ملک ارحان کاظمی صرف قرآۃالعین ارحان کاظمی تھا، ہے اور ہمیشہ اسی کا رہے گا۔۔۔"

اور اگر آپ روحا کی وجہ سے انسکیور ہیں تو میں آپکو بتادوں وہ مجھے میری چھوٹی بہن کی طرح عزیز ہے ہمیشہ اسے بڑے بھائی کی طرح ٹریٹ کیا ہے۔۔۔اگر آپکو

OOOOOOOOOOO

یہ کہانی ہے دو محبت کرنے والوں کی اور پھر ایک تیسرے شخص کی وجہ سے ان کی محبت میں دراڑ ڈلنے کی،اور ان کے الگ ہو جانے کی۔۔"

یہ کہانی ہے سکندر احمد اور ماہر کھ قریشی کی۔۔"

سکندر احمد نے ماہر کھ سے پسند کی شادی کی تھی، دونوں ہی ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرتے تھے،ان کی شادی کو چھ سال ہو چکے تھے۔۔۔"

اللہ تعالی نے انہیں دو بیٹیوں سے نوازا تھا قراۃ العین انوشے سے صرف سات منٹ بڑی تھی۔۔"

وہ دونوں صرف چار سال کی عمر میں بے حد شرارتی تھیں۔۔۔وہ سکندر احمد اور ماہرکھ کی ناک میں دم کیے رکھتی تھیں۔۔"

ان کی زندگی بہت خوبصورت گزر رہی تھی کہ اچانک ایک دن ماہین نامی کانٹا ان کی زندگی میں داخل ہوا۔۔۔!!

جس سے اپنے گھر میں رکھنا شاید ماہرکھ کی سب سے بڑی غلطی تھی ماہین ایک بے سہارا عورت تھی جو دو بچوں کی ماں تھی۔۔۔"حوریل، شہریار"۔۔۔۔

ماہین کا شوہر کچھ برے کاموں میں ملوث تھا جس کی وجہ سے ان کی اکثر اوقات لڑائی ہوتی تھی۔۔۔"

ایک دن لڑائی حد سے تجاوز کر گئی اور اس نے ماہین کو طلاق دے کر دونوں بچوں سمیت گھر سے نکال دیا۔۔۔"

ماہین کے پاس اس وقت رہنے کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، اس کے ماں باپ بھی نہیں تھے، نہ بھائی نہ ہی کوئی بہن۔۔۔"

سو اس نے ماہرکھ کو کال کرتے اپنی سچویشن بتائی تو ماہرکھ نے اپنے ڈرائیور کو بھیجتے اسے اپنے گھر پر بلا لیا۔۔۔"

ماہین پہلے تو ہچکچائی اسے اچھا نہیں لگا تھا یوں ماہر کھ کے گھر رکنا۔۔۔

لیکن پھر جیسے وہ اس ماحول کی عادی ہوتی گئی۔۔۔

ماہین کو گھر میں رکھنے پر سکندر احمد نے ماہر کھ سے ناراضگی بھی ظاہر کی جسے

انہوں نے اپنی بیٹیوں اور محبت کے ذریعے بہت جلد دور کر دیا۔۔۔"

پورے سکندر ولا میں ان چاروں کی کلکاریاں، کھلکھلاہٹیں گونج رہی ہوتی

تھیں۔۔"

اہستہ اہستہ ماہین کے دل میں ماہر کھ کو لے کر حسد پیدا ہونے لگا تھا۔۔۔"

انہیں دنوں ماہر کھ کا ایک کزن فہد جو قرۃ العین اور انوشے سے ملنے کے لیے ایا تھا

اسے ماہر کھ کے ساتھ کافی اٹیچ دیکھا تھا۔۔۔"

یار ماہر کھ تم نہ ان دونوں کو مجھے دے دو، میں انہیں اپنے پاس رکھوں گا۔۔۔"

ہمممم کیسا؟؟؟ فہد انوشے اور قرۃ العین کے پیٹ میں گدگدی کرتے ہوئے

بولا۔۔۔"

جس پر وہ دونوں کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

" نو نو ماموجان ہم ماما بابا تو چھوڑ تر نہیں دانے بالے ہی ہی"۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

)نونونونو ماموجان ہم ماما بابا کو چھوڑ کر نہیں جانے والے ہی ہی ہی(

فہد کی بات پر انوشے کھلکھلاتے ہوئے بولی۔۔

ہاں جی بالکل بھائی اگر تمہیں بیٹیوں کا زیادہ شوق ہے،تو خود شادی کرلو بھئی ہمیں ہماری گڑیا بہت پیاری ہیں۔۔"

ان سب کی کل کاریوں میں سکندر احمد جو ابھی افس سے ائے تھے انہوں نے بھی حصہ لیا۔۔۔"

ہم ویسے ائیڈیا برا نہیں ہے۔۔۔"

فہد کے دل

oooooooooooo

اس کی رات کے تیسرے پہر انکھ کھلی تو نظروں نے انوشے کو تلاش کیا۔۔۔جو بیڈ پر نہیں تھی۔۔

انوشے۔۔!!

اس کی نیند بھک سے اڑی تھی۔۔۔

انوشے کہاں ہو۔۔؟؟"

اس نے گھبرا کر پھر سے پکارا۔۔۔

لیکن کمرے میں خاموشی ہی خاموشی تھی۔۔۔۔

وہ کوئی جواب نہ پاکر جلدی سے اپنے اوپر سے بلینکٹ ریموو کرتا سائیڈ لیمپ ان کر گیا۔۔۔

اس نے کمرے میں نظریں دوڑائی تو کمرہ خالی تھا۔۔۔

گھڑی پر ٹائم دیکھا تو اس وقت رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔"

وہ تقریباً بھاگتے ہوئے نیچے آیا تو کچن میں سے آتی کھٹ پٹ کی آواز پر ٹھٹکا۔۔۔"

وہ کچن میں داخل ہوا تو سامنے ہی انوشے کھڑی تھی۔۔۔

افففف اللہ انوشے ےےےے تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔"!!!!

اسمار سے رات کے اس وقت کچن میں دیکھتے جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

اہہہہ۔۔۔"

جس کی وجہ سے انوشے ڈر جاتی ہے اور بریانی کی پلیٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو جاتی ہے۔۔

اس نے اچانک سے حملہ ہی اتنا خطرناک کیا تھا کہ وہ سنبھل ہی نہیں پائی۔۔۔😂 اور ڈر کے بچاری کے ہاتھ سے پلیٹ چھوٹ گئی۔۔۔

یہ یہ کیا طریقہ ہے ک۔۔ کچن میں انے کا۔۔۔ دیکھیں کتنا ڈرا دیا اپ نے مجھے۔۔۔

"میری بریانی۔۔۔"😭😢

انوشے اسمار کا غصہ اگنور کرتے اپنی بریانی کی گرنے کا سوگ مناتے ہوئے بولی۔۔"

"تو کیا ڈھول ڈھمکا کر کے کچن میں اتا۔۔۔"!!

اسمار اس کو دیکھ کر دانت پیستے ہوئے بولا جو اپنی بریانی کا سوگ منا رہی تھی۔۔۔

ہنہہہ۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے جس طرح اپ چیک رہے تھے اپ کی اواز کسی ڈھول ڈھمکے سے کم نہیں تھی۔۔۔

انوشے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

میری بریانی گرادی آپنے۔۔۔

انوشے روحانسی سے ہوتی بولی۔۔۔

الے میلا چاند بلیانی تھا رہا تھا۔۔۔۔"

اسمار نیچے گری بریانی کی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے بولا جو اسی کے شور کی وجہ سے گری تھی۔۔۔

نہیں میں مری ہوئی مچھلی میں بریانی مصالحہ اور چاول مکس کر کے دیکھ رہی تھی کہ کیسا ٹیسٹ اتا ہے۔۔۔ ہنہھہ۔۔۔

انوشے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

او اچھا مجھے حیرانی نہیں ہوئی تمہاری زبان سے یہ سن کر کیونکہ تمہاری جیسے الٹے دماغ کی لڑکی سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔۔۔"

اسمار کو اس کے جواب پر ہنسی ائی تھی جسے وہ کنڑول کر گیا تھا۔۔۔

بد تمیز۔۔۔۔انوشے انکھیں گھماتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا بولا۔۔۔؟؟؟

اسمار نے انکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔۔۔

وہی جواب نے سنا۔۔۔

انوشے اپنی ایٹیٹیوڈ میں بولی۔۔۔

ویسے میرا چاند ایک بات تو بتاؤ یہ کھانا پلیٹ میں ڈال کے ہی کھا رہی تھی نا کہیں زمین پر کھانا گرا کے کھانے والا تو کوئی تجربہ نہیں کر رہی تھی نا۔۔ کہ پلیٹ والا ٹیسٹ اتا ہے یا نہیں۔۔"

اسمار زبان دانتوں تلے دبائے بولا۔۔۔

اہہ۔۔۔اسمار میں اپ کا خون کر دوں گی۔۔۔!!!

انوشر چیختے لہجے میں بولی۔۔۔

Zubi Novels Zone

OOOOOOOOOOO

وہ لوگ اس وقت گاڑی میں بیٹھے تھے

شاہمیر اور ارحان فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے، شامیر ڈرائیو کر تھا اور ارحان لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔ جبکہ عین اور روحا پیچھے بیٹھی تھیں۔۔۔

چاروں کو ہی اپنی منزل پر پہنچنے کا بے صبری سے انتظار تھا۔۔

شاہمیر بھیّا جلدی کریں نے۔۔۔کب پہنچے گے ہم۔۔؟؟؟"

اور سب سے زیادہ ایکسایٹڈ تو قراۃ العین ہو رہی تھی۔۔

کب پہنچے گے ہم۔۔؟؟؟" یہ سوال وہ تقریباً پچاس دفعہ کر چکی تھی شاہمیر سے

اور وہ بھی پیار سے کہہ دیتا تھا گڑیا بس تھوڑی دیر اور۔۔"

ہنہہ کب سے یہی کہے جا رہے ہیں۔۔۔عین منہ بنا کر بولی۔۔

جس پر ارحان اور شاہمیر نے قہقہہ لگایا۔۔۔

بھائی اتنا ایکسایٹڈ تو میں بھی کبھی دادو سے ملنے کے لیے نہیں ہوا جتنی میری چھوٹی

سی گڑیا ہو رہی ہے۔۔"

شاہمیر قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

اا۔آپ دونوں میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔

قراۃ العین روحانسی ہوتی بولی۔۔۔ا۔ارے نہیں ہم تو بس۔۔۔

اس کی رندھی آواز پر دونوں کی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔

ارے نہیں نین کسی کی اتنی ہمت نہیں کو میری نین کا مزاق بنا سکے۔۔۔"

ارحان گردن اکڑا کر رعب دار آواز میں بولا۔۔۔

آپ تو بس چپ ہی کر جائیں۔۔اپ تو مجھ سے بات ہی نہ کریں۔۔۔پہلے تو دو ہفتے تک مجھ سے بات نہیں کی نہ ہی میرے پاس آئے اور اب آپ ان کے ساتھ مل کر میرا مزاق بنا رہے ہے۔۔۔"

آئے بڑے "کوئی میری کا مزاق نہیں بنا سکتا"۔۔۔قراۃالعین منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے اس کی بات دہرائی۔۔۔

وہ انڈر ورلڈ اور نیویارک کے سب سے بڑے گینگسٹر کو چپ کروا گئی تھی۔۔😭😂"

اسے روسٹ کر دیا تھا۔۔۔"

اور اب گونجا تھا روحا کا قہقہہ جو کب سے چپ بیٹھی تھی ارحان کی بے عزتی پر کھل کر ہنسی جس پر ان دونوں نے اسے گھورا۔۔۔لیکن وہ روحا ہی کیا جو انکی گھوریوں کا اثر لے لے۔۔۔

بلکل ٹھیک کہا میری عین نے۔۔۔ایک تو اس سے اتنے دن رابطہ بندر کھا اوپر سے اب تم دونوں مل کر اسکا مزاق بنا رہے ہو چچ۔ چچ چچ۔۔۔ناٹ فئیر" روحا نے مانو جلتی پر تیل والا کام کیا تھا۔۔۔"

ارحان نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔۔۔

روحا تم اپنی اس دو گز زبان کو فلحال بند نہیں رکھ سکتی۔۔شاہمیر نے دانت کچکچائے۔۔۔

نہیں۔۔۔"پر سکون جواب ملا تھا۔ جس پر شاہمیر آنکھیں گھماتا دوبارہ ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

وہ لوگ لاہور کی حدود سے کافی آگے نکل آئے تھے۔۔۔

اوراب مزید پتہ نہیں کرنی دیر لگنی تھی انہیں کراچی پہنچنے میں۔۔۔

••••••••••

ارے یار عین اتنا نروس کیوں ہو رہی ہو مجھے دیکھو میں تمہاری ہی طرح پہلی دفعہ اپنی ساس۔۔۔مم میرا مطلب ہے ارحان کی دادو سے ملوں گی میں تو بلکل

ریلیکس ہوں۔۔۔ بلیک پینٹ پر وائیٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ہی لیدر جیکٹ پہنے وہ واقعی پر سکون سی کھڑی تھی۔۔"

کیونکہ

oooooooooooo

اج یونیورسٹی کا چوتھا دن تھا احسان جیسے ہی یونیورسٹی ایا اس کا دل ایک نیا سا احساس محسوس کرنے لگا تھا وہ پچھلے دو دنوں سے لیو پر تھا۔۔۔۔"

یہ احساس نیا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا سا بھی تھا احسان خود بھی حیران تھا کہ کیوں اج اس کا دل اس لڑکی کو دیکھنے کے لیے بے چین ہے جس کا نام مجھ سے کوئی تعلق ہے نہ کوئی رشتہ۔۔"!!!

لیکن احسان اس بات سے بے خبر تھا کہ محبت ایک ایسا احساس ہے کہ اجنبی سے کب اپنائیت کا رشتہ بن جائے پتہ ہی نہیں چلتا کب کوئی عام سے خاص ہو جائے یہ تو ایک ایسا احساس ہے کہ کوئی انجان کب جان سے زیادہ پیارا ہو جائے کچھ پتہ

نہیں چلتا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ احساس اتنا زیادہ پختہ ہو جاتا ہے کہ اپنے من پسند شخص کو دیکھے بنا اپ کا دن شروع ہونا مشکل نہیں ناممکن لگتا ہے۔۔۔"

احسان اپنے دل کو لاکھ پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر پھر بھی پہلے کی طرح بے بس دل تو جیسے ضد پر اڑا تھا کہ بس ایک بار اس مغرور لڑکی کو دیکھ لے۔۔۔"

محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے احسان بے بس ہی تو ہو گیا تھا۔۔۔اس نے اپنے خیالات کو جھٹکتے کلاس روم کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

ادھے گھنٹے کے بعد جب لیکچر ختم ہوا تو احسان نے ہر طرف دیکھا مگر مشال کہیں بھی نظر نہیں ائی اچانک احسان کو سامنے سے اتی ماہرہ نظر ائی۔۔۔احسان ماہرہ کے پاس ایا۔۔۔

"ایکسکیوز میں مس ائی نیڈ یور ہیلپ"

احسان ادب سے مخاطب ہوا۔۔۔

"یس مسٹر۔۔۔؟"

ماہرہ احسان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

آئی سیلف احسان خانزادہ احسان نے اپنا تعارف کروایا

ہاؤ کین ائی ہیلپ یو مسٹر احسان خانزادہ۔۔

ایکچولی وہ اس دن اپ مس مشال کے ساتھ تھی مجھے ان سے ایک ضروری کام تھا

کیا اپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ وہ اس وقت کہاں ملیں گی۔۔۔؟؟

اوہ مس مشال۔۔۔

جی مس مشال۔۔۔۔"

وہ تو اج اف پہ ہیں اج یونیورسٹی نہیں ائی۔۔۔بلکہ وہ تو پچھلی ایک ہفتے سے یونی آ ہی نہیں رہی۔۔۔"

اچھا احسان کا تو جیسے منہ اتر گیا تھا ماہرہ کی بات سن کر۔۔۔

کیا اپ کو کوئی ائیڈیا ہے کہ وہ اج یونیورسٹی کیوں نہیں ائی۔۔۔احسان نے ایک بار پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس سے سوال کیا۔۔۔۔

مسٹر احسان اس بارے میں تو مجھے کوئی ائیڈیا نہیں ہے کہ وہ اج یونیورسٹی کیوں نہیں ائی لیکن منڈے کے واقعے کی وجہ سے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی میں بی شاید اس وجہ سے۔۔ماہرہ نے اسے سرسری انداز میں بتایا۔۔

اوکے تھینک یو سو مچ مس۔۔۔۔

اوہ مائی سیلف ماہرا۔۔۔

ماہرہ نے اسے مس پر رکتے دیکھ اپنا تعارف کروایا۔۔

تھینک یو سو مچ مس ماہرا۔۔۔

یور ویلکم۔۔۔"ماہرہ اتنا کہتی وہاں سے جا چکی تھی لیکن احسان کو تو ٹینشن میں ڈال گئی تھی۔۔۔

ماہرہ کی بات سن کر تو جیسے احسان مزید فکر مند ہو گیا تھا کیونکہ

○○○○○○○○○○○

یہ دیکھو میرا امیر ابے بی میں اپنے بابو کے لیے کیا لے کے ایا ہوں۔۔اسمار نے گفٹ باکس پکڑتے شیک کیا۔۔۔انوشے نے انکھوں سے بازو ہٹا کر کن اکھیوں سے اسمار کے اج میں پکڑے ہوئے بڑے سے باکس کو دیکھا۔۔ لیکن پھر دوبارہ سے رونے میں مصروف ہو گئ۔۔۔انوشے۔۔"

جہاں پہلے اسمار کو اسے روتا دیکھ بے چینی ہو رہی تھی اب وہ حیرت سے منہ کھولے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔۔کیا وہ ڈرامہ کر رہی تھی کیونکہ اسکے گفٹ شیک کرنے پر اسنے ہلکا سا اسے دیکھا تھا اور وہ چپ بھی ہوئی تھی لیکن پھر کچھ لمحوں بعد ہی وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔انوشے یار میں مزاق کر رہا تھا تم تو سریس ہی ہو گئی یہ دیکھو تمہارا سرپرائز۔۔اسمار نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرتے اسے باکس دیکھانا چاہا لیکن انوشے تو شاید ابھی مزید ناراضگی ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

باتیں وہ اپنے پلین کے مطابق اسے سنا چکی تھی اور کچھ ایکسٹرا ہی غصے میں سنا چکی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ سب اس نے کیوں بولا۔۔۔خیر اسکا پہلا پلین

سکسیسفل ہو چکا تھا اور اب یقیناً دوسرا پلین یعنی کہ "اس سے بات نہیں کرنی" پر عمل کر رہی تھی۔۔

وہ چپکے چپکے چور نظروں سے اس باکس کو دیکھ کر بھی متجسس ہو رہی تھی کہ آخر وہ اسکے لیے کیا لایا ہے؟؟؟ جو اسمار بیچارے کی نظروں سے او جھل تھا۔۔۔

میرا بے بی ناراض ہو گیا مجھ سے۔۔۔؟؟؟

اسمار نے ایک دفعہ پھر سے اسے بلانا چاہا۔۔۔

لگتا ہے آپکی یادداشت کمزور ہو گی ہے لیکن کوئی بات نہیں میں یاد کروا دیتی ہوں تھوڑی دیر پہلے میں نے کہا تھا کہ نہ میں آپکا بے بی ہوں نا چاند نا ہی بچہ!!!!

انوشے نے پھر سے لاؤنج میں اپنے کہے جانے والی بات دہرائی۔۔۔

تمہیں یہ باکس نہیں چاہیے۔۔۔اسمار نے سوال کیا۔۔۔

نہیں ں۔۔۔۔۔سپاٹ جواب ملا تھا۔۔

ٹھیک ہے تو پھر میں اسے عنائزہ کو دے آتا ہوں۔۔۔اسمار نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

جبکہ عنائزہ کا نام سنتے اسکے دماغ میں سپارک ہوا۔۔ کیوں کیوں دیں گے اس چڑیل کو آپ میرا گفٹ لائیں یہاں دیں مجھے اور اب جا کر اپنا کام کریں خبردار جو اب اپنے اس باکس کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھا میں نے آپکی یہ خوبصورت نیلی آنکھیں نکال لینی ہیں !!!!

انوشے جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتی اس سے وہ باکس لے چکی تھی اور اسکی کرسٹل بلیو آئیز کو پوائنٹ آؤٹ کرتی "خوبصورت" لفظ پر خاصہ زور دیتے اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے یہ کیا واپس دو مجھے ایسے کیسے چھین سکتی ہو تم مجھ سے۔۔ اسے میں عنائزہ کو ہی دوں گا تمھیں تو میرے لائے گئے تحفے کا خیال نہیں ہے۔۔۔ اسمار اسکے چھیننے پر گھورتا منہ بنا کر بولا۔۔۔

نہیں دوں گی کیا کر لیں گے۔۔۔ انوشے گردن اکڑا کر بولی۔۔۔ اسمار کو ہنسی آئی تھی وہ ایڑھیا

oooooooooooo

سورج غروب ہو چکا تھا اور رات کی تاریکی میں وہ سنسان سڑک ایک خوفناک منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

اے ایس پی ارمان ہمدانی اس سنسان سڑک پر گاڑی دوڑا رہا تھا اسے جب سے پتا چلا تھا کہ حوریل اپنی شادی سے بھاگ چکی ہے وہ ایک پل سکون سے نہ گزار سکا تھا۔۔پہلے اسمار کے ساتھ شادی پر اسے بہت دکھ ہوا تھا لیکن وہ کرتا بھی تو کیا کرتا اگر وہ شہریار سے اس بارے میں بات کرتا تو یقیناً اس کا ری ایکشن بہت سخت ہونے والا تھا کیونکہ اپنی بہنوں کو لے کر وہ بہت پوزیسو تھا اگر ایسے میں وہ شہریار سے حوریل کے لیے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا وہ بھی تب جب اس کا رشتہ پہلے ہی طے تھا تو یقیناً شہریار اس سے اپنی دوستی ختم کر دیتا اور وہ شہریار جیسا دوست ہرگز نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے رات کا اندھیرا ہر سو پھیلنے لگا تھا بادل اپنی ہی رو میں گرج رہے تھے۔۔۔شاید بارش ہونے والی تھی یا طوفان آنے والا تھا۔۔لیکن یہ طوفان اس

طوفان کے مقابل کچھ بھی نہیں تھا جو اس وقت ارمان ہمدانی کے دل ودماغ میں چل رہا تھا۔۔۔

وہ بنا کسی مقصد کے اس خالی سڑک پر گاڑی دوڑا رہا تھا۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ ہوریل کو ڈھونڈے بھی تو ڈھونڈے کہاں اس کا دل کہہ رہا تھا کہ ضرور ہوریل کسی نہ کسی مصیبت میں ہے، کیا وہ ٹھیک ہو گی ؟؟؟ کیا اسکے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہوا ؟؟؟ یہ سوچیں اسے ہر وقت بے سکون کیے رکھتی تھیں۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

○○○○○○○○○○

کیا چیز تھی نہ محبت انسان کو خوار کر کے رکھ دیتی ہے۔۔"

جیسے اے ایس پی ارمان ہمدانی جو اپنی ذہانت سے کتنے ہی پیچیدہ کیسز کو حل کر چکا تھا، کتنے ہی مجرموں کو بے نکاب کر چکا تھا۔۔، کتنے ہی مجرموں کو ان کے انجام تک پہنچا چکا تھا"

وہ اپنی محبت کو نہیں ڈھونڈ پا رہا تھا؟ وہ ایک چھوٹی سی لڑکی کو نہیں تلاش کر پا رہا تھا۔۔!!!

سچ کہتے ہیں محبت اندھی ہوتی ہے، ہوریل کتنی ضدی اور مغرور قسم کی لڑکی تھی وہ اچھے طریقے سے جانتا تھا اس کے اپنی ہی شادی سے بھاگنے کے باوجود بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر پا رہا تھا اسکا وجود اسکے ذہن سے نکل ہی رہا تھا"

وہ اس ستمگر کی محبت میں بری طرح گرفتار تھا۔۔۔"

وہ "محبتِ ستمگر" کی قید میں بری طرح پھنسا ہوا تھا۔۔۔"

Zubi Novels Zone

oooooooo

وہ اب تھکا ہارا گھر واپس جانے کے ارادے سے گاڑی کا رخ موڑ چکا تھا اس نے ابھی ایک کلومیٹر کا بھی سفر طے نہیں کیا تھا کہ ایک انجان وجود اسکی گاڑی کے سامنے آر کا وہ تو اس نے بر وقت بریک لگا کر گاڑی کو روک لیا ورنہ شاید وہ لڑکی آج اس کی گاڑی کے نیچے آ ہی جاتی۔۔۔

اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا کیا مقابل اندھا تھا جو اسے ہائی سپیڈ پر اتی گاڑی نظر نہیں ائی۔۔

وہ ڈیش بورڈ سے گن اٹھائے دھاڑ سے دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔

oooooooooooo

رات کے تیسرے پہر وہ ذرا سا کسمسائی تو اسمار جو صوفے کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے ہوئے تھا فورا اٹھ کر بے چینی سے اس کے پاس ایا۔۔۔

انوشے میرا چاند تم ٹھیک ہو۔۔؟" اسمار اس کے نرم ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

کتنی پیاری ہو گئی تھی نا اسے اپنی چھوٹی سی بیوی یہ ننھی سی جان" اسے کب انوشے سے محبت ہوئی اور پھر عشق ہوا اسے خود بھی نہیں معلوم ہوا۔۔۔

وہ تو بس ہو گیا تھا۔۔۔"

اسمار۔۔۔"انوشے کی نیم غنودگی میں نقاہت زدہ دھیمی سی پکار اسے سنائی دی
۔۔۔
جی جانِ اسمار۔۔۔اپ کا اسمار یہیں ہے اپ کے پاس اسمار اور اس کے یوں
پکارنے پر مزید بے چین ہوا تھا۔۔۔
اسمار۔۔۔میں۔۔۔ جھوٹ۔۔۔ نہیں۔۔۔بول۔۔۔رہی۔۔۔میری
بات کا۔۔۔یقین کریں۔۔۔۔وہ جھوٹ۔۔۔۔بول رہی۔۔۔۔ہیں اپ
۔۔۔خود۔۔۔سوچیں۔۔۔۔میں۔۔۔ بھلا۔۔۔کیوں انہیں
یہاں۔۔۔۔سے نکالوں۔۔۔۔گی وہ۔۔تو۔۔۔اپ کی۔۔۔ مہمان ہے
میں۔۔۔انہیں۔۔۔کیوں۔۔۔یہاں سے۔۔۔جانے کے۔۔۔لیے
کہوں۔۔۔گی۔۔۔
انوشے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کرتے ہوئے اپنی صفائی پیش کر رہی
تھی۔۔۔
انوشے انوشے ریلیکس کچھ نہیں ہوا مجھے اپنی چاند پر یقین ہے ائی ایم سوری مجھے تم
پر اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔میں زیادہ اوور ریئیکٹ کر گیا تھا۔۔۔

لیکن یہ ہاتھ کیسے جلا میرے بے بی کا۔۔۔دیکھو کتنی بری طرح سے جلا ہوا ہے یہ کس نے جلایا کیا ہوا تھا آج۔۔۔؟؟؟

اسمار نے اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر پھونک مارتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔

جس پر وہ نظریں چرا گئی تھی۔۔۔

بتاؤ انوشے یہ ہاتھ کیسے جلا تمہارا۔۔ "!!!

اسمار کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہوا تھا۔۔۔وہ اسمار وہ میں۔۔۔۔

انوشے کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولتی ہے۔۔ء

ہاں بولو میرا بچہ کیا ہوا تھا۔۔۔"

وہ اسمار مجھے نیند آرہی ہے پلیز مجھے سونا ہے لائٹ آف کردیں۔۔۔انوشے اسمار سے نظریں چراتی اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال چکی تھی۔۔۔

انوشے۔۔۔!!!اسمار نے حیرانگی سے انوشے کو دیکھا۔۔۔

لیکن اس وقت وہ اسے ڈانٹ کر اس کی طبعیت پر کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا سو اس پر بلینکٹ ٹھیک کرتا وہ لائٹ آف کر کے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کے جانے پر انوشے نے تھوڑا سا چہرا بلینکٹ سے نکالے کمرے کا جائزہ لیا

جیسے کنفرم کرنا چاہ رہی ہو کہ وہ واقعی چلا گیا ہے۔۔۔۔"

جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ چلا گیا ہے تو پھر سے منہ بلینکٹ میں گھسا گئی۔۔۔؛

oooooooooo

وہ تو جب سے یونیورسٹی سے آئی تھی احسان کی باتیں اس کے دماغ میں گردش

کر رہی تھیں حالانکہ اس نے تو کوئی ایسی بات بھی نہیں کی تھی جو وہ اسی کہ

بارے میں سوچے جارہی تھی۔۔۔افففف۔۔۔"مشال جھنجھلا کر رہ گئی تھی

کیا تھا وہ شخص۔۔!!!وہ جتنا اسے اپنے ذہن سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی

اتنا ہی اس کے

حواسوں پر قابض ہو رہا تھا۔۔۔

اسے نہیں سمجھ رہا تھا یہ کیوں ہو رہا ہے اس نے زندگی میں بہت سے لڑکوں کا

سامنا کیا تھا لیکن یہ۔۔۔

یہ شخص بہت مختلف تھا اس کے لیے جذبات بہت عجیب سے تھے جنہیں وہ خود بھی نہیں سمجھ پارہی تھی۔۔

وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوتی بیڈ سے اٹھ کر بالکنی میں آگئی تھی۔۔ بالکنی میں آتے وہاں پر رکھی چیئر پر بیٹھی۔۔ وہ نہ جانے کیا سوچ رہی تھی۔۔ لیکن جو بھی سوچ رہی تھی وہ یقیناً اسی کے بارے میں تھا۔۔۔

وہ کس طرح سے اس کے پاس آیا تھا اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔ وہ ایک ایک لفظ کو یاد کر رہی تھی ایک ایک لمحے کو یاد کر رہی تھی۔۔ کیوں یاد کر رہی تھی، یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔

افففف۔۔"کیا مصیبت ہے۔۔ اس نے جھنجھلاتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔ اسے اپنا ہاتھ نم محسوس ہوا۔۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنے آگے کرتے دیکھا اس کے چہرے پہ پسینہ آیا تھا۔۔ وہ کافی حد تک حیران ہوئی تھی۔۔۔

شدید سردی کے موسم میں بھی پسینہ۔۔۔ اللہ اللہ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔ وہ جھنجھلاتے ہوئے اٹھی تھی۔۔

بالکنی سے کمرے میں داخل ہوتے اس نے دھڑم سے دروازہ بند کیا تھا۔وہ پیر گھسیٹنے کے انداز میں بیڈ پر آتی گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھ چکی تھی۔۔اب اس کا کسی چیز میں بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔اس نے لیٹتے ہوئے ہاتھ بڑھاتے کمرے کی لائٹ آف کی اور کمفرٹر اوڑھے شاید وہ سونے لگی تھی۔۔

•••••••••••••

پچھلے 15 منٹ سے وہ کروٹیں بدل رہی تھی۔۔لیکن نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔اس نے کمفرٹر کو کھینچتے اپنے منہ تک اوڑھا۔۔مشال اگر اب تو نے اس مسٹر خانزادہ کے بارے میں سوچا تو میں تیری بینڈ بجادوں گی۔۔!!!

وہ اپنے ہی دماغ میں سوچتی اب سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔اگلے چند ہی لمحوں میں مشال نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔آخر مشال کو نیند آ ہی گئی تھی۔۔۔

•••••••••••••

اگلے دن وہ جیسے ہی یونیورسٹی پہنچی اس کی متلاشی نظریں کسی کو تلاش رہی تھیں۔۔

وہ کب سے گراؤنڈ کے ایک بینچ پر بیٹھی کن اکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔وہ کیا دیکھ رہی تھی یہی تو سوال تھا۔۔

لگتا ہے آج مسٹر کھڑوس چھٹی پہ ہیں۔۔مشال منہ میں منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔ایک منٹ وہ چھٹی کرے یا نہ کرے مجھے اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔"مشال نے خود سے کہا تھا۔۔

ہاں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔وہ جو مرضی کرے مشال

ZNZ
Zubi Novels Zone

oooooooooooo

وہ یونیورسٹی سے گھر اچکی تھی لیکن احسان کی باتیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی وہ بار بار اس کے کہے گئے الفاظ کو سوچ رہی تھی۔۔

جب احسان نے اسے پروپوز کیا تھا تو اس نے سیریس نہیں لیا تھا لیکن پہلے کی نسبت آج وہ بہت سنجیدہ لگ رہا تھا۔۔۔احسان نے اسے پوری یونیورسٹی کے سامنے پروپوز کیا تھا جسے مشال نے مذاق لے کر ٹال دیا تھا۔۔۔

۔

لیکن اب تو وہ پکا ہی ہو گیا تھا۔۔وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اور یہ کوئی مذاق نہیں تھا۔۔اس نے اسے ایک ہفتے کا وقت دیا تھا اسے سمجھ نہیں ارہی تھی وہ کیا کرے۔۔

اس کی بیسٹ فرینڈ کا دیور کسی جن کی طرح اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔

افففف اللہ میں کیا کروں۔۔۔ماما بابا کو کیسے بتاؤں اللہ میری مدد کر کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔"

اب وہ بیڈ پر بیٹھی اس گھڑی کو کوس رہی تھی جب وہ پہلی دفعہ احسان سے ملی۔۔۔

یا اللہ بس ایک دفعہ اس سر پھرے کھڑوس اکڑو ضدی خانزادے سے میری جان چھڑا دے میں اپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ ائندہ کبھی کسی شخص سے ٹکرانے کی غلطی نہیں کروں گی پلیز اللہ میاں جی بس ایک دفعہ بچا لے۔۔۔"

ابھی وہ اس کو مختلف القابات سے نوازتے اللہ تعالی سے پناہ مانگ ہی رہی تھی کہ اس کا موبائل زوروں شوروں سے بجنے لگا۔۔

اب یہ کس کی کال اگئی ہے۔۔!!"اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں موبائل دیکھا تو سامنے انوشے کالنگ دیکھ کر اس کے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

ہیلو السلام علیکم۔۔!!مشی تم کیسی ہو یار تم نے تو اس دن کے بعد سے مجھے کال ہی نہیں کی۔۔۔"

اس کے کال پک کرنے کی دیر تھی کہ انوشے کہ شکوے شروع ہو چکے تھے۔۔۔

ہاں میری جان بس تھوڑا سا بزی تھی یار یونیورسٹی پتہ تو ہے تو میں کتنا کام ہوتا ہے، پھر میں نے وہ ایک ہفتے کی لیو بھی کی تھی تو اس لیے کافی کام پینڈنگ ہے میرا۔۔۔"

تم بتاؤاج تم نے مجھے کیسے یاد کرلیا۔۔"مشی آنکھوں کی نمی کو دور دھکیلتی ہنسنے کی ایک ناکام کوشش کرتے بولی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کی دوست کو کوئی پریشانی ہو۔۔

"کیا ہوا مشی تم پریشان لگ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے۔۔؟؟"لیکن وہ بھی انوشے تھی اسکی بچپن کی دوست وہ اس کے لہجے میں نمی محسوس کرچکی تھی یقیناوہ پریشان تھی لیکن وہ انوشے کو نہیں بتارہی تھی۔۔۔

"تم جھوٹ بول رہی ہونا مشی پلیز مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔انوشے بے چینی سے بولی۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا یار تم کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو۔۔!!"ریلیکس میں بس اپنی سٹڈیز کو لے کر تھوڑا سا ڈسٹرب تھی،اتنا زیادہ کام پینڈنگ ہے مجھے سمجھ نہیں ارہی کیسے کمپلیٹ کروں گی۔۔۔"

یار مشی تم نے پڑھائی کو لے کر کب پریشان ہونا شروع کردیا مجھے یقین ہے کہ تم کور کرلو گی انشاءاللہ۔۔۔"

انوشے کا انداز تسلی دی

○○○○○○○○●○○○○○○○○

وہ اسے گاڑی سے نکال کر گھر کے اندر داخل ہوا اس کا انداز کھینچنے والا تھا۔۔۔

شہریار بھائی پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ا۔ارام سے۔۔۔!!

جو اس کے ساتھ کھینچے چلے جا رہی تھی۔۔۔تکلیف سے بولی تھی لیکن اس کی یہ تکلیف ان سب کی تکلیفوں کے اگے بالکل معمولی سی تھی،

جو تکلیف اس کے بابا نے سہی، جو تکلیف انوشے نے سہی، جو تکلیف شہریار نے سہی اس کے اگے حوریل کی یہ چھوٹی سی تکلیف ان کے لیے بے معنی تھی۔۔۔"

وہ اسے لے کر لاؤنج میں داخل ہوا تو سامنے ہی سکندر احمد اور ماہین بیگم باتوں میں مصروف تھے۔۔"

شہریار اور حوریل کے شور پر دونوں ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

ہوریل۔۔!!"ماہین بیگم ٹرانس کی کیفیت میں بولی انہیں تو یقین ہی نہیں ارہا تھا ان کی بیٹی ان کے سامنے تھی۔۔۔"

ماما۔۔اس سے پہلے کہ ہوریل ماہین بیگم کی طرف بڑھتی سکندر احمد ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے ایک کے بعد دیگرے تین تھپڑ اس کے منہ پر مار چکے تھے۔۔۔

اور یہ اس کی زندگی میں دوسری دفعہ ہوا تھا کہ سکندر احمد نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔"

ان کے اس قدر سخت ری ایکشن کی اسے امید نہیں تھی کچھ دیر کے لیے تو اس کا سر چکرا کے رہ گیا تھا

وہ منہ پر ہاتھ رکھے شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی تھی

اج اس کے پاس سر اٹھا کر بولنے کو ایک لفظ تک نہیں تھا۔۔۔

جس کے لیے وہ ساری کشتیاں جلا کر اس گھر سے گئی تھی اپنے باپ کے گھر سے اپنے بھائی کے گھر سے گئی تھی۔۔ "

وہ شخص اسے بیچنے کی پلاننگ کر رہا تھا۔۔وہ شخص اس سے اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کر غلط ہاتھوں میں دے رہا تھا،
وہ تو اگر بر وقت وہاں سے نہ بھاگتی تو شاید اج وہ یہاں پر نہ ہوتی، بلکہ وہ کسی کی رکھیل ہوتی کسی کی اینٹرٹینمنٹ کا ذریعہ۔۔"!!

بابا۔۔۔!!خبردار 'خبردار جو تم نے مجھے بابا کہا۔۔!!!
نہیں ہوں میں تمہارا باپ اگر تم نے مجھے اپنا باپ سمجھا ہوتا تو کبھی یوں میرے منہ پر کالک مل کے نہ جاتی۔۔۔"!!

سکندر احمد اس کے منہ پر دھاڑے تھے۔۔۔ایک پل کے لیے تو ہوریل کی سانسیں تھم گئی تھیں۔۔۔
کہاں 'کہاں میرے پیار میں کمی رہی تھی بوریل اخر کہاں میں نے تمہیں یہ محسوس ہونے دیا تھا کہ تم میری اپنی اولاد نہیں ہو۔۔!!
ہمیشہ میں نے تمہیں اپنی بیٹیوں سے بڑھ کر چاہا تھا اور تم نے۔۔۔۔

تم نے کیا کیا میری عزت کا جنازہ نکال کر کسی دوسرے شخص کے لیے اپنی ہی شادی سے بھاگ گئی۔۔۔"!!

ایک دفعہ بھی تمہیں میرا تمہیں دیا ہوا پیار تو جہ یاد نہیں ائی۔۔

ایک دفعہ 'ایک دفعہ میرے ان احسانات کو یاد رکھ لیتی جو میں نے تم پر کیے۔۔۔!! سکندر احمد کرب سے مسکرائے۔۔۔

ارے تمہاری وجہ سے میں نے ہمیشہ اپنی انوشے کو اگنور کیا ہمیشہ۔۔۔ تمہاری ماں کی وجہ سے میں نے اسے پیار کرنا

چھوڑ دیا اسے توجہ

اسلام علیکم ریڈرز کیسے ہیں اپ سب لوگ امید کرتی ہوں ٹھیک ہوں گے۔۔ میں آپکی رائٹر عنایہ اور اسوقت آپ لوگ موجود ہیں میرے یوٹیوب چینل عنایہ ناولز پر۔۔ تو جی ریڈرز میں لائی ہوں اپکے ناول محبت ستمگر کی نیو ایپیسوڈ۔۔

ایپیسوڈ بہتت مزے کی ہے چینل کو سبسکرایب مت بھولیے گا اور کمنٹس میں اپنا پسندیدہ سین کے بارے میں بتائیں۔۔۔

ناول: "محبت ستمگر"

تحریر بائے: "عنایہ"

قسط نمبر #33

~•○○○○○○○∧○○○○○○○•~

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ پوری ایمانداری کے ساتھ اپنا فرض پورا کر رہا تھا ایک ہفتہ کب گزر گیا پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

ایک ہفتے بعد....

شام کا وقت تھا جب پرندے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔۔۔ سب لوگ روزی کما کر اپنے اپنے گھروں کو رواں دواں تھے۔۔۔۔

بابا آپ نے بلایا۔۔۔ ہوریل سکندر احمد کے کمرے میں اتی سر جھکائے دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔

کمرے میں شہریار اور ماہین بیگم بھی موجود تھیں۔۔۔

ہوں۔۔۔سکندر احمد نے مختصر سا جواب دیا۔۔

بیٹا تمہارے بابا جاتے ہیں کہ اب تمہاری شادی ہو جائے۔۔ماہین بیگم نے سکندر احمد کے کہے گئے الفاظ حوریل سے کہے۔۔۔لیکن مما۔۔۔"

بس حوریل اب میں مزید تمہاری ایک بات نہیں سنوں گا تم پہلے ہی ہمیں بہت بے عزت کروا چکی ہو۔۔۔اب مزید کسی شرمندگی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔!!!!

اب کی دفعہ شہریار بولا تھا۔۔۔حوریل نے بے یقینی سے شہریار کو دیکھا اس یقین نہیں آرہا تھا کہ شہریار ایسا کہہ رہا تھا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔سر ابھی بھی ہنوز جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس ایک ہفتے میں نہ تو شہریار نے اس سے کوئی بات کی تھی اور نہ ہی سکندر احمد نے۔۔۔

ماہین بیگم ہی وقتاً فوقتاً آکر اس سے کھانے کا پوچھ لیتی یا اس سے باتیں کرنے کی کوشش کرتی رہی۔

لیکن ہوریل کو بھی چپ لگ گئی تھی وہ جس جگہ سے نکل کر ائی تھی اور جب بھی اس کے بارے میں سوچتی تھی تو اس کی روح تک کانپ جاتی تھی۔۔

کہ اگر وہ بروقت وہاں سے نہ نکلتی تو اس کے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔"

ماہین اس کے لیے رشتہ ڈھونڈو لڑ کا لولا ہو لنگڑا ہو جیسا بھی ہو مجھے اس لڑکی کو ایک ہفتے کے اندر اندر یہاں سے رخصت کرنا ہے۔۔۔

میں اب مزید نہیں برداشت کر سکتا اس کا وجود اپنے گھر میں۔۔۔!!" سکندر احمد برسے تھے۔۔۔

سکندر یہ اپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ماہین بیگم کو ان کی بات سنتے جھٹکا لگا تھا ہوریل کی حالت بھی مختلف نہیں تھی۔۔۔

لیکن شہریار بالکل پر سکون بیٹھا تھا۔۔۔"

بابا میں ایک شخص کو جانتا ہوں اچھا ہے پڑھا لکھا ہے سلجھا ہوا ہے اور سب سے بڑی بات میری اسکے ساتھ کافی گہری دوستی ہے۔۔۔

اگر اپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں چاہوں گا کہ ہوریل کی اس سے شادی ہو جائے۔۔۔ شہریار ٹھہرتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے کہا ہے نا لڑکا جیسا بھی ہو مجھے اس سے سے کوئی غرض نہیں مجھے بس اس لڑکی کی شکل ایک ہفتے کے

~•○○○○○○○^○○○○○○○•~

ارمان میں جانتا ہوں ہوریل نے ماضی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں اور وہ شرمندہ بھی ہے اس سب پر میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے شادی کر لو۔۔۔"

شہریار اریواوٹ اف یور سینسز دماغ چل گیا ہے کہ تمہارا۔۔۔!!! ارمان کرسی سے اٹھتے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ لوگ اس وقت ایک کیفے میں موجود تھے ارمان کے لہجے پر اس پاس کے لوگ بھی انہیں دیکھنے لگے۔۔۔

ارمان ریلیکس کیا ہو گیا ہے ایک دفعہ تم میری بات سن لو اس کے بعد جو تمہارا فیصلہ ہو گا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" شہریار تنبیہ لہجے میں بولا۔۔۔

تو ارمان منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔ دیکھو ارمان میں جو بھی کہہ رہا ہوں اپنے پورے

خوش و حواس میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔"

تمم۔۔۔۔"

تم نے مجھے یہاں اس فضول معاملے کو ڈسکس کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔؟؟

ارمان نے ائی بر و اچکائے۔۔

ارمان تم ایک دفعہ میری بات سن سکتے ہو۔۔ شہریار نے اسے گھورا۔۔۔

میں تمھاری ہر بات سن سکتا ہوں شہریار لیکن یہ والی نہیں۔۔۔ میں اس ٹاپک پر

کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

لیکن ارمان۔۔۔ شہریار اگر ہوریل دنیا کی اخری لڑکی بھی ہوئی نہ تو میں اس سے

شادی نہیں کروں گا۔۔۔ سمجھے تمم۔۔۔"ارمان دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

ویسے باتیں بنانا تو کوئی اے ایس پی ارمان علوی سے سیکھے۔۔۔"شہریار تنزیہ

مسکراہٹ لیے بولا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمھاری اس بات کا۔۔۔"ارمان اس کی باتوں سے عاجزاتے

بولا۔۔۔

مطلب یہ ہے میرے دوست کہ باتیں مجھے بھی بنانی اتی ہیں لیکن وہ کیا ہے ناکہ مجھے تیری طرح باتیں بنانے کا طریقہ نہیں اتا۔۔۔ "

شہریار نے دکھی لہجے میں بولنے کی ناکام ایکٹنگ کی۔۔۔ارمان نے ابھی بھی نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو کھل کے کہو۔۔۔"

میں جانتا ہوں کہ تم یوریل کو شروع سے ہی پسند کرتے ہو۔۔۔"شہریار نے پیچھے کرسی کے ساتھ ریک لگاتے پر سکون انداز میں کہا جس پر ارمان نظریں چرا گیا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے تمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔۔۔"

ارمان نظریں نہیں چراؤ میری طرف دیکھ کر بات کرو۔۔۔"!!

شہریار کے چہرے پر مدہم سے مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

شہریار پہلے کی بات اور تھی لیکن اب۔۔۔اب؟؟؟

کیا مطلب اب کیا یہ تھی تمہاری محبت۔۔ہاں میں جانتا ہوں کہ ہوریل نے گھر سے بھاگ کر جو کیا ہے وہ غلط ہے۔۔ لیکن کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہوریل کچھ غلط کر سکتی ہے

~•○○○○○○○^○○○○○○○•~

یہ رات نو بجے کا وقت تھا جب اسمار گاڑی ڈرائیو کر کے گھر ارہا تھا۔۔۔اس کا دماغ ابھی بھی بہت سی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

اس کے موبائل پر کسی ان نون نمبر سے میسجز ریسیو ہوئے۔۔۔پہلے تو اس نے اگنور کر دیا لیکن پھر اسے اسی نمبر سے ایک ساتھ لا تعداد تصاویر موصول ہوئی۔۔۔

اس نے اکتائے ہوئے انداز میں موبائل کی اسکرین کو ان کیا اور میسج چیک کرنے لگا اور جیسے جیسے تصویریں دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات بگڑ رہے تھے۔۔۔

اس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی گاڑی جو سلو سپیڈ پر چل رہی تھی اب وہ اس گاڑی کو 180 کی سپیڈ میں خالی سڑک پہ دوڑا رہا تھا۔۔۔

وہ اب جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

oooooooooo

وہ سب تو ٹھیک ہے احسان بھائی لیکن مشی۔۔۔ اگر وہ مجھ سے ناراض ہو گئی تو دیکھیں میں اس کے ناراضگی پر کوئی رسک نہیں لے سکتی۔۔۔ "

انوشے پریشانی سے بولی۔۔۔۔

بھابھی پلیز بس ایک اخری دفعہ میرا ساتھ دے دیں اس کے بعد میں اپ سے کچھ بھی نہیں مانگوں گا اپ جانتی ہیں میں مشی سے کتنی محبت کرتا ہوں میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔احسان کا لہجہ منت کرنے والا تھا۔۔۔

اوکے میں بات کروں گی اس سے لیکن اگر اسمار پتہ چل گیا تو۔۔۔۔"

کیا مجھے پتہ چل گیا تو۔۔۔؟؟"

وہ ابھی بات کر رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے سے بھاری مردانہ اواز اتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

ا۔اسمار۔۔۔وہ۔۔میں نے پوچھا کیا مجھے پتہ نہیں چلنا چاہیے کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔"

اسمار اس کے منہ پر دھاڑا تھا۔۔۔

اس کی دھاڑ پر انوشے کے لرزتے ہاتھ سے موبائل سے گارڈن کی گیلی گھاس پر گر چکا تھا۔۔۔"

و۔وہ اسمار میں۔۔۔۔"

میں نے پوچھا کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔اسمار نے ایک ہی جھٹکے میں اسکے پاس پہنچتے اسکی بازو کو اپنی سخت ترین گرفت میں لیا۔۔۔انوشے کراہ کر رہ گئی تھی۔۔

ا۔اسمار۔۔۔۔یہ یہ کیا کر رہے ہیں چھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"

انوشے کی انکھوں سے انسو بہنے لگے تھے۔۔۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی تم مجھے کہہ رہی ہو کہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری انوشے میری بیوی میرے گھر میں رہ کر میری ہی پیٹھ پیچھے وار کرے گی۔۔۔"

اسمار کے لہجے میں تکلیف صاف چھلک گئی تھی۔۔۔وہ ان تصویروں کو یاد کرتا کس قدر تکلیف وقرب سے گزر رہا تھا وہ وہی جانتا تھا۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں میں نے کیا کیا ہے۔۔اسے کیوں بول رہے ہیں آپ اسمار۔۔ میرا بازو چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔"انوشے نے اپنے بازو کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

احسان سے بات کر رہی تھی نہ۔۔۔اس نے انکھیں بند کی اور پھر کھول کر اسے جھنجوڑتے ہوئے سوال کیا۔۔۔"

انوشے کی رنگت فق ہوئی تھی۔۔۔ا۔اسم۔۔۔مار۔۔۔میں

انوشے نے اپن

ooooooooooooo

انوشے۔۔۔!!"وہ چلاتے ہوئے اٹھی تھی۔۔۔

نین۔۔۔کیا ہوا ہے اپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔"

اس کے اس طرح سے چلانے پر ارحان بھی فوراً اٹھ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا وہ گہرے لمبے سانس لیتی اپنے اس خوفناک خواب کو جھٹلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ن نہیں مم۔میری انوشے کو کچھ نہیں ہو سکتا وہ تو بابا کے پاس ہے نا اسے کُک کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی ساتھ میں منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے نین مجھے بتائیں کوئی برا خواب دیکھا ہے اپ نے۔۔۔" ارحان نے اسے کندھے سے پکڑ کر سیدھا کیا لیکن اس کے رونے میں کوئی کمی نہیں ائی تھی۔۔۔

حان۔۔۔ا۔انوشے۔۔اسے بچا لیں حان میری بہن کو میرے پاس لے ائے ۔۔۔"

میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں میں اب اس سے مزید دور نہیں رہ سکتی۔۔۔

پلیز رحان میں نے بہت برا خواب دیکھا میری انوشے بالکل ٹھیک نہیں ہے۔۔ پلیز مجھے اس کے پاس لے چلیں یا اسے میرے پاس لے آئیں ارحان پلیز۔۔۔

وہ اس سے منت ہی تو کر رہی تھی۔۔۔

ارحان کو ایسا لگا تھا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو اس کی نین اتنی تکلیف میں تھی اور وہ کچھ کر بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس سے بڑی بے بسی کیا ہو گی کہ وہ شخص جو بڑے بڑے گینگز کے لیڈرز کو اپنے سامنے جھکا لیتا تھا بے بس کر دیتا تھا وہ اپنی بیوی کی تکلیف کو کم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

ہاں اب سن رہے ہیں نا میں کیا کہہ رہی ہوں پلیز انوشے کو میرے پاس لے ائیں۔۔۔پلیززززز

قراۃ العین کے رونے میں مزید روانی ائی تھی۔۔۔

نین اپ فکر نہیں کریں میں پتہ کرواتا ہوں کچھ نہیں ہوا ہو گا اپ کی بہن کو وہ ٹھیک ہو گی انشاءاللہ آپ ایسے نہیں روئے کیوں اس طرح سے رو کر اپنی طبیعت خراب کر رہی ہیں۔۔۔

ارحان نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔ نہیں نہیں مجھے میری انوشے سے ملنا ہے اپ مجھے میری انوشے کے پاس لے کے جائیں۔۔ نین ابھی بھی بضد تھی۔۔

ارحان گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

اب اسے جلد از جلد انوشے کو ڈھونڈنا تھا کیونکہ وہ اپنی بیوی کو تکلیف میں درد میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔"

اچھا اپ ریلیکس ہو جائیں میں ڈھونڈوں گا میں انوشے کو ڈھونڈ کر لاؤں گا اپ اس طرح مت روئیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔" ارحان اسے سینے میں بھینچتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ بھی اس کے سینے پر سر رکھتے بے آواز رونے لگی تھی۔۔۔

اب وعدہ کریں مجھ سے کہ اپ میری انوشے کو ڈھونڈ کر لائیں گے۔۔۔

نین انکھوں میں موٹے موٹے انسو لیے بولی۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں میں اپنی نین کے لیے ان کی بہن کو ڈھونڈ کر لاؤں گا لیکن ایک شرط پر۔۔

کک کونسی شرط۔۔ نین اپنے انسو رگڑتے ہوئے بولی۔۔۔

شرط یہ ہے کہ اپ اب رونا بند کریں۔۔۔ ورنہ میں پھر اپ کی بہن کو نہیں ڈھونڈ کر

○○○○○○○○○○○○○○

وہ باہر تو اچکا تھا لیکن دل میں ایک انجانہ سا ڈر بیٹھ گیا تھا اگر اسے کچھ ہو گیا تو کیا ہو گا۔۔۔"

تقریباً دو گھنٹے بعد شہریار اور باقی ڈاکٹر زائی سی یو روم سے باہر نکلے۔۔۔"

وہ بالکل خاموش کھڑے تھے بالکل خاموش۔۔"

اسمار کا دل تیز رفتار پر دھڑکنے لگا تھا۔۔

شہریار مم میری انوشے کیسی ہے۔۔۔؟؟"

وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"

اسمار نے اگے بڑھتے شہریار کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑا۔۔۔"

شہریار ابھی بھی چپ تھا۔۔اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کہ وہ کیسے بولے۔۔"

شہریار تم چپ کیوں ہو مجھے بتاؤ میرا چاند میری انوشے ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"!!

اس دفعہ اسمار کا لہجہ سرد ہونے کے ساتھ ساتھ سخت بھی تھا۔۔۔شہریار نے اہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کک کیا مطلب۔۔شہریار کیا ہوا ہے کچھ تو بولو مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"..

اسمار نے ایک دفعہ پھر اسے جھنجوڑا۔۔۔

پلیز کچھ تو کہو۔۔۔"اسمار بے بسی سے بولا۔۔۔

اسمار دراصل جو بات اب میں تمہیں بتانے جارہا ہوں وہ تمہیں بہت حوصلے اور صبر و تحمل سے سننی ہو گی۔۔اسمار ایکچلی۔۔۔۔۔"

کیا ہوا ہے شہریار آخر ایسا بھی کیا ہے جو مجھے حوصلے سے سننا پڑے گا میری انوشے ٹھیک تو ہے نا۔۔؟"اسمار شہریار کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔

اسمار انوشے کا سوئیر نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔یہ کنڈیشن بہت ہی کریٹیکل ہوتی ہے اور انوشے کی کنڈیشن اس وقت ایسی ہے کہ وہ رسپانس نہیں کر رہی۔۔۔"

اس کی ہرٹ بیٹ بھی بہت افیکٹ ہوئی ہے۔۔۔اس سوئیر کنڈیشن میں پیشنٹ کے بچنے کے چانسز نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔۔۔۔"

اور زیادہ چانسز یا تو کوما میں جانے کے ہوتے ہیں یا پھر لائف لوز۔۔۔۔"

اسمار دم سادھے اسے سن رہا تھا۔۔۔اس کا دماغ بالکل سن پڑ گیا تھا۔۔۔اس کی گرفت شہریار کے کندھوں پر ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔

شہریار وہ صرف میری بیوی ہی نہیں وہ تمہاری بہن بھی ہے تم ایسے الفاظ کیسے استعمال کر سکتے ہو اس کے لیے۔۔!!!"۔۔اسمار دھاڑا تھا۔۔۔

اسمار میں جانتا ہوں انوشے میری بھی چھوٹی اور لاڈلی بہن ہے میں اس کے لیے ایسے الفاظ نہیں استعمال کرنا چاہتا تھا بٹ ایز آ ڈاکٹر میں تمہیں کوئی جھوٹی تسلی بھی نہیں دے سکتا۔۔۔

جب انوشے کو ہوش ایا تھا تو مجھے، میرے دل کو راحت ہوئی تھی کہ وہ بہت جلدی ریکور کر رہی ہے۔۔۔کیونکہ ایسے کیسز میں بہت سے پیشنٹ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔۔۔"

شہریار ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا اس میں بولنے کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔۔

انوشے بہت جلدی ریکور کر رہی تھی لیکن پتہ نہیں اس نے کس بات کا اتنا سٹریس لیا کہ اس کی حالت بہت زیادہ بگڑ گئی۔۔!! وہ ایکسپیٹ نہیں کر رہی کہ وہ زندہ ہے وہ خود کو مردہ تصور کر رہی ہے وہ شاید زندگی کی طرف واپس ہی نہیں انا چاہتی۔۔ "

اسمار کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

○○○○○○○○○○○○○

وہ تقریبا صبح 10 بجے سے وامیٹنگ پر وامٹنگ کیے جا رہی تھی ابھی ایک دفعہ پھر اسے متلی کا احساس ہوا تو پھر واش روم کی طرف بھاگی اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا"...

اس وقت شام کے چار بج رہے تھے۔۔۔ سورج ڈھلنے لگا تھا۔۔ ارحان جو شاہ میر کے ساتھ صبح صبح ہی کسی کام کی وجہ سے نکل گیا تھا اب گھر واپس لوٹا تھا۔۔۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو قرۃ العین اپنا چکراتا وجود سنبھالتے ہوئے کمرے میں واپس ارہی تھی۔۔۔

ارحان ایک ہی جسٹ میں اس تک پہنچتے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔

نین اپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ وہ اس کی حالت دیکھتے پریشانی سے بولا۔۔۔

پتہ نہیں حان مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ میں نا کچن کھانا بنا رہی تھی تو وہ چکن کی سمیل ائی تھنک دماغ پر چڑھ گئی ہے اب میں جو بھی چیز سمیل کر رہی ہوں مجھے وامیٹنگ ارہی ہے میرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے مجھے بہت چکرا

رہے ہیں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں مر جاؤں گی۔۔۔ نین اب اپنے متلاتے دل سے تنگ آکر اسی سینے میں چھپتے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

نین کیا پاگل ہو گئی ہیں ایسے کوئی بولتا ہے بھلا خبردار جو آئندہ ایسے الفاظ اپنے لیے یوز کیے تو۔۔۔ ارحان اس کی مرنے والی بات پر بھڑکا دل میں عجیب سا ڈر تھا۔۔۔

تو اور کیا کروں صبح سے الٹیاں کر کر کے میرا برا حال ہو رہا ہے۔۔۔ مجھے نہیں سمجھ آرہا میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

اسے پھر سے متلی ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ واش روم کی طرف بھاگتے وہ ارحان کے اوپر وامٹنگ کر چکی تھی۔۔۔

ہاء۔۔۔ اس نے منہ کھولے اپنا کارنامہ دیکھا وہ ارحان کی بلیک شرٹ پوری طرح سے خراب کر چکی تھی۔۔۔

سوری جان وہ میں۔۔۔ نین ابھی کچھ بولتی کہ ارحان نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے چپ کروایا۔۔۔

ششششش۔۔۔کچھ نہیں ہوا ریلیکس میں چینج کر کے اتا ہوں پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔"

وہ اس کے گال تھپتھپا کر اٹھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ چینج روم میں بڑھتا قرۃ العین ایک دفعہ پھر سے واش روم میں بھاگی تھی۔۔۔۔

افففف۔۔۔ارحان ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا۔۔وہ کافی حد تک اس کی کنڈیشن کو سمجھ چکا تھا۔۔۔ "

وہ ایک دفعہ پھر سے وینٹی بیسن میں جھکے وہ عمل سر انجام دے رہی تھی جو پچھلے تقریبا چار پانچ گھنٹے سے دہرا رہی تھی۔۔۔

لیکن اس دفعہ وہ اکیلی نہیں تھی ارحان اس کے پاس تھا اس کی کمر سہلاتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔"

جب اسے فیل ہوا کہ اب وہ نارمل ہو رہی ہے وہ اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے روم میں لے ایا اور بیڈ پر بٹھا دیا۔۔"

سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی کے جگ سے ایک گلاس میں پانی بھر کر اس کے پاس ایا اور گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسے اپنے ہاتھوں سے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ooooooooooooo

پلیز اپ یہاں سے چلے جائیں اگر چاہتے ہیں کہ میں مزید کسی مشکل سے دوچار نہ ہوں تو مہربانی کر کے یہاں سے چلے جائیں۔۔۔انوشے سرد سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

تم میری انوشے نہیں ہو میری انوشے تو بہت معصوم تھی اپنے اسمار کی ایک تکلیف پر تڑپ جانے والی، اس کی ذراسی ناراضگی پر پریشان ہو جانے والی۔۔۔" اسمار کرب سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

جی بالکل اچھا ہوا اپ کو جلدی پتہ چل گیا۔۔ نہیں ہوں میں اپ کے انوشے !!!"وہ انوشے اپ کے پیار میں پاگل تھی لیکن یہ والی انوشے آپ سے نفرت کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔۔۔اپ مزید کیسے غلط فہمی کا شکار نہ ہی رہیں تو اپ کے حق میں بہتر ہے۔۔۔!!"انوشے اتنا کہتی ہوں منہ پھیر چکی تھی۔۔۔۔

اور اسمار خانزادہ اپنی انوشے کو کھو چکا تھا۔۔۔"

Zubi Novels Zone

وہ اپنے چاند کی نظروں سے اتر چکا تھا۔۔"

اس نے اپنی انوشے کے دل سے وہ مقام کھو دیا تھا جو کبھی اسکا تھا۔۔"

شہریار بھائی اچھا ہوا آپ آ گئے پلیز ان سے کہیے یہاں سے چلے جائیں میں ان کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔"!!

شہریار جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا انوشے اسے دیکھتے فورا بولی شہریار نے حیرانگی سے اپنی بہن اور پھر دوست کو دیکھا۔۔۔

ارے بچے بس کردیں اور کتنی سزا دینی ہے میرے بیچارے سے دوست کو اتنی ناراضگی کافی نہیں ہے کیا۔۔۔"شہریار پیار سے ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

بھائی اپ ابھی کچھ نہیں جانتے گھر جا کر میں اپ کو بتاؤں گی کہ مجھے اس حالت میں پہنچانے والا کون ہے۔۔۔!! یقین کریں جب اپ کو پتہ چلے گا نا تو اپ کا دل اس شخص کو جان سے مار دینے کو کرے گا۔۔"انوشے اسمار کی طرف دیکھتی تنزیہ لہجے میں بولی۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا انوشے کیا کہہ رہی ہو کھل کے کہو شہریار نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

بھائی میں نے کہا نا گھر جا کے سب بتاؤں گی پلیز مجھے گھر جانا ہے ابھی۔۔۔!!"

انوشے کا لہجہ بیزاریت لیے ہوئے تھا۔۔۔

ہاں میں یہی بتانے ارہا تھا کہ تمہیں ہاسپٹل سے ڈسچارج مل گیا ہے۔۔۔ پچی بھائی۔۔۔ پچی بھائی کی جان شہریار اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔

جس پر انوشے کھلکھلائی اتنے میں ہی مشی بھی پھولوں کا بوکے لیے روم میں اینٹر ہوئی۔۔۔

السلام علیکم مائی بچہ کیسی ہے میری جان۔۔۔"

مشی بھاگتے ہوئے انوشے کے پاس آئی پھولوں کا بکے شہریار کو تھماتی چٹاچٹ انوشے کے گال چوم گئی تھی۔۔

ارے ارے مسز ارام سے میری بہن ابھی صحیح طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔

شہریار اس کی اس قدر برق رفتاری پر بوکھلا کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس کے تنبیہ لہجے پر دونوں نے اسے گھورا۔۔۔

مم میں ڈسچارج پیپر ریڈی کرواتا ہوں مشی تم تب تک انوشے کا سامان پیک کر لو۔۔۔شہریاران دونوں کی گھوریوں کی تاب نہ لاتے پتلی گلی سے نکل گیا لیکن اسمار اب

ooooooooooooooo

وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ اس ستمگر کو چھوڑائی تھی۔۔اج انوشے سکندر احمد ایک دفعہ پھر خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اسے "محبت" لفظ سے ایک عجیب وحشت ہو رہی تھی۔۔۔اوہ ہ ہ۔۔۔!!"وہ چیخی تھی۔۔۔اسے اپنی کیفیت ہی سمجھ میں نہیں ارہی تھی۔۔اسمار اپ بہت برے ہیں نفرت ہو رہی ہے مجھے آپ سے۔۔۔اب میں کبھی اپ کی زندگی میں واپس نہیں آؤں گی کبھی بھی نہیں۔۔"!!

ooooooooooooo

اس سے مشال کے گھر میں رہتے دو ہفتے ہو گئے تھے اور ان دو ہفتوں میں کوئی ایسا دن نہیں گزرا تھا کہ جب اسمار اس سے ملنے نہ ایا ہو لیکن انوشے اس سے ایک دفعہ بھی نہیں ملی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اگر ایک دفعہ اس ستمگر کو دیکھ لیتی تو وہ سب کچھ بھول جاتی لیکن وہ نہیں بھولنا چاہتی تھی جو اس نے کیا تھا وہ ناقابلِ معافی تھا۔۔۔

اگر وہ اسے دیکھ لیتی تو یقیناً معاف کر دیتی وہ نہیں کرنا چاہتی تھی اسے معاف وہ اسے اس کے کیے کی سزا دینا چاہتی تھی ساری زندگی اس سے دور رہ کر۔۔۔"

شہریار نے بہت کوشش کی اسے سکندر مینشن لے جانے کی پر انوشے نے صاف انکار کر دیا سکندر احمد نے دو تین دفعہ اس سے نے کی لیے آئے تھے تھی پر اس نے ان سے بات کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا

انوشے۔۔۔

ہوں۔۔۔؟؟"انوشے وہ سکندر انکل اے ہیں۔۔۔

بابا۔۔!! وہ کیوں ائے ہیں اس کے چہرے سے ناگواری چھپائے نہ چھپ سکی ۔۔۔"پتہ نہیں کہہ رہے ہیں تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔"مشی نے کندھے اچکائے۔۔

ان سے کہہ دو میں ابھی بزی ہوں۔۔۔"

وہ اس وقت سٹڈی روم میں مقید ایک کرسی پر بیٹھی سامنے رکھے ٹیبل پر کچھ کتابیں پھیلائے ان کے صفحے پلٹنے میں مصروف تھی۔۔۔

وہ شاید کسی ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی ہاں وہ دوبارہ اپنی سٹڈیز کنٹینیو کر رہی تھی۔۔۔

اچھا تم یہ سب چھوڑو میں نے تم سے کام کہا تھا وہ کیا۔۔۔؟؟ "

وہ اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی تھی مشی سمجھ چکی تھی۔۔"ہاں وہ میں نے فارم سبمٹ کروا دیا ہے کچھ دن تک تمہارا جوائننگ لیٹر اجائے گا۔۔"

ہممم...وہ فقط ایک "ہممم "لفظ کہتی دوبارہ اس کتاب میں منہ گھسا چکی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر میں انہیں کہہ دیتی ہوں کہ انوشے کہہ رہی ہے کہ وہ اس وقت بزی ہے مشی اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پاکر کھسیانی ہنسی ہستے بولی۔۔۔

وہ بہت ضدی ہو گئی تھی اور مشی نے یہ بات شدت سے نوٹ کی تھی۔۔

مشی۔۔!!"انوشے نے اسے گھورا۔۔۔

میں نے تم سے کہا نا میں ان سے بات نہیں کرنا۔۔۔"""

باباپ۔۔۔!!"انوشے بول ہی رہی تھی کہ کمرے میں اتے سکندر احمد کو دیکھ کر اس کی چلتی زبان کو بریک لگی۔۔

وہ مجھے نہ شاید فائضہ آپی بلا رہی ہیں میں اتی ہوں۔۔۔ مشی اتنا کہتی ہوں وہاں سے بھاگ گئی۔۔

ارے اپ کھڑے ہیں کیوں ہیں بیٹھیے پلیز۔۔۔"انوشے کا لہجہ برف سا سرد تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

ارحان کو جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ بابا بننے والا ہے اسنے نین کا کسی چھوٹے بچے کی طرح خیال رکھنا شروع کر دیا تھا جبکہ نین بھی اسے خوب نخرے دکھاتی تھی جنہیں ارحان ہنس کر اٹھالیتا تھا۔۔۔

اج وہ نین کو لے کر ڈاکٹر کے پاس آیا تھا تا کہ اسکا پر وپر چیک اپ کروا سکے۔۔۔

ڈاکٹر نے بھی پوزیٹو سائن دیا تھا جس پر ارحان کے بے چین دل کو سکون ملا تھا۔۔۔

لیکن عین کو عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی جیسے آج کچھ بہت برا ہونے والا تھا۔۔۔"

حان ہ۔ ہم گھر چلتے ہیں پپ پلیز مجھے اچھا فیل نہیں ہو رہا۔۔ ارحان جو اسے ایک اوپن کیفے میں لے کر آیا تھا۔۔۔ نین اسکی بازو پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کانپتے لہجے میں بولی۔۔

نین کیا ہوا ہے آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔ عین کے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھی۔۔

جج جی بب بس مجھے دادو کے پاس جانا ہے پلیز گھر چلیں۔۔۔

نین کپکپاتے ہوئے بولی۔۔اوکے اوکے ریلیکس ہم ابھی گھر واپس جارہے ہیں ڈونٹ بی پینک۔۔"ارحان اسکے گرد اپنا حصار مظبوط کرتے ہوئے بولا۔۔۔تو نین بھی فوراً سرہاں میں ہلاگئی۔۔۔ارحان بنا وقت ضائع کیے اسے گھر لے آیا تھا

۔۔۔

....

اسے دادو کے پاس چھوڑتے وہ خود کسی کام کے سلسلے میں چلا گیا۔۔۔

دادو کو عصر کی نماز پڑھتے دیکھ نین نے اپنے کمرے کا رخ کیا یہ سوچتے ہوئے کہ وہ بعد میں دادو سے اپنی بے چینی وگھبراہٹ کی وجہ پوچھے گی۔۔۔

یہ تقریباً شام ساڑھے چار بجے کا وقت تھا نین جب اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے کمرے میں کوئی محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے نامحسوس انداز میں پیچھے مڑ کر دیکھا پر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔وہ اسے اپنا وہم سمجھتے ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھا گئی۔۔۔

نین فریش ہو کر واپس روم میں آئی لیکن سامنے کا منظر دیکھتے وہ حیرت میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔

یہ۔۔یہ کس نے کک کیا۔۔"کک کوئی ہے یہاں۔۔۔"!!

نین نے روم کی بکھری ہوئی حالت دیکھتے کپکپاتی آواز میں پوچھا لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

ریلیکس نین کیا ہو گیا ہے کم اون تم بہت بہادر ہو۔۔۔یہاں کوئی بھی نہیں ہے موو آن۔۔۔اس نے خود کو ہمت دی تھی یا دلاسہ اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔

اس نے چند قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ اپنے پیچھے کسی وجود کو محسوس کرتے اس نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا وہ ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

تت تمم۔۔۔مم۔۔۔۔حان۔۔۔!!!اس سے پہلے کے وہ مزید چلاتی وہ لمبا چوڑا وجود اسکے منہ پر کوئی رومال رکھتے جس میں شاید بے ہوشی کی دوا مکس تھی اسے حوش و حواس سے بیگانہ کر چکا تھا۔۔۔ہاں باس ہو گیا کام بس ابھی کچھ دیر تک یہ آپکے پاس ہو گی لیکن یاد رکھیے گا میری ڈیل۔۔۔۔۔

ہاں ہاں مل جائیں گے تمہیں تمہارے پیسے۔۔۔

وہ آدمی نین کو کندھے پر ڈا

oooooooooooooo

اسے گھر سے غائب ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔ارحان کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔۔۔اگر نین کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟؟اس سے آگے سوچنے کی وہ خود میں ہمت نہیں پا رہا تھا۔۔۔

شاہمیر پاگلوں کی طرح کبھی کسی جگہ اسے ڈھونڈ رہا تھا کبھی کہیں ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

ارحان ریش ڈرائیونگ کرتا مختلف سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسکی نین کو اغوا کرنے والے کے چیتھڑے کر کے رکھ دیتا۔۔۔

ایک دفعہ نین بس ایک دفعہ آپ مجھے مل جائیں۔۔۔میں کبھی آپکو خود سے دور نہیں جانے دوں گا بس ایک مرتبہ۔۔۔"!!

وہ جنونی انداز میں بول رہا تھا۔۔۔اسکی گرے آنکھیں غصے کی وجہ سے حد درجہ سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

اسکے موبائل پر انجان نمبر سے کال آ رہی تھی۔۔۔ارحان بنا دیکھے بھی جانتا تھا کہ یہ کس کی کال تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!"اسکی بھاری رعبدار آواز سپیکر پر گونجی تھی۔۔۔جبکہ اندھیرے میں بیٹھی نین ارحان کی آواز سنتے ہی ہوش میں آئی تھی۔۔۔

اسنے صرف صبح کا ناشتہ کیا تھا اور ناشتے میں بھی صرف چائے کے ساتھ رس کیوں لکہ اسے کسی بھی چیز کی سمیل سے ابکائیاں آ رہی تھی۔۔۔

اسے شدید پیاس لگ رہی تھی۔۔۔اوپر سے ان لوگوں نے اسے تھپڑ بھی مارے تھے۔۔لیکن ارحان کی آواز سنتے ہی اسکے دل میں جیسے امید کی ایک کرن جاگی تھی۔۔۔

جان۔۔۔"اسکی دھیمی سی آواز نکلی تھی۔۔۔

ارے بیسٹ۔۔لگتا ہے تم میری ہی کال کا انتظار کر رہے تھے۔۔بلیک ڈیول نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

کیا کام ہے۔۔۔اس کا لہجہ سرد تھا۔۔میں نے سنا ہے کہ "دا بگسٹ ڈان آف نیو یارک "۔۔۔"دا بیسٹ"کی "بیوی"دو گھنٹے سے غائب ہے۔۔۔اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اسکے دل میں بھڑکتی آگ کو مزید بھڑکا یا تھا۔۔

تو تُو ہے وہ زلیل۔۔ شخص جس نے میری بیوی کو اغوا کیا ہے۔۔ارحان دھاڑا تھا اتنی زور سے کہ بلیک ڈیول نے موبائل کان سے دور کر لیا تھا۔۔۔

ارے ارے بیسٹ آرام سے مت بھولو تمہاری بیوی اس وقت میرے بلیک ڈیول کے قبضے میں ہے۔۔۔ "!!

وہاں جہاں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔۔تم نے مجھے دھوکا دیا تھا نہ بیسٹ اب میں اسکا بدلہ تمہاری بیوی سے لوں گا۔۔۔ہاہاہا۔۔اپنے غصے کو بچا کر رکھو آگے کام آئے گا۔۔۔ہاہاہا۔۔۔؟ "!

غلطی کی میں نے بلیک ڈیول تمہیں زندگی چھوڑ کر لیکن اب میں اپنی اس غلطی کو سدھاروں گا جو میں نے دس سال پہلے نہیں کیا وہ میں اب کروں گا صرف دس منٹ صرف دس منٹ باقی بچے ہیں تیری زندگی کے گیارویں منٹ میں تیری موت تیرے پاس ہو گی۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر میری بیوی یا بچے کو ایک خراش بھی آئی تو تمہاری موت ویسے بھی بہت دردناک ہو گی لیکن اگر ان دونوں میں سے کسی کو کچھ بھی ہوا تماری لاش کا ایک ٹکڑا بھی تیرے پالتو کتوں کو نہیں ملے گے۔۔۔!

oooooooooooooo

آپ سب جانتے ہیں کہ ان کی صحت کیسی تھی انکی اتج بھی زیادہ نہیں ہے۔۔۔ اپ کو چاہیے تھا کہ اپ ان کی پراپر کیئر کرتے۔۔۔اگر اپ نہیں ہینڈل کر سکتے تھے تو یہ رسک اپ کو لینا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ان کو 18 منٹ کا سویر پینک اٹیک ہوا۔۔۔انہوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے کسی چیز کو اپنے دماغ پر سوار کیا ہے اب وہ اپ بہتر جانتے ہیں کہ وجہ کیا ہے۔۔۔"ڈاکٹر کرخت لہجے میں بولا۔۔۔

سوری مسٹر ارحان بٹ۔۔۔ڈاکٹر کہ اخری ادھے جملے پر ارحان کا دل بیٹھا تھا۔۔۔

مسٹر ارحان کاظمی کہ ہم آپکے بے بی کو نہیں بچا سکے۔۔۔۔ائی ایم سوری بٹ آپکی وائف کا مسکیرج ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

کک کیا۔۔؟!!ارحان کو دھچکا لگا تھا۔۔۔

مم میری نین۔۔۔ نین تو ٹھیک ہے نا۔۔!!"وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔۔

جی اپ کی وائف اب خطرے سے باہر ہیں لیکن کوشش کیجئے کہ وہ پہلے جس ٹرامہ سے گزری ہیں وہ دوبارہ ان کے ذہن پر اثر انداز نہ ہو کوشش کیجئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس بات کو بھولنے کی کوشش کریں۔۔۔ڈاکٹر نے تاذانہ انداز میں کہا...

مم میں مل سکتا ہوں۔۔۔ ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں پھر اپ مل لیجیے گا۔۔۔ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

ارحان چیئر پر ڈھے سا گیا تھا اس کا بچہ دنیا میں انے سے پہلے ہی واپس جا چکا تھا۔۔۔وہ اس کی حفاظت نہیں کر سکا تھا۔۔۔وہ ملک ارحان کاظمی جس نے اج تک جسے بھی اپنی پناہوں میں رکھا تھا دشمن اس کی طرف انکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ پایا تھا اور وہ اپنی اولاد کو دنیا میں انے سے پہلے ہی کھو چکا تھا۔۔۔"!!

OOOOOOOOOOOOO

اسے کہیں جا کر رات کے 10 بجے ہوش ایا تھا۔۔وہ اس وقت صرف ارحان کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔حان۔۔۔"

اس نے دھیمے لہجے میں پکارا۔۔۔

ارحان جو قریب رکھے صوفے پر ہی نیم دراز تھا اس کی دھیمی سی اواز سن کر فورا اس کے پاس ایا۔۔۔

نین۔۔۔اپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟"ارحان تڑپتے ہوئے بولا۔۔

ارحان پلیز مجھے بچالیں۔۔۔اس گندے انسان سے مجھے بچالیں میں مر جاؤں گی پلیز۔۔۔"وہ گردن کو یہاں وہاں جنبش دیتی بے ہوشی کے عالم میں بول رہی تھی اسے ابھی بھی لگ رہا تھا کہ وہ اس دیو ہیکل ادمی کی قید میں ہے۔۔۔

نین اپ میرے پاس ہیں اپنے حان کے پاس ریلیکس۔۔۔پلیز کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔"ارحان اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

حان۔۔۔ااا۔اپ۔۔۔اپ آ گئے۔۔۔"وہ انتہائی دھیمے لہجے میں بولی کہ ارحان بمشکل ہی سن پایا تھا۔۔۔

جی جان کی جان اپ کا جان اپ کے پاس ہے۔۔۔ "

آر۔۔۔۔۔۔۔جان۔۔۔۔ مم۔۔۔بب بے بی۔۔۔اس نے دھیرے سے انکھیں کھولتے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے ارحان کو دیکھا تھا۔۔

جو احساس وہ پچھلے دو مہینوں سے محسوس کر رہی تھی اج اسے

ooooooooooooooo

پوری کمپنی میں ہر طرف چہل قدمی تھی۔۔ کوئی آرہا تھا اور کوئی جارہا تھا۔۔ہر کوئی اپنے کام میں مگن تھا۔۔۔

اینٹرنس ہال کے وسط میں ایک لمبی قطار میں لگے صوفوں پہ بہت سے ینگ لڑکے اور لڑکیاں بیٹھے تھے، شاید وہ جاب کے سلسلے میں یہاں جمع تھے، اور اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔۔

قریب ہی ریسپشن پہ ایک لڑکی بیٹھی منہ کے عجیب وغریب نقشے بناتے شاید ان کا انٹرویو لے رہی تھی۔۔اس کا چہرہ اس بات کا گواہ تھا کہ وہ کس قدر بے دلی سے بیٹھی یہاں موجود لوگوں کا انٹرویو لے رہی تھی۔۔

وہ انٹرویو لیتے ہوئے ایک ایک ممبر کو عجیب عجیب نظروں سے گھورتی تھی۔۔ جیسے اپنی ساری بیزاریت ان پہ اتارنے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔

اپنے طریقے سے ہر کام سرانجام دیا جارہا تھا۔۔ ہر کوئی اپنی ذمہ داری بھرپور طریقے سے نبھارہا تھا۔۔

دو سویپرز ہاتھ میں لمبے ڈنڈے والا پوچا پکڑے اسی زمین پہ رگڑنے میں مصروف تھے۔۔ ان کے چہرے پہ بھی بیزاریت نمایاں تھی۔۔ شاید یہاں پہ آتے جاتے لوگوں سے اریٹیٹ ہورہے تھے۔۔ جو بار باران کے رستے سے گزر رہے تھے۔۔

اسمار اپنے روم میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا سامنے لگی اسکرین پہ نظریں جمائے ہوا تھا۔۔ باہر ہونے والے ہر عمل پہ اس کی گہری نظر تھی، لیکن اس کا دماغ کہیں اور ہی الجھا ہوا تھا۔۔

کمرے میں اس وقت گہری خاموشی کا سکوت چھایا تھا۔۔

کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے، ٹانگ پہ ٹانگ رکھے، بلیک کوٹ کرسی کی پشت پر ہینگ تھا۔۔ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس، وہ اپنے پاؤں کو اضطرابی

انداز میں ہلا رہا تھا۔۔خاموش ماحول میں گھڑی کی ٹک ٹک اور بوٹ مسلسل ہلانے سے ہلکی سی کھنک کمرے میں ایک الگ ہی ساز پیدا کر رہی تھی۔۔

اس کے سامنے والے میز پہ فائلز کا ایک لمبا ڈھیر لگا تھا۔۔جن کو شاید اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔کھڑکیوں سے آتی کڑک دھوپ کی شعائیں ان فائلز کے چمکتے ٹرانسپیرنٹ کورز پہ پڑتی آنکھوں میں چبھنے کا باعث بن رہی تھی۔۔ ایمپلائے اسے تقریباً چار دفعہ یاد کروا کر گیا تھا کہ اگلے کچھ گھنٹوں میں یہ فائلز چاہیے۔۔خیر اسمار کو اس سے کیا لگے۔۔

"وہ کسی خاص شخص کے بارے میں جو سوچ رہا تھا۔۔"

(" صحیح کہتے ہیں محبوب کے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔۔پھر کیا نقصان کیا گھاٹا، انسان ہر چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے، اور جب محبوب من چاہا ہو، تو پھر تو کیا ہی کہنا")

سکرین پہ ادھر ادھر جاتے لوگ دیکھتے اسمار کو اس وقت اپنا دماغ گھومتا محسوس ہو رہا تھا۔۔وہ اب اپنے بوٹ کو مزید زور سے ہلانے لگا تھا۔۔اس نے نامحسوس سے

انداز میں اپنا ہاتھ اگے کرتے ٹائم دیکھا تھا۔۔ٹائم دیکھتے اس کے منہ کے زاویے مزید بگڑے تھے۔۔اس نے گھڑی کو گھورنے

oooooooooooooo

ابھی اسے پیپرز بجھوائے دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے اور وہ دو گھنٹے پورے ہونے سے پہلے ہی اس تک پہنچ گیا تھا۔۔۔انوشے کی پیٹھ اسمار کی طرف تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اسمار کو نہیں دیکھ پائی تھی ابھی تک۔۔۔

ا۔انوشے۔۔۔"اس کی آواز ڈگمگائی تھی۔۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچھ ہی منٹوں میں اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔

Unexpected!!"

وہ حیران کن لہجے میں بولی۔۔۔

ا۔انوشے اسمار بھائی۔۔

اوکم اون مشی اب مجھے ڈرانے کے لیے اس کھڑوس انسان کا نام لو گی۔۔۔"

انوشے نے اس کی بات کو بالکل بھی سیریس نہیں لیا۔۔ لیکن جیسے ہی پیچھے مڑی وہ ساکت ہو گئی تھی۔۔اس میں ہلنے تک کی ہمت نہ بچی تھی۔۔

نیلی انکھوں کو کالے پردے کے پیچھے چھپائے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے کوٹ کو ہاتھ میں لٹکائے بے حد ہینڈ سم اور پر کشش لگ رہا تھا۔۔ لڑکیاں مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

انوشے کی تو سٹی پٹی گم ہو گئی تھی، اسے یہاں دیکھ کر۔۔۔

"ایک سال سات مہینے چار ہفتے چھ دن آٹھ گھنٹے پچیس منٹ اور ستاون سیکنڈ ۔۔۔"

ایک ایک لمحہ اسمار پر بہت بھاری گزرا تھا۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟ میرے اندر کا سویا ہوا زخمی شیر کیوں جگانا چاہتی ہو تم۔۔۔

وہ بنا سے سوچنے سمجھنے کی مہلے دیے غصے سے بولا۔۔

یہ پیپرز صرف اور صرف تمہارے لیے نقصان کا باعث ہے۔۔کیونکہ میں اسمار خانزادہ اپنی ملکیت اپنی چیزوں کو مر کر بھی نہیں چھوڑتا۔۔"اور تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔

وہ تند و تیز لہجے میں مدھم آواز میں غرایا تھا۔۔

چیز نہیں ہوں میں کوئی۔۔ جیتی جاگتی انسان ہوں۔۔ہ۔ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔ کیوں تماشہ لگا رہے ہیں یہاں پر۔۔۔ "

انوشے بھی غصے سے بولی تھی۔۔اسے اسمار کے ہاتھ پکڑنے پہ شدید غصہ آرہا تھا ۔۔وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اسمار نے اس کی بازو کو سختی سے اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لیا تھا۔۔کہ انوش کرا کر رہ گئی تھی۔۔۔

میں کیا تماشہ لگا رہا ہوں۔۔تماشہ تم لگا رہی ہو انوشے۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے یہ ڈائیورس پیپرز بھیج کر تم مجھ پر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟"ہمم بولو۔۔اتنا کمزور مرد نہیں ہوں میں۔۔جتنا تم سمجھ رہی ہو۔۔

میری ایک بات یاد رکھنا۔۔ ہم خانزادے مر جاتے ہیں لیکن اپنی عزتوں کو نہیں چھوڑتے۔۔۔اور تم اسمار خانزادہ کی من چاہی عورت ہو۔۔ سوچ بھی کیسے لیا تم نے، کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔

ہاں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی۔۔ تم پر اعتبار نہ کر کے میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی۔۔ اس وقت سچویشن ہی ایسی تھی۔۔

لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے، کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔

مر جاؤں گا لیکن تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ میری یہ بات یاد رکھنا۔۔

اسمار اس کی کلائی پر گرفت

oooooooooooooo

اس ایک سال سات مہینے میں بہت کچھ بدلا تھا، اس ایک سال سات مہینے میں اگر کوئی چینج ہوا تھا تو وہ تھے انوشے اور اسمار، سب سے زیادہ بدلاؤ ان دو نفوس کی زندگی میں ایا تھا،

انوشے مشی کے ساتھ ہی ایک میڈیکل یونیورسٹی میں ایڈمشن لیے چکی تھی، اس رات نے انوشے کو بدل کرر کھ دیا تھا اب نا تو وہ پہلے کی طرح چہک چہک کر باتیں کرتی تھی اور نہ ہی مسکراتی تھی، وہ ایک سمجھدار سلجھی ہوئی مچیور لڑکی بن گئی تھی، چہرے پر بلا کی سنجیدگی اس کے تیکھے نقوش کو چار چاند لگادیتی تھی۔۔"

وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی تھی پر اسمار وہ وہیں کھڑا تھا آج بھی۔۔اپنی غلطی پر نادم سا، وہ آج بھی اسی موڑ پر کھڑا تھا جہاں کبھی انوشے اسے چھوڑ کر گئی تھی، اس نے مڑ کر اسمار کو ایک دفعہ نہیں دیکھا تھا۔۔وہ کیسا تھا اسکی حالت کیا تھی۔۔؟ وہ زندہ بھی تھا یا نہیں۔۔انوشے کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ بے رحم بن گئی تھی۔۔اور اسے بے رحم بنانے میں بھی انہیں نفوس کا اہم کردار تھا۔۔"!

دوسری طرف اسمار تھا۔۔جس کیلیے اس ایک لڑکی کے جانے سے اس کی زندگی جیسے بے جان وویران ہو گئی تھی، وہ ایک زندہ لاش بن گیا تھا، وہ نا تو کھانا ٹھیک سے کھاتا اور نا ہی اپنی نیند ٹھیک سے پوری کرتا۔۔اسکی آدھی رات تو یہی سوچنے میں گزر جاتی کہ اگر انوشے نے اسے چھوڑ دیا تو اس کا کیا ہو گا وہ تو جیتے جی مر جائے گا۔۔"

اپنی فٹنس اپنی باڈی پر کبھی کامپرومائیز نہ کرنے والا اسمار خانزادہ اب مہینے میں مشکل سے ایک دفعہ جم کو شکل دکھاتا باقی پورا مہینہ یا تو وہ کمرے میں بند ہو کر گزارتا تھا یا پھر ساحل سمندر چلا جاتا تھا۔۔

بڑھی ہوئی شیو، بکھرے سیاہ بال جو ہمہ وقت پیشانی پر بکھرے رہتے تھے، نیلی آنکھوں میں رات رات بھر جاگنے کی وجہ سے لال ڈورے نمایاں ہوتے تھے، انکھوں کے گرد سیاہ ہلکے، یہ اسکی جیسے معمول کی حالت بن گئی تھی۔۔اس نے خود پر توجہ دینی جیسے چھوڑ ہی دی تھی۔۔وہ اپنے چاند کے بغیر ایک بے جان وجود تھا "..

کیا وہ اسے معاف نہیں کر سکتی تھی..؟ کیا اس نیلی آنکھیں والے خانزادے کا جرم اتنا بڑا تھا۔۔؟ کیا وہ واقعی معافی کے قابل نہیں تھا۔۔؟

کیا انوشے اس کے ساتھ غلط کر رہی تھی..؟ نہیں وہ خود کے ساتھ اور اسمار' دونوں کے ساتھ زیاد

○○○○○○○○○○○○○○

وہ کافی دیر سے اینٹرنس ایریا کو تک رہی تھی کہ شاید کہیں سے وہ آجائے۔۔۔!"
لیکن نہیں اس نے تو شاید قسم کھالی تھی کہ وہ نہیں ائے گا۔۔اس کی انکھوں میں نمی خود بخود ہی جمع ہو گئی۔۔ناجانے کیوں اس کانہ اناا سے بری طرح چھبا تھا۔۔
وہ کیوں نہیں آیا تھا۔۔؟۔۔ویسے تو وہ اسکی ایک جھلک دیکھنے کو ترس جاتا تھا، یونیورسٹی میں وہ اپنا ایک بال تک کسی کو نہیں دکھاتی تھی، وہ پردہ کرتی تھی اور اسکی وجہ بھی وہ ستمگر تھا، انکی شادی تو جیسے تیسے ہو گئی تھی، لیکن بعد میں اسمار کا رویہ جب انوشے کے ساتھ بہتر ہوا تو اس نے انوشے سے پردے کے لیے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا، انوشے نے اسکی خواہش کا احترام کرتے نقاب اور حجاب شروع کیا تھا۔۔وہ جب بھی اسمار کے ساتھ کہیں باہر جاتی تو ہمیشہ عبایا پہنتی اور اس طرح سے حجاب کرتی کہ اس میں صرف اسکی کانچ سی خوبصورت ہیزل گرین ہی نظر آتی تھیں۔۔اس دن یونیورسٹی میں بھی اسمار صرف اسکی آنکھیں ہی دیکھ سکا تھا۔۔

اج تو وہ اسے جی بھر کے دیکھ سکتا تھا۔۔آج تو اسمار کے پاس اسے تاڑنے کا کھلا موقع تھا لیکن اس نے تو شاید آج آنا ہی نہیں تھا۔۔غصہ، نمی،انتظار،امید، کیا کیا نہیں تھا اسکی آنکھوں میں"..

•••••••••••••

اسلام علیکم۔!!"ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ اپنے پیچھے کسی کی آواز محسوس کرتے چونکی۔۔

ا۔اسم۔۔اپ کون۔۔؟"منہ سے بے اختیاری میں اسمار کا نام نکل ہی رہا تھا کہ سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھ کر سنبھلی۔۔

امم۔۔ائی تھنک آپ کسی کا انتظار کر رہی ہیں۔۔؟"وہ اسکی جانچتی نظروں کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔۔

جج جی وہ میں اپنی فرینڈ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔انوشے خود کو تھوڑا نارمل کرتے ہوئے بولی۔۔

اوہ۔۔ویسے آپ لڑکے والوں کی طرف سے ہیں یا لڑکی والوں کی۔۔؟ازمیر نے بات کو طویل کرنے کے لیے ایک *فضول* سوال کیا۔۔کم از کم انوشے کو تو یہ سوال **فضول** ہی لگا تھا۔۔

لڑکی کی طرف سے۔۔اس نے فقط تین لفظوں پر مشتمل مختصر سا جملہ کہا۔۔

اوہ اچھا میں لڑکے والوں کی طرف سے ہوں۔۔اس نے بنا انوشے کے پوچھنے کا انتظار کیے خود ہی کہا۔۔انوشے نے آوازاری سے ائبرو اچکائے۔۔جیسے کہہ رہی ہو کہ کیا میں نے آپ سے پوچھا۔۔

اگر آپکو برا نا لگے تو آپکا نام جان سکتا ہوں۔۔ازمیر نے بھی شاید ڈھیٹ بننے میں پی ایچ ڈی کرر کھی تھی۔۔اسی لیے اسکے ائی بر و اچکانے پر بھی مسکراتے ہوئے بولا۔۔

انوشے نے منہ پر بیزاری سجائے اسے دیکھا۔۔اسے وہ کوئی مسخرا لگا جو ہنسے ہی جا رہا تھا،اس کا دل کیا وہ سامنے کھڑے انسان کا منہ توڑ دے جو اس کے انتظار میں خلل پیدا کر رہا تھا______!"اسے سب سے زیادہ ازمیر کی آنکھیں زہر لگ

OOOOOOOOOO

ایک سال پانچ مہینے پہلے۔۔

انوشے تم ایسا کیسے کر سکتی ہو تم ماہین انٹی اس عورت کو اتنی اسانی سے کیسے معاف کر سکتی ہو جس نے تم سے تمہارا سب کچھ چھین لیا، تمہارے بابا، تمہاری مما، تمہاری بہن انہوں نے تم سے تمہارا بچپن چھینا ہے انوشے۔۔"!

فار گاڈ سیک ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ۔۔"!

مشی کو تو یقین ہی نہیں ارہا تھا کہ وہ ماہین کو معاف کر چکی ہے اس عورت کو جس نے اس کا بچپن برباد کر دیا اس عورت کو جس نے اپنے مفاد کے لیے ایک ہنستی مسکراتی فیملی کو برباد کر دیا۔۔"

مشی میری بات سنو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو۔۔انوشے تحمل سے بولی۔۔

تو پھر کیسی بات ہے انوشے وہ غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ الجھاتے ہوئے بولی

۔۔

پہلے تم تھوڑا ریلیکس ہو جاؤ سانس لو۔۔انوشے اسے کول ڈاؤن کرنے کی غرض سے نرم لہجے میں بولی۔۔

نہیں ہو سکتی ریلیکس، نہیں کبھی نہیں تم بھول سکتی ہو ماہر کھ آنٹی کے ساتھ جو ہوا لیکن میں نہیں۔۔ "!

مشی کے لہجے میں غصہ اور نمی بیک وقت جمع ہوئی۔۔

مشی بس چپ ہو جاؤ کچھ نہیں بھولی میں سب یاد ہے مجھے کیسے اس عورت نے میری ماں پر الزام لگا کر انہیں گھر سے بے گھر کیا، کیسے میرے بابا کے دل میں میرے خلاف زہر بھرا، کیسے میری بہن کو مجھ سے دور کر دیا، سب کچھ یاد ہے مجھے نہیں بھولی میں کچھ بھی اور نہ کبھی بھول سکتی ہوں۔۔"!

میں نے نہ تو انہیں معاف کیا ہے اور نہ ہی انہیں معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں ،انہوں نے کوئی عام غلطی نہیں کی گناہ کیا ہے۔۔

دو محبت کرنے والوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرتے ہوئے انہیں الگ کیا ہے، باپ کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے دو بیٹیوں کو ان کے باپ کے پیار سے محروم رکھا ہے، میں نے انہیں معاف نہیں کیا مشی اور نہ مجھ میں اتنی ہمت اتنا ضبط باقی ہے کہ میں انہیں معاف کر سکوں۔۔ "!

جب میں نے اپنے شوہر کو، اپنے مجازی خدا کو، اپنی محبت کو معاف نہیں کیا حالانکہ ان کی غلطی اتنی بڑی تو نہیں تھی بس بے اعتباری کا مظاہرہ ہی تو کیا تھا، جس کا احساس انھیں ہو چکا ہے، جس کی سزا انکو مجھ سے دور رہ کر مل چکی ہے۔۔ لیکن میں ان کے بولے ہوئے الفاظ کبھی نہیں بھول سکتی اپنے کردار پر سوال تو بالکل بھی نہیں۔۔!!" وہ مشی کی بات پر کسی لاوا کی طرح پھٹ پڑی تھی۔۔ جیسے اپنے اندر جمع ہوا صدیوں کا غبار نکال رہی ہو

"______

خیر انہیں چھوڑو تم خود ذرا دماغ پر زور ڈالو تمہیں اس پوری گفتگو میں کہاں پر یہ لگا کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے، ائی تھنک تم نے ٹھیک سے سنا نہیں چلو میں

تمہیں پوری بات بتاتی ہوں کیونکہ تم بھی سب کی طرح ادھی ادھوری بات سن کر مجھ پر ہی گرج رہی ہو۔۔

انوشے سمجھ چکی تھی کہ مشی نے شاید نہیں یقیناادھی بات سنی تھی اگر پوری

○○○○○○○○○○○○

خوبصورت حساس لمحہ، سہاناموسم، بوندا باندی، پسندیدہ شخص کے ہاتھ میں ہاتھ، زندگی سے بھرپور لمحات، نظروں کا ملن، ایک دھیمی مگر خوشیوں سے بھرپور مسکراہٹ، اچانک۔۔خواب کا ٹوٹنا، نیند سے بیزاری، اور پھر ایک نئی مگر اداس صبح کا آغاز۔۔"

وہی تنہائی، وہی خالی کمرہ، وہی بے ترتیب کمرہ جس کی مالکن اس سے روٹھ گئی تھی۔۔وہ چیزیں جو کبھی وہ نازک گڑیا بڑی نفاست سے سیٹ کر کے رکھتی تھی، یہاں وہاں بکھرے بے ترتیبی کی اعلیٰ مثال قائم کر رہی تھیں۔۔شاید وہ چیزیں

بھی اس ظالم دوشیزہ سے مانوس ہو چکی تھیں۔۔انہیں شاید اب اپنا یہ نیلی آنکھوں والا خانزادہ اکیلا قبول نہیں تھا۔۔

•••••••••••••••

یہ صبح نو بجے کا وقت تھا، الارم آدھے گھنٹے سے بج رہا تھا، لیکن مجال ہے جو اسمار کے کانوں پر جونک تک رینگی ہو۔۔یہ اسکا روز کا معمول تھا۔۔رات کو لیٹ سونا ، صبح لیٹ اٹھنا اور پھر آفس لیٹ پہنچنا۔۔

اور کل رات تو دشمنِ جاں کا دیدار ہو گیا تھا۔۔پھر نیند کہاں آنی تھی۔۔اسمار نے بہت کوشش کی اس سے معافی مانگنے کی لیکن انوشے کی ایک ہی رٹ تھی اسے ڈائورس چاہیے جو کہ اسمار کسی صورت دینے کو تیار نا تھا۔۔

کل کی رات دوسری راتوں کی نسبت کچھ زیادہ ہی ڈپریسڈ گزری تھی اسکی۔۔"

اس ظالمہ کے جانے کے بعد سب سے بھاری رات جو اسنے گزاری۔۔"

وہ کل رویا تھا" اور بہت زیادہ رویا تھا۔۔اتنا کہ نیلی آنکھیں خون جھلکا رہی تھیں ۔۔"

کیا محبت اتنی ظالم ہوتی ہے کہ ایک مضبوط مرد کو رلا کر رکھ دیتی ہے؟""۔۔ہاں ہوتی ہے محبت ظالم ""!

اور وہ تو اس ستمگر سے عشق کر بیٹھا تھا۔۔"

وہ اس ستمگر کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔۔"

وہ "محبتِ ستمگر" کے جذبے سے بہت اچھی طرح واقف ہو چکا تھا۔۔"

اسکی ہیزل گرین آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر جو تکلیف اسکے دل میں اٹھتی تھی۔۔وہ ناقابلِ بیاں تھی——'

اسے انوشے کی بے بسی کا اندازہ ہوا تھا۔۔کہ وہ کس قدر بے بس تھی۔۔"

اسے انوشے کے الفاظ یاد آتے تھے۔۔"

اور بار بار آتے تھے۔۔"

اسمار یہ اپ کس قسم کی گھٹیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔اپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میرے بارے میں۔۔۔"!!

انوشے کے پاس اتے ہوئے چیخی۔۔۔

اسمار مم میری بات سنیں یہ۔۔۔یہ پکچرز یہ جھوٹی ہے مم میں نہیں جانتی کہ کس نے لی۔۔"!

اسمار اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ سب جھوٹ ہے میں نہیں جانتی اس سب کے بارے میں کچھ بھی پلیز میری بات کا یقین کریں۔۔"!

۔

۔

اس نے کتنی دفعہ اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔۔ کتنی دفعہ اسے اپنے الفاظ سے اپنی بے گناہی کا یقین دلانے کی کوشش کی۔۔ کتنا روئی اسکے سامنے مگر وہ اس وقت پتھر دل بنے اپنا

○○○○○○○○○○○○

ویسے ایسی کون سی خاص بات ہے ان گجروں میں کہ تم مرے جارہی ہو۔۔؟!"
انعم نے آنکھیں گھمائی۔۔

یہ خاص ہیں کیونکہ یہ میرے شوہر نے مجھے دیے ہیں۔۔دو مجھے۔۔!"انوشے اس سے تقریباً جھپٹنے والے انداز میں وہ گجرے پکڑ گئی ساتھ میں جتانا نہیں بھولی تھی۔۔کہ یہ اسکے شوہر کی لائی گئی چیز ہے جس پر صرف اسی کا حق ہے۔۔کیسے وہ اپنا حق کسی اور کو دے دیتی۔"!

انعم کو دھچکا لگا۔۔شوہر۔۔؟"لیکن وہ تو اس سے علیحدہ ہو چکی تھی۔۔ایسا اسنے سنا تھا۔۔

انوشے نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔کیا اول فول بولے جارہی ہے انوشے تیرا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔۔میرا شوہر ہنہہ۔۔۔"!
اس نے خود کو ڈپٹہ آخر کیسے اس نے یہ جملے ادا کیے۔۔لیکن دل کی بات زبان پر آگئی تھی۔۔"

مم مجھے مشی بلا رہی ہے۔۔" اس نے فوراً انہیں ہاتھوں میں پہنا اور ایک سائیڈ سے نکل گئی۔۔

جبکہ انعم ابھی تک اسکی گول باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥

وہ دونوں ایونٹ میں موجود تھے ان کا آمنا سامنا بھی ہو چکا مگر اس سے گجرے لینے کے بعد انوشے نے اسے بلکل نظر انداز کیا ہوا تھا۔۔

وہ نگاہیں یہاں وہاں گھماتے کافی دیر سے اس دشمنِ جاں کو ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔

ابھی تو یہیں تھی۔۔اچانک سے کہاں چلی گئی۔۔؟"

وہ خود سے مخاطب ہوا۔۔اسے کہیں بھی نا پاتے اسمار فکر مند ہوا تھا۔۔

اب اسمار اسے ڈھونڈتے ہوئے ہال کی ایک جانب بنی وسیع بالکنی میں پہنچا جہاں وہ کسی چیز کو اپنے چہرے کے قریب کرتی سکون کا سانس بھرتی اس خاموش سنسان سی بالکونی میں تنہا کھڑی سیاہ بادلوں میں چھپے چاند کو تک رہی تھی۔۔

اس چاند کو دیکھ کر اسے پھر سے اسمار کا خیال آیا۔۔

گجرے ابھی بھی اسکے ہاتھوں میں تھے۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کیوں لیکن وہ اسکے لائے گئے تحفے کو اپنے ہاتھوں کی زینت بنانے سے روک نہیں پائی۔۔اب تو انہیں اتارنے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔

اور پھر اسے انکی خوشبو اس قدر تازگی کا احساس بخش رہی تھی کہ انوشے بس انکھیں موندے انکی مہک محسوس کرتی سکون پا رہی تھی۔۔

سب گھر والے تقریب میں مصروف تھے جبکہ وہ اکیلی یہاں تنہائی میں سکون محسوس کر رہی تھی اتنی ہی دیر میں اس کا سکون غارت کرنے اسمار وہاں آچکا تھا اور آہستگی سے اس کے قریب پہنچ کر بازو تھامتے اسے اپنے جانب کھینچ گیا جس پر وہ بے دھیانی میں یک دم اسکے چوڑے سینے سے میں سمائی تھی۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے اس قدر قریب کھڑے تھے، کہ دونوں کی ہر آتی جاتی سانس کی آواز اسمار وانوشے دونوں کا ہی دل زور سے ڈھڑ کانے کا باعث بن رہی تھی۔۔

۔

○○○○○○○○○

سمپل سی مہندی لمبی مخروطی انگلیاں دودھیا سفید ہاتھ اور ان میں پہنے سرخ گلاب کے پھولوں والے گجرے۔۔اسمار کو اس کے ہاتھ بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔

اس نے بے اختیار جھک کر باری باری اسکی دونوں ہتھیلیاں چوم لیں۔۔"

انوشے کو تو منہ چھپانے کی جگی نہیں مل رہی تھی۔۔وہ اسکی زراسی حرکت پر سرخ ہو رہی تھی۔۔

ن نیچے چلیں سس سب کے پاس۔۔؟" وہ نروس ہو کر اپنے ہاتھ اسکے اسکے ہاتھوں سے ازاد کروانے کی سعی کرتی معصومیت سے لڑکھڑا کر بولی۔۔

ہمم۔۔چلے جاتے ہیں۔۔اسمار کا ابھی دل چاہ رہا تھا کہ وہ کچھ وقت مزید اپنے چاند کے ساتھ گزرتا۔۔

تمہارے لیے کل ایک سرپرائز ہے۔" اینڈ آئی ہوپ کے اس کے بعد تمہیں مجھ سے یہ بچی کچی شکایتیں بھی نہیں رہیں گی۔۔ "

اسمارپیار سے اسکے عارض کو سہلاتا مدھم لہجے میں گویا ہوا۔۔ جملے کے اختتام پر وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"اور اسکی یہ نرم سی مسکراہٹ انوشے کا دل ڈبونے کے لیے کافی تھی۔۔ "

اخر ایسا بھی کونسا سرپرائز تھا اس کے پاس جواب انوشے کو اس کے لیے کل تک کا انتظار کرنا تھا۔۔

اس کے منہ کے زاویے بگڑے۔۔

ابھی بتادیں۔۔انوشے نے معصومیت سے لبریز لہجہ اپناتے ہوئے ضد کی۔۔

ناہاں۔۔!""اگر ابھی بتادوں گا تو سرپرائز، سرپرائز کیسے رہے گا۔۔ سو اس لیے چپ کر کے اچھے بچوں کی طرح کل کے فنکشن کا انتظار کرو۔۔"

اسمار نے صاف انکار کیا جس پر انوشے اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔۔

اسے انتظار نامی لفظ سے ہی نفرت سی ہو گئی تھی۔۔"

"یہ انتظار کا احساس بھی کتنا عجیب ہوتا ہے نا، جو انسان کو مجبور کر دیتا ہے۔۔"

ooooooooooooo

ہوریل نے بلڈریڈ کلر کا نہایت خوبصورت لباس زیب تن کیا ہوا تھا، جس پر سنہری زری اور دبکے کے کام سے نفیس کڑھائی کی گئی تھی۔ دامن پر باریک اور پیچیدہ نقش و نگار، جو ہاتھ سے کیے گئے تھے، اس کی شان میں اضافہ کر رہے تھے، جیسے ہر تنکے میں محنت اور محبت کی کہانی چھپی ہو۔ لباس کا کپڑا اتنا نرم اور ریشمی تھا کہ اس کے ہر پلٹنے پر روشنی اس پر کھیلتی نظر آتی، جبکہ دامن کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے موتیوں کی لڑیاں اسے اور بھی شاندار بنا رہی تھیں۔

اس نے دو دوپٹے بے حد خوبصورتی سے ڈھنگ سے سنبھال رکھے تھے: ایک دوپٹہ، جو رنگ میں اس کے برائیڈل ڈریس جیسا سیم تھا، گھونغٹ کی طرح اس کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ اس دوپٹے کے کناروں پر سنہری بارڈر، گوٹے کی جھالریں، اور ہاتھ سے کڑھائی کردہ پھولوں کے ڈیزائن اسے ایک بادشاہی لگژری کا احساس دیتے تھے۔ گھونغھٹ کے نیچے سے اس کی بڑی بڑی آنکھیں اور ہلکی سی مسکراہٹ جھلک رہی تھی، جو اس کی معصومیت کو اجاگر کر رہی تھی۔

دوسرا دوپٹہ، لائیٹ گولڈن رنگ کا، ایک

OOOOOOOOOOO

بارات کے فنکشن کے اختتام پر حوریل کی رخصتی سے چند منٹ پہلے اسمار نے اعلانیہ طور پر یہ کہا تھا کہ اس کے اور انوشے کے درمیان جو اختلافات یا مس انڈرسٹینڈ نگز تھی وہ اب کلیئر ہو چکی ہیں اور ان کے درمیان صلح ہو چکی ہے۔۔ سب اس اچانک نیوز پر شاک تھے تو خوش بھی تھے کہ فائنلی ان کی ناراضگی ختم ہو چکی ہے۔۔ "

انوشے شرمائی شرمائی سی نظر آرہی تھی۔۔ مشی، احسان، اقصی، عرشیان سب کے چہروں پر خوشی جھلملا رہی تھی کہ فائنلی وہ مان چکی تھی۔۔

اس کے بعد حوریل کو ڈھیروں دعاؤں اور پیار کے ساتھ رخصت کیا گیا۔۔ کسی نے بہن کو رخصت کیا تھا تو کسی نے بیٹی کو۔۔

بے شک اس نے ان کا بہت دل دکھایا تھا لیکن سب نے پرانے تمام شکوے بلا کرا سے دعاؤں کے سائے میں ارمان کے ساتھ انکھوں میں نمی لیے رخصت کیا ۔۔

رخصتی کا سین کافی ایموشنل ہو گیا تھا نوشے اسمار کے سینے سے لگی کافی دیر سے انسو بہا رہی تھی اور اسمار اسے چپ کرانے کی پوری تگ ودو کر رہا تھا لیکن مجال ہے جو وہ ہمیشہ کی طرح اس کی ایک بھی سن لے۔۔ یا اسکی بات مان جائے۔۔ کوئی اس حسین جوڑے کو پھر سے ساتھ دیکھتے ماشاءاللہ کہہ رہا تھا تو کچھ لوگ ان کے دوبارہ ایک ہونے پر جل بھن کر راکھ ہو رہے تھے۔۔۔

)یہ سین ہوریل کی رخصتی کا ہے جو کل میں ایڈ کرنا بھول گئی تھی(☺

OOOOOOOOOOOOOO

حال۔۔

)یعنی حوریل کی رخصتی کے بعد کا سین۔۔(

ہوریل کو رخصت کرنے کے بعد اب اسمار کا رخ سکندر احمد اور شہریار کی طرف تھا۔۔

شہریار میں چاہتا ہوں کہ اب انوشے میرے ساتھ واپس سوات چلے، بہت کر لی اس نے اپنے میکے میں موج مستی۔۔"

اسمار اس کے گرد بازو حمائل کرتے سنجیدگی سے بولا البتہ اس کی انکھوں میں شرارت صاف چھلک رہی تھی۔۔

نہ۔ نہیں۔۔ میں کہیں نہیں جانے والی مجھے یہی رہنا ہے۔۔"

انوشے اس کی ساتھ لے جانے والی بات پر روہانسی ہوئی۔۔

اسمار پہلے سے ہی اس کے انکار کے لیے تیار تھا۔۔

دیکھو اسمار پہلے میں یہاں موجود نہیں تھا اسی لیے جس کا جو دل کیا اس نے میری لاڈلی کے ساتھ وہ کیا، لیکن اب چونکہ میں اپنی بہن کے پاس ہوں تو میں انوشے کی رضا کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔۔"!

شہریار نے اپنی بہن کے رضامندی کو امپورٹنس دی تھی اور ساتھ ہی ساتھ طنز کرنا بھی وہ نہیں بھولا تھا۔۔

انوشے کی انکھوں میں لبالب پانی جمع ہوا تھا تو اخر کار اس کے بھائی نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا اور اس کی رضا کو اول رکھا تھا اس کی خوشی کو ترجیح دی تھی۔۔"

بھائی مجھے صبح آپی کا ناشتہ لے کر جانا ہے مشی کے ساتھ۔۔"

انوشے اسمار کے حصار سے نکلتی شہریار کے سینے سے لگتے بڑے مان سے کہہ رہی تھی۔۔ شہریار کیسے ٹال سکتا تھا۔۔

اسمار تو اس کے ناز

oooooooooooo

oooooooooooo

"جو کرتے ہیں ـــــــ محبت"

"وہ کبھی ستایا" نہیں ـــــــ کرتے"

"دیتے ھیں جان ـــــــ مگر"

"آزمایا نہیں ــــــــــ کرتے"

"ہر حال میں رکھتے ــــــــــ ہیں"

"محبت کا ــــــــــ بھرم"

"کسی کے کہنے ــــــــــ پر"

"چھوڑ جایا نہیں ــــــــــ کرتے"

"ایک بار جو کر لیتے ــــــــــ ہیں"

"وعدہ" آنے ــــــــــ کا"

"شعلوں پہ چل کے آجاتے ــــــــــ ہیں"

"گھبرایا نہیں ــــــــــ کرتے"

●●●●●●●●●●●●●●●●

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسمار۔۔۔اسمار اٹھیں۔۔"

ہمم۔۔۔انوشے یار کیا ہو گیا ہے۔۔!"

اسمار اٹھیں نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔"

تو پڑھ لو نا۔۔!"

اسمااااار۔۔!"اب کی دفعہ وہ بلکل اسکے کان کے قریب چیخ کر بولی جس پر اسمار ہڑبڑاتا ہوا اٹھ کر بیٹھا۔۔

یااللہ خیر۔زلزلہ اگیا یا سیلاب۔۔۔!"

ناتو زلزلہ آیا ہے اور نہ ہی سیلاب آپ اٹھیں اور نماز پڑھیں۔۔!"

وہ اس کے ہڑبڑانے پر مسکراہٹ دباتی لہجہ سنجیدہ کر کے بولی۔۔

انوشے یار کیا ہے آتے ہی میری نیند کی دشمن بن گئی ہو۔۔"وہ اپنی نیند خراب ہونے پر منہ بسور کر بولا۔۔

تو کیا مطلب، جب میں یہاں نہیں تھی تو سکون کی نیند سوتے تھے۔۔وہ انکھوں میں حیرانگی لیے بولی۔۔

اسمار نے لب کچلے۔۔

ہمم۔۔" پھر تکیے میں منہ چھپاتے ہنکار بھری۔۔

کیا بتاتا اسے کہ کتنا سکون رہا تھا اسکی زندگی میں اسکے جانے کے بعد۔۔؟" اسکی تو ہر رات بے چینی و ہجر میں گزرتی تھی۔۔

اسمار آپ پھر سے سو گئے۔۔!" اس کے منہ چھپانے پر انوشے بھڑک کر بولی۔۔

وہ کب سے اس کے سرہانے بیٹھی اسے ہر طرح سے جگانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مجال ہے جو وہ ہلا بھی ہو تو۔۔

نہیں۔۔" ایک حرفی جواب ملا۔۔

اسمار۔۔ اسنے پھر پکارا، اب کے آواز میٹھی تھی۔۔

ہمم۔۔ اسمار نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔

آپ مجھے اپنی امامت میں نماز پڑھائیں گے جیسے پہلے پڑھاتے تھے۔۔

اس نے اسکے کندھے پر ٹھوڑی رکھی اور انتہائی معصومیت سے پوچھا۔۔

ضرور میرا بچہ کیوں نہیں، میرے چاند کی اتنی پیاری خواہش کو میں رد کر سکتا ہوں بھلا۔۔؟"

وہ اسکی معصوم سے سوال پر اسمار نے آنکھیں کھولتے ہوئے محبت سے جواب دیا

۔۔اسکا دل کیا وہ اسکا گال چوم لے۔۔لیکن ابھی اسکی پوزیشن اوپوزٹ تھی۔۔

اپنی اس خواہش کو دل میں دباتا وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔انوشے نے اپنا چہرہ اسکے کندھے

سے ہٹالیا۔۔

توپھر اٹھے ناوضو کریں اور پھر نماز پڑھیں میرے ساتھ۔۔"اس نے اسکا ہاتھ

پکڑتے اٹھنے کو کہا۔۔

اوکے۔۔"اسمار بھی فوراً اسکی بات مانتا اٹھ گیا اور سلیپرز پہنتے واشروم میں بند

ہو گیا۔۔

وہ آج کتنے عرصے بعد مسکرا رہی تھی اور اسکی مسکراہٹ میں ناتو کوئی دکھاوا تھا

اور ناہی ملاوٹ وہ پیور والا مسکرا رہی تھی۔۔"

وہ جائے نماز بچھانے کا سوچتی بیڈ سے اٹھی اور اسکی تلاش میں نگاہیں یہاں وہاں

دوڑانے لگی۔۔

کچھ ہی لمحوں میں وہ جائے نماز ڈھونڈ چکی تھی۔۔جو بیڈ کی رائٹ سیڈ پر رکھے

صوفے کے پاس پڑے ریک پر رکھے تھے۔۔

اس نے جلدی سے انہیں اٹھایا۔۔

اسمار کی نماز آگے جبکہ اپنی اسکے کچھ پیچھے بچھائی۔۔اور پھر پاس پڑے ٹیبل پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگی کیونکہ وہ پہلے ہی وضو کر چکی تھی اب اسے صرف اسمار کا انتظار تھا کہ وہ آئے اور پھر وہ اسکی امامت میں نماز پڑے۔۔

کچھ ہی دیر بعد اسمار بھی وضو کر کے آچکا تھا۔۔

اس نے مسکرا کر انوشے کو دیکھا اور اسے کا ہاتھ پکڑ کے رب کی بارگاہ میں نماز کی نیت باندھتے کھڑا ہو گیا۔۔

انہوں نے نماز پڑھ لی تھی اور اب ایک دوسرے کے لیے دعائیں مانگنے میں مصروف تھے۔۔

اسمار دعا مانگ رہا تھا تو انوشے کسی طوطے کی طرح امین بول رہی تھی۔۔

اسمار۔۔۔یا اللہ میری بیوی ہمیشہ ایسے ہی مجھے نماز پڑھنے کے لیے پیار سے اٹھائے۔۔"اسمار مسکراتے ہوئے بولا۔۔

انوشے۔۔۔آمین۔۔"اس نے معصوم بچے کی طرح امین کہا۔۔

اسمار۔۔یا اللہ میری انوشے کو اب کبھی مجھ سے دور مت کریے گا۔۔"

انوشے۔۔۔آمین۔۔۔"وہ مسکرائی

اسمار۔۔۔یا اللہ میری بیوی کو ہدایت دے کہ وہ میری دوسری شادی کروادے

۔۔اس نے زبان دانتوں تلے دبائی اور اس کے ری ایکشن کا انتظار کرنے لگا۔۔

امی۔۔۔ہیں ہیں ہیں۔۔کیا بولا۔۔دوسری شادی کرنی ہے آپکو...؟؟"۔۔۔

اور آپکو لگتا ہے کہ میں آپکی اس دعا پر آمین کہوں گی۔۔!"

وہ جو کب سے آنکھیں بند کیے آمین امین بولے جارہی تھی اسکی دوسری شادی

والی بات پر جھٹ سے آنکھیں کھولتے غصے سے گھور کر بولی۔۔

یار مزاق کررہا تھا تم سیریس ہوگئی۔۔"اسمار منہ ہاتھ پھیرتے دعا ختم کرتے

ہوئے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

مجھے نا آپکے یہ دوسری شادی والے مذاق بلکل بھی اچھے نہیں لگتے اسمار اور یہ

بات آپ بھی جانتے ہے۔۔

وہ بھی اسی کی طرح منہ پر پھیرتے اسکے بلکل سامنے اسی کی جائے نماز پر بیٹھتی

دانت کچکچا کر بولی۔۔

میں جانتا ہوں میرے چاند کو میرا یہ مزاق بلکل بھی نہیں پسند اسمار اسکی گود میں سر رکھتے ہوئے قہقہہ لگا کر بولا۔۔

آئندہ اگر ایسی بات کی نا تو میں نے گنجا کر دینا ہے اپکو۔۔۔اس نے اسکے بالوں کو ہلکا سا کھینچتے آنکھیں دکھا کر دھمکی لگائی۔۔

آہ یار رحم کھاؤ ظالم لڑکی۔۔وہ مصنوعی کراہ بھرتے ہوئے ڈرامیٹک انداز میں بولا ۔۔

ابھی تو صرف ہلکے سے کھینچے ہیں سوچیں اگر میں نے اپکے سارے بالوں کو زور سے کھینچ کر جڑ سے اکھاڑ دیا تو۔۔۔۔"

استغفرُاللہ۔۔خود جو گنجا تصور کرتے اس نے بے اختیار جھر جھری لی۔۔

اسمار نے اسکی بات کو واقعی امیجن بھی کر لیا تھا😂۔۔

اسمار۔۔۔"انوشے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے نرمی سے بولی۔۔

جی اسمار کا چاند۔۔"اسمار نے اسکا ایک ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے محبت سے جواب دیا۔۔

میں اپکے لیے کیا ہوں۔۔۔ مطلب آپکو مجھ سے محبت کب ہوئی رھی۔۔انوشے نے کچھ سوچ کر ایکسائیٹڈ انداز میں پوچھا۔۔

اسمار کو حیرانگی ہوئی وہ ایسے سوال کعتی تو نہیں تھی تو پھر آج کیسے خیال آگیا۔۔

شاید وہ اسکی محبت کا اظہار سننا چاہتی تھی۔۔"

اسمار کو تو کم از کم ایسا ہی لگا تھا۔۔

اممم میں کہوں گا کہ۔۔۔۔

- تم میرے دل کی ملکہ ہو♡
- میرے سینے میں دھڑکتا ہوا دل ہو♡
- میری کل کائنات ہو♡
- میری تڑپ کا صلہ ہو♡
- میری پاکیزہ محبت ہو♡
- میری آنکھوں کا نور ہو♡
- میرے لبوں کی میٹھی سی مسکراہٹ ہو♡

● میری پھیکی زندگی میں مہکتا گلاب ہو ♡

● میرے آنگن میں محبت کا چمکتا ستارہ ہو ♡

● میری زندگی کی آخری خواہش ہو ♡

● تم ہو تو میں ہوں ♡

● مختصر یہ کہ تم اسمار خانزادہ کی جان جاناں ہو ♡

-

-

اور اگر بات کی جائے کہ "مجھے تم سے محبت کیسے ہوئی" تو وہ ایسے کہ۔۔۔

پہلے جان۔۔ ♡

پھر جانِ جاں۔۔ ♡

پھر جانِ جاناں ہو گئے۔۔ ♡

رفتہ رفتہ آپ میری ہستی کا ساماں ہو گئے۔۔ ♡

وہ اسکا ہاتھ ایک دفعہ پھر چوم کر بے حد عقیدت سے اپنی انکھوں سے لگا گیا۔۔

انوشے اس قدر خوبصورت اقرار پر بے یقین ہوئی تھی۔۔

کیا وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔"

اسکے الفاظوں میں اس قدر محبت تھی تو وہ خود تو نجانے اسے کتنا چاہتا تھا۔۔

اس کی محبت تو اسمار کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔۔"

اس کے بالوں میں چلتے ہاتھ ایک پل کے لیے رکے۔۔

- محبت تو خاص ہے ♡
- محبت تو معجزہ ہے ♡
- محبت تو روشنی کی کرن ہے ♡
- محبت تو سکون ہے ♡
- محبت تو نیلی آنکھیں ہیں ♡
- محبت تو اکڑو خان ہیں ♡
- آپ کے دم سے میں ہوں ♡
- مختصر یہ کہ محبت تو "مسٹر اسمار خانزادہ" ہیں ♡

اس نے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھتے شاید اپنی محبت کا اظہار کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی تھی۔۔

اور اسمار اسکے الفاظ پر تضاد اسکے لمس پر حیرانی کی مورت بنا اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

کیا بولا ایک بار پھر سے بولو۔۔" وہ ایک دم سے اسکی گود سے سر نکالتا حیرانگی و خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولا۔۔

اسے جیسے ابھی بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔

محبت تو "مسٹر اسمار خانزادہ" ہیں۔۔

اس نے اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سمیٹتے پھر سے اپنا جملہ دہرایا۔۔

واللہ کوئی اسمار سے پوچھتا کہ وہ اسکے اس قدر خوبصورت اظہار پر کتنا حیران اور خوش ہوا تھا۔۔

وہ کب اسکے پاس سے اٹھی اپنی جائے نماز طے کر کے ریک پر رکھی۔۔اسمار کو علم نا ہوا، وہ تو بس اسکے لفظوں کے سحر میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

oooooooooooooooo

انوشے یار میرے کپڑے تو نکال۔۔۔۔

اسکو دیکھتے ہی اسمار باقی الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے۔۔

انوشے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ایک چین میں الجھی ہوئی تھی جسے پہننے کی وہ کب سے کوشش کررہی تھی۔۔وہ آلموسٹ تیار تھی بس ہجاب اور دوپٹہ سیٹ کرنا باقی تھا۔۔

ارے اسمار۔۔اچھا ہوا آپ اگئے۔۔یہ دیکھیں یہ لاکٹ مجھ سے پہنا نہیں جارہا پلیز ہیلپ کردیں۔۔" وہ جو کب سے اس میں الجھی ہوئی تھی اسمار کو کمرے میں دیکھ اسے تسلی ہوئی کہ اب وہ اس کی ہیلپ کردے گا۔۔

وہ اپنی ہی دھن میں بولتی چلی جارہی تھی بنا اسمار کی نظریں خود پر نوٹس کیے۔۔

اسمار۔۔" وہ اسے اپنی جگہ پر ہی جمے دیکھ جھنجھلا کر بولی۔۔

ہا۔ہاں۔۔کیا ہوا۔۔" وہ جو ٹرانس کی کیفیت میں اس کا سوگوار حسن اپنی آنکھوں میں بسا رہا تھا اسکی جھنجلاہٹ و خفگی سے پکارنے پر ہوش کی دنیا میں لوٹا

۔۔

یہ چین۔۔پہنائے میرے سے نہیں پہنی جا رہی۔۔وہ پھولا کر لاکٹ اسکی طرف بڑھا گئی۔۔

لاؤ دو میں پہناتا ہوں۔۔!"وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھ سے وہ لاکٹ تھام لیا۔۔"

اسے مرر کے سامنے کھڑا کرتے اسمار نے اسکی پشت پر بکھرے لمبے سنہرے بال جنہیں اس نے سٹریٹ کیا ہوا تھا انہیں سمیٹ کر آگے کی طرف نرمی سے رکھتے۔۔

لاکٹ کو اسکے فرنٹ گلے سے گزار کر پیچھے کی جانب لا کر دونوں سروں کو ہک کی مدد سے جوڑ دیا۔۔

اسے کو مت اتارنا بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔"وہ اس لاکٹ کو چھوتے مدھم آواز میں بولا۔۔

اچھا تو بس یہ ہی پیاری لگ رہی ہے میں پیاری نہیں لگ رہی۔۔؟"وہ مصنوعی آنکھیں دکھا کر بولی۔۔

اسے تم نے پہنا ہے یہ اس لیے پیاری لگ رہی ہے میری جان۔۔"اسمار نے اسکے گال کے ساتھ اپنی بئیرڈ مس کرتے مدھم آواز میں گویا ہوا۔۔

یہ لاکٹ اسمار نے اسے صبح ہی دیا تھا۔۔اس پر ایک سمندری رنگ کا بے حد خوبصورت ڈائمنڈ لگایا گیا تھا جس پر اردو میں "میرا چاند" خوبصورتی سے لکھا گیا تھا۔۔

اس نفیس ڈائمنڈ کے گرد گولڈن فریم پر جڑے چھوٹے چھوٹے نگینے اسکی خوبصورتی کو دوبالا کر رہے تھے۔۔

یہ لاکٹ اپنی قیمت آپ بتا رہا تھا۔۔

انوشے اسکی تعریف پر شرم سے گلنار ہوئی تھی۔۔

اسکے بالوں کو دوبارہ اسکی پشت پر بکھیرتے اسمار نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا۔۔

گرے کلر کی اوپن گاؤن ہیوی ایمبرائیڈرڈ فلئیرڈ میکسی جس پر زری و برق اور، سلور دھاگے کا نہایت خوبصورت کام کیا گیا تھا۔۔اس پر جچ رہا تھا۔۔

ریسپشن کے لحاظ سے اسنے میک اپ بے حد لائٹ اور ڈیسنٹ کیا تھا جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

اسمار اسکی کمر کے گرد باز و لپیٹتا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ ہیزل گرین آنکھوں والی حسینہ اس وقت اسمار خانزادہ کے دل کا قتل کرنے کا پورا ساز و سامان کیے بیٹھی تھی۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔" وہ اسکی ہیزل گرے آنکھوں میں جھانکتے ایک دفعہ پھر اسکی تعریف کرنے لگا۔۔

ابھی تو پوری تیار بھی نہیں ہوئی۔۔" وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتے منمنائی۔۔۔

۔

اگر پوری تیار ہو گئی تو آج کی تاریخ میں تم اس کمرے سے باہر نہیں نکل پاؤ گی میرا بچہ۔۔ میرے کمزور دل کے لیے تمہارا اتنا حسن برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔

واللہ علم۔۔ جب تم ایسے تیار ہوتی ہو تو میرے دل کا قتلِ عام کرتی ہو۔۔"

اسمار بہکے ہوئے انداز میں محبت بھری سرگوشیاں کرتے اسکے بالوں میں منہ چھپا گیا۔۔

تو اس میں میرا کیا قصور ہے آپکا دل ہی ہر وقت مجھے دیکھ کر قتل ہونے کے لیے تیار رہتا ہے تو میں کر سکتی ہوں۔۔

اسمار کو سارا الزام اسکے سر ڈالتے دیکھ انوشے منہ بسور کر چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

ہاہاہاہا۔۔اس کے شکایتی انداز پر اسمار کا چھت پھاڑ قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔۔

افففف میرا معصوم بچہ اتنی معصومیت ٹھیک نہیں ہے تمہارے لیے سپیشلی اسمار خانزادہ کی "بیوی" ہوتے ہوئے۔۔"

اسمار اسکے گال پر دانت گاڑھتا بے باکی سے بولا۔۔

چلیں بس کریں۔۔ پیچھے ہٹیں تیار ہونے دیں مجھے ورنہ لیٹ ہو جائے گے۔۔

اسکی بے باک باتوں کی تاب نالاتے انوشے اسے خود سے دور کرنے کی سعی کرنے لگی۔۔

تمہیں تو میں رات کو دیکھتا ہوں۔۔آج تمہاری خیر نہیں۔۔

وہ انوشے کو بازو سے پکڑ کے ایک جھٹکے سے خود کی جانب کھینچتا زور سے اسکے گال پر لب رکھ کر چومتا اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے ہوئے ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا۔۔ کیونکہ اب اگر وہ تھوڑا بھی لیٹ کرتا تو یقیناً انوشے ناراض ہو جاتی۔۔

اسکی بات پر غور کرتے انوشے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔

کپڑے نا کال دو میرے۔۔۔!"اسکی تیز پکار پر انوشے ہڑبڑتے ہوئے الماری طرف گئی۔۔۔

کک کونسے نکالوں۔۔اس نے تھوڑی اونچی آواز میں پوچھا۔۔

کوئی بھی نکال دو۔۔"

اوکے۔۔"

الماری کے پٹ کھولتے اس نے کچھ کپڑے اگے پیچھے کر کے آج کے ایونٹ کے حساب سے کوئی ڈیسنٹ کلر ڈھونڈا۔۔

اممم یہ والا آچھا لگے گا۔۔اسکی نظر گرے کلر کے شلوار قمیض پر ٹکی تھیں۔۔

پھر دوسری الماری کھولی جہاں پر اسکے ہر سوٹ کے ساتھ میچنگ کی ویسکوٹ اور ڈریس پینٹ کے ساتھ پہنے جانے والی ویز کوٹ سلیقے سے ہینگ کی گئی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

اس نے گرے کلر کی خوبصورت گولڈن کڑھائی والی ویس کوٹ نکالی جو بلکل اسکے سوٹ کے ساتھ میچ ہو رہی تھی۔۔

اب کیا رہ گیا۔۔؟! وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔

سوٹ بھی ہو گیا۔۔ویس کوٹ بھی ہو گئی۔۔

اج۔۔اجرک ہاں اجرک تو نکالی ہی نہیں میں نے۔۔"

وہ کچھ یاد آنے پر واپس مڑی اور الماری میں یہاں وہاں دیکھتی اجرک ڈھونڈنے لگی جس کے لیے اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔۔ایک سائیڈ پر مختلف رنگوں کی شالز اور اجرک سلیقے سے طے کر کے رکھی گئی تھی۔۔

انوشے نے گرے کلر کی اجرک نکالی اور پٹ سے دروازہ بند کیا اور ساری چیزوں کو طریقے سے سیٹ کر کے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔۔

دراز کھول کر اس میں سے سلور کلر کے سٹڈز نکالے ساتھ میں اسکی برانڈڈ واچ نکال کر واپس مڑی اور اسکی اجرک کے قریب رکھنے لگی۔۔

اب وہ نظریں دوڑاتی شاید اسکے پہننے کے لیے جوتے ڈھونڈ رہی تھی۔۔

اممم اب یہ کہاں رکھے ہوں گے۔۔؟!" وہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے کیبنٹس چیک کر رہی تھی۔۔

ہہہہ۔۔ مل گئے۔۔ابھی کہ اس نے براؤن کلر کی پشاوری چپل اٹھانا چاہی تھی کہ اسمار باہر آیا۔۔

ارے انوشے یہ کیا۔۔ کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی رکھو انہیں نیچے تمہیں کس نے کہا کہ تم میرے جوتوں کو چھوؤ۔۔اسمار اسے اپنے جوتوں کو پکڑتے دیکھ اسے کلائی سے پکڑ کر سیدھا کرتے جھڑکنے لگا۔۔

جبکہ انوشے تو اسے دیکھ کر سٹل ہوئی تھی۔۔

ا۔اس۔۔اسمار یہ۔۔یہ کیا بے شرمی ہے آپکی۔۔کپڑے پہنے جا کر۔۔۔۔وہ دونوں آنکھوں پر ہوتھ رکھتے چلائی۔۔

توبہ استغفرُاللہ لڑکی تم کہنا کیا چاہ رہی ہو پہنے تو ہوئے ہیں کپڑے۔۔ہاتھ تو ہٹاؤ آنکھوں سے۔۔

اسکی بات پر اسمار کا منہ کھلا تھا۔۔اس نے ٹراؤزر پہنا تو ہوا تھا پھر وہ کیوں ایسے کہہ رہی تھی۔۔

نن نہیں آپ نے شرٹ نہیں پہنی پہلے وہ پہنے پھر ہی کھولوں گی۔۔اس نے سر زور سے نفی میں ہلاتے صاف انکار کیا۔۔

حد ہے ویسے۔۔وہ انکھیں گھماتا منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے اپنا سوٹ اٹھا کر پیر پٹختے ہوئے پھر سے واشروم میں بند ہو گیا۔۔

انوشے نے دروازہ بند ہونے پر تھوڑا سی آنکھیں کھولتے کمرے میں دیکھا اسے کہیں بھی نا پا کر اس کی جان میں جان آئی۔۔

بندے میں کوئی شرم ہوتی ہے کوئی تمیز ہوتی ہے، تھوڑا لحاظ ہوتا ہے، منہ اٹھا کر باہر آ گئے۔۔ بھلا کوئی تک بنتی ہے انکی اس حرکت کی۔۔

ہنہہ۔۔اس نے بیڈ سے اپنا ڈوپٹہ اٹھ کر سیٹ کرتے ہوئے یہ جملے سنانے والے انداز میں کہے۔۔ جسے سنانا چاہ رہی تھی وہ سن چکا تھا اور اچھا خاصہ تپ بھی گیا تھا

۔۔

تم آج اپنی خیر مناؤ انوشے میڈم۔۔!"اس نے دانت کچکچائے۔۔

کچھ دیر بعد وہ چینج کر کے باہر نکلا تو انوشے اس کے جوتے پالش کر رہی تھی۔۔

اسمار کو اس پر غصہ آیا تھا اور شدید آیا تھا۔۔

ابھی تو وہ اسکو منع کر کے گیا تھا۔۔

انوشے تمہیں میری ایک بار بات کہی سمجھ نہیں آتی۔۔وہ غصے سے ہاتھ میں پکڑا ٹاول بیڈ پہ پھینکتے تن فن کرتا اسکے پاس پہنچا۔۔

کک کیا ہو گیا ہے اب میں نے کیا کر دیا۔۔؟"اس کی غصیلی آواز پر انوشے کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم میرے جوتوں کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی سمجھ نہیں آئی تھی میری بات۔۔؟!"

اس نے اسکی کلائی اپنی آہنی گرفت میں لیتے دبے دبے غصے سے کہا۔۔

کتنے عرصے بعد آج اسکو غصے میں دیکھا تھا۔۔انوشے سہمی تھی۔۔آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹکا تھا۔۔

کک کیا ہو گیا ہے اسمار مم میں تو آپکے جج۔۔"وہ اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتے رندھی ہوئی آواز میں بولی۔۔اسمار نے اسکی بات درمیاں میں ہی کاٹی۔۔

انوشے مجھے نہیں پسند کوئی میرے جوتوں کو ہاتھ لگائے مجھے نہیں اچھا لگتا۔۔"

تم تو پھر میری بیوی ہو، میری محبت تمہاری جگہ میرے قدموں نہیں بلکہ میرے دل میں ہے۔۔اور میری محبت ہر گز اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میرے دل کی ملکہ میرے جوتے پالش کرتی پھرے۔۔"

اسمارا سے نرمی سے اسکی اہمیت جتاتا اسکا ہاتھ اپنی سخت گرفت سے آزاد کرتا اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سہلاتا پیار سے بولا۔۔

چھ۔۔ چھوڑیں۔۔ مم۔۔مجھے بب۔۔بہت برے ہیں آپ پھر سے مجھ پر غصہ کر رہے ہیں۔۔!" وہ اسمار کا زرا سا نرم لہجہ پاتے اسکا ہاتھ اپنے رخسار سے ہٹاتی سرخ ناک کو رگڑتے ہوئے۔۔بیڈ سے اپنا کلچ اٹھا کر بنا کچھ کہے دروازہ کھٹاک سے اس کے منہ پر بند کرتی نیچے چلی گئی۔۔

جبکہ اسمارا سکی پھرتی پر انوشے انوشے ہی کرتا رہ گیا۔۔

افففف۔۔لعنت ہے تیرے اوپر اسمارا چھا بھلا سب ٹھیک چل رہا تھا اب پھر ناراض کر دیا اسے۔۔

انوشے یار بات تو سنو میرا بچہ۔۔

اس نے جلدی سے ویس کوٹ پہنی اور گلے میں گرے اجرک ڈال کر ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا موبائل، والٹ، گھڑی اور گاڑی کی چابی اٹھاتے دروازہ کھول کر تیزی سے سیڑھیاں پھلانگنے کے انداز میں اترنے لگا۔۔ ساتھ ساتھ گھڑی بھی باندھ رہا تھا۔۔

OOOOOOOOOOOOO

ارے ارے اسمار بھائی آرام سے کیا ہو گیا ہے کوئی چور پیچھے پڑ گیا ہے کیا کس بات کی اتنی جلدی ہے آپ لوگوں کو چوٹ لگ جائے گی۔۔" اسکے تیزی سے سیڑھیاں اترنے پر گھورتے ہوئے فکرمندی سے بولی۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے انوشے کو بھی اس نے ایسے ہی ٹوکا تھا جو اپنی ہی دھن میں اترتی گرتے گرتے بچی تھی۔۔

ایم سوری بھابھی بے دھیانی میں پتا نہیں چلا۔۔" اس نے سوری کرتے ہوئے کھوجتی نظریں اس وسیع لاؤنج میں دوڑائیں۔۔

کسے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔ اقصیٰ شرارت سے بولی۔۔

وہ میں وہ۔۔ اسمار اسکے سول پر تذبذب کا شکار ہوا۔۔

جی آپ کیا۔۔؟''

بھابھی یار آپکی دیورانی ناراض ہو گئی ہے میرے سے۔۔''اسمار نے چہرا جھکائے بالوں میں ہاتھ پھیرتے شرمندگی سے کہا۔۔

ہاۓ کتنی بری بات ہے مجھے کم از کم آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔ تبھی میں کہوں وہ ایسے کیوں بیہیو رہی تھی۔۔۔۔

کل تک آپ اس کو یہاں پر لانے کے لیے تڑپ رہے تھے اور آج ہی ناراض بھی کردیا۔۔اقصیٰ نفی میں سر ہلاتی تاسف سے بولی۔۔

اچھا بتایئے نا کیسے مناؤں۔۔؟''اسمار نے شرمندگی کا اثر زائل کرتے بے تابی سے سوال کیا۔۔

راستے میں گجرے لے دینا۔۔ہنڈرڈ این ٹن پرسنٹ گارنٹی ہے مان جائے گی۔۔

اقصیٰ کے بولنے سے پہلے ہی ارشیان جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا اسمار کی بے تابی پر آنکھ دبا کر بولا۔۔

یار دیکھو بیوی والا ہوں تو مجھے تجربہ ہے،ان لڑکیوں کی نا گجروں میں جان ہوتی ہے،چاہے کتنی ہی ناراضگی کیوں نا ہو گجرے دینے سے فوراً ہی مان جاتی ہیں،،

ہیں نا محترمہ میں سہی کہہ رہا ہوں نا۔۔وہ انکے پاس آتا اقصیٰ کے گرد بازو حمائل کرتا اسکے گھورنے پر اپنا ایکسپیرینس بتا رہا تھا۔۔

اسکی بات سنتے اقصیٰ کے ہونٹ بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔ ہم اپنے بھائی سے ٹپس لیا کریں بہت ایکسپیرینس ہے انہیں۔۔" اقصیٰ ناک سکوڑ کے بولی۔۔

ویسے وہ ہے کہاں۔۔؟" آخر کار اسمار دل کی بات لبوں پر لے ہی آیا تھا۔۔

سب باہر ہیں آپ لوگوں کا ہی ویٹ ہو رہا تھا۔۔اقصیٰ نے جھٹ سے جواب دیا۔۔

اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔" اسمار سر جھٹکتا وہاں سے نکل گیا۔۔

اہمممم۔۔۔زرا نظرِ کرم اپنے اس غریب شوہر پر بھی کر لیا کریں بیگم۔۔"

ارشیان نے اسکے گرد تنگ حصار بناتے شکوہ کیا۔۔

وہ آج واقعی قابلِ تعریف لگ رہا تھا۔۔اور یہ بات اقصیٰ نے دل سے ایکسپٹ کی تھی۔۔

ماشاءاللہ اچھے لگ رہے ہیں۔۔"اقصیٰ نے اسکا کالر ٹھیک کرتے صاف گوئی سے اسکی تعریف کی۔۔

بس اچھا۔۔؟"ارشیان نروٹھے پن سے بولا۔۔

ہمم۔۔اب اتنے بھی کوئی پیارے نہیں لگ رہے کہ میں آپکی تعریفوں میں اسمان زمین ایک کردوں۔۔

اس نے مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے کہا۔۔

تم۔۔"ابھی وہ کچھ کہتا کہ احسان کی اینٹری ہوئی۔۔

اہم اہمم اس گھر میں شادی شدہ لوگوں کے علاوہ ابھی کچھ میرے جیسے سنگل بھی موجود ہیں کچھ تو خیال کیا کریں۔۔احسان جو نہیں بلانے آیا تھا کہ سب ایک ساتھ روانہ ہوں اندر آکر ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ دیکھتے گلا کھنکار کر بولا۔۔

اگئی میری سوتن۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔

تمھیں کیا مسئلہ ہے کیا تمہارا ہر جگہ کباب میں ہڈی بن کر آنا ضروری ہوتا ہے..؟"

اقصیٰ فوراً ہی اسکے حصار سے نکلتی باہر نکل گئی تھی۔۔ جبکہ ارشیان اپنا اچھا بھلا مومونٹ سپائل ہونے پر سلگا۔۔

جب تک میں سنگل ہوں، جب تک میری شادی نہیں ہو جاتی آپ لوگوں کے رومانٹک مومنٹس میں ایسے ہی کباب میں ہڈی بنوں گا۔۔"

اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ایسا نہ کروں اور اپ لوگوں کے مزید مومنٹس خراب نا ہوں تو مجھے بھی ایک عدد بیوی لا دیں۔۔"

ارشیان نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔۔ جسے دیکھ ارحان نے فوراً ہی اپنی بات بدلی۔۔

سب جانے کے لیے تیار ہیں اور اب تو آپکی بیوی بھی یہاں نہیں ہے۔۔ لیکن اگر آپکا ارادہ دیواروں کے ساتھ رومانس وغیرہ کرنے کا ہے تو۔۔۔ پھر بھی احسان کہاں باز آنے والا تھا۔۔

"!..Shut this fu*k up you bloody bastard"

ارشیان دانت پیستے ہوئے اسے گالیوں سے نوازتا باہر نکل گیا جبکہ احسان کا چھت پھاڑ قہقہہ لاونج میں گونجا تھا۔

پھر وہ بھی کندھے اچکاتا لاپرواہی سے باہر کی جانب بڑھ گی۔۔

OOOOOOOOOOOOO

وہ سب وینیو پر پہنچ چکے تھے۔۔انوشے ابھی بھی اسمار سے ناراض تھی اس نے گجرے خاموشی سے لے کر پہن لیے تھے کیونکہ ان میں اسکی جان بستی تھی۔۔

انوشے یار بات تو سنو۔۔" اسمار اسکو تیزی سے سٹیج کی طرف بڑھتے دیکھ کر پریشانی سے بولا۔۔

وہ پورے راستے اسے منانے کی کوشش کرتا رہا تھا لیکن انوشے ٹھہری ضدی اس نے اسکی ایک بھی نہیں سنی تھی۔۔

اوہ۔۔۔وہ چل ہی رہی تھی کہ اچانک سے میکسی اسکی ہیل میں الجھی اور وہ بری طرح ڈسبیلینس ہوئی۔۔اسکی بے ساختہ چینخ نکلی۔۔

انوشے۔۔!" اسمار کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔اس نے پھرتی سے آگے بڑھتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے بروقت گرنے سے بچایا۔۔

خود کو ہوا میں جھولتا محسوس کرتے انوشے کو لگا جیسے وہ ''اوپر'' پہنچ چکی ہے لیکن اگلے ہی پل اسمار کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔

انوشے تت۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔؟'' اسمار نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر مندی سے سوال کیا۔۔

جج۔۔جی۔۔وہ فوراً ہی سیدھی ہوئی۔۔ناراضگی ابھی بھی ہنوز قائم تھی۔۔

حالانکہ دل دونوں کا اندر سے دھڑک دھڑک کر پاگل ہو رہا تھا کہ اگر وہ ایک لمحے کی بھی تاخیر کرتا تو اسکے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔۔

یا اللہ خیر میری بچی۔۔۔''سازیہ بیگم اور ماہین بیگم سینے پر ہاتھ رکھتے پریشانی سے بولی۔۔

فکر مت کریں ماما جب تک اسمار بھائی ہیں انوشے کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔اقصیٰ نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا۔

یہ تو ہیں۔۔''جس پر وہ بھی مسکرا دی۔۔

مشی جو پہلے تو انوشے کو سلپ ہوتے دیکھ ڈر گئی تھی لیکن پھر اسمار کو سچویشن ہینڈل کرتے دیکھ مسکراہٹ دباتے اپنا موبائل آن کر کے اس مومنٹ کو کیپچر

کر گئی تھی۔۔جبکہ خود بھی وہ دو شخصیات کی نظروں کے حصار میں تھی لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی۔۔

ٹھیک ہو آر یو شیور۔۔؟''اسمار کو ابھی بھی جیسے تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔

جی میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔وہ کرخت لہجے میں بولی۔۔

اسمار نے گہری سانس بھرتے تاسف سے اسے دیکھا۔۔

انوشے پلیز ایکٹ لائک آ نارمل کپل۔۔''اسمار نے درخواست کی تھی۔۔

نارمل ہی ہیں ابنارمل ہوتے تو یہاں نا ہوتے انوشے منہ بنا کر بولی۔۔

اچھا نا سوری۔۔۔سوری

سوری۔۔۔سوری۔۔وہ سب کے سامنے کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرتا اسے منانے کی ایک اور کوشش کر رہا تھا۔۔

انوشے جو منہ بنا کر کھڑی تھی،اسکی اس حرکت پر حواس باختہ ہوئی۔۔

اس۔۔اسمار کیا کر رہے ہیں اٹھیں نن نیچے سے۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔اٹھیں۔۔انوشے ہڑبڑا کر بولی۔۔

سب کے چہروں کو بھولی بھٹکی مسکراہٹ نے چھوا۔۔اس کیوٹ سے کپل کو دیکھ کر۔۔

جب تک نہیں مانو گی میں نہیں اٹھنے والا۔۔"اسمار ضدی لہجے میں بولا۔۔

اہ اوکے ٹھیک ہے کیا یاد کریں گے کر دیا اپکو معاف مگر آئیندہ مجھ پر غصہ کرنے سے پہلے سو بار سوچیے گا۔۔!"وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔

اچھا بابا ہزار بار سوچ لوں گا۔۔اب پلیز موڈ ٹھیک کر لو ورنہ میں سرپرائز کینسل کر لوں گا۔۔"اسمار نے التجا کرتے کرتے دھمکی لگائی۔۔

سرپرائز۔۔اوہاں وہ تو بھول ہی گئی تھی سرپرائز کے بارے میں جو آج اسمار اسے دینے والا تھا۔۔

مم۔۔اپ نیچے کیوں بیٹھیں ہیں کھڑے ہوں نا اچھا تھوڑی نا لگتا ہے، ابھی صبح مجھے تو بڑا ڈانٹ رہے تھے کہ میرے جوتے نہیں چھیڑو، مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔ انوشے اسی کی نقل اتارتے ہوئے بولی۔۔

اب میں ڈانٹوں آپکو،اپ کیوں نیچے بیٹھے ہیں مجھے بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔اٹھیں ۔۔"

اس نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے اٹھایا۔۔اتنے میں ہی حوریل اور ارمان بھی وہاں آچکے تھے۔۔

اب سب ان سے مل کر حال احوال دریافت کررہے تھے۔۔

oooooooooooo

حوریل اور ارمان کی اینٹری بے حد شاندار طریقے سے کی گئی تھی۔۔

اب وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے سب کی تعریفیں وصول رہے تھے۔۔

ارمان وقفے وقفے سے اسکے کان میں سرگوشیاں کرتے اسے لال ٹماٹر بننے پر مجبور کررہا تھا۔۔

حوریل نے پاؤڈر بلیو رنگ کے خوبصورت عروسی لباس میں ملبوس تھی۔۔جس پر سنہری زری، دبکہ اور سلمے کی انتہائی نفیس کڑھائی کی گئی تھی۔۔لباس کا اوپری حصہ فٹڈ تھا جبکہ آستینوں پر باریک کام کیا گیا تھا۔۔اس کا دامن خاصہ بھاری اور پھیلا ہوا (فلئیرڈ) تھا جس میں نیچے جالی دار نیٹ کا کپڑا شامل کیا گیا تھا تاکہ گھیرے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کو جسم ملے۔۔وہ پیروں کو چھوتا گھیرے دار لباس فراک اور گاؤن کا امتزاج لگ رہا تھا جس کے کناروں ہر باریک جھالر کا کام نفاست سے کیا گیا تھا۔۔دوپٹہ ہلکی جالی دار نیٹ سے مزین تھا جس کے کناروں پر بھی خوبصورت جھالر لگائی گئی تھی ۔۔

ارمان نے بھی اس کے ساتھ میچنگ کی پاؤڈر بلیو شلوار کمیز اور ساتھ میں ہالف سلیو ویس کاٹ پہنے ہوئے تھا جس پر گولڈن دھاگے سے کڑھائی کی گئی تھی۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے ایک خوبصورت اور آئڈل کپل لگ رہے تھے۔۔

••••••••••••••

اسمار کب سے انٹرینس ایریا کو تک رہا تھا اسے اس ہستی پر آج ٹرپل غصہ آرہا تھا ۔۔

انوشے جب سے ائی تھی کوئی پچاس دفعہ اس سے سرپرائز کے متعلق پوچھ چکی تھی۔۔

یار کہاں ہوا ابھی تک پہنچے نہیں۔۔؟"اسمار فون پر بات کرتا دبہ دبہ غرایا۔۔

یار بس ایک قدم دور ہوں۔۔"اسے اپنے پیچھے سے آواز ائی۔۔

اسمار پیچھے مڑا تو اسے لگا جیسے انوشے اسکے سامنے کھڑی ہے لیکن نہیں وہ قراۃ العین ارحان کاظمی تھی۔۔

اسلام علیکم بھائی۔۔ عین نے مہذب لہجے میں سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام گڑیا۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔؟" اسمار نے مسکراتے ہوئے عین کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔؟!" اس نے نرمی سے جواب دیتے الٹا سوال کیا۔۔

او ہیلو میں بھی یہیں پر موجود ہوں۔۔" ارحان نے دانت کچکچائے۔۔ اسے ان بہن بھائیوں کو یہ پیار ہضم نہیں ہو رہا تھا، پہلے شاہمیر کم تھا جو اب وہ بھی اسے تپانے کے لیے اسکی ٹیم میں ہو گیا تھا۔۔

تجھے بلایا کس نے تھا میں نے تو صرف اپنی گڑیا اور بھابھی کو بلایا تھا تو تو انکا ڈرائیور بن کر آیا ہے۔۔"

اسمار اسکے ہاتھ سے ریحام کو لیتے بے نیازی سے بولتا ارحان کو اندر تک سلگا گیا۔۔

کیسی ہے میری گڑیا۔۔؟"اسمار اسکے گال کے ساتھ اپنی بیرڈ مس کرتا ریحام کو کھلکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

چلیں بھابھی آپ میرے ساتھ اندر چلیں کسی نے آنا ہوگا تو آجائے گا۔۔

اسمار عین کو اندر چلنے کا کہتے ارحان کو مکمل اگنور کرتا ہوا ریحان کو لے کر آگے بڑھ گیا۔۔

نین نے اسکے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر مسکراہٹ دبائی اور اسمار کے ہم قدم ہو کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔

ارحان اپنی اس قدر اگنورنس پر لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

جب کچھ دیر بعد بھی اسمار واپس نا آیا تو وہ تن فن کرتا اسمار کے پاس پہنچا اور غصے کی حالت میں بھی نہایت احتیاط کے ساتھ ریحام کو اس سے لے لیا۔۔اسمار کو پہلے تو اسکی حرکت پر غصہ آیا مگر پھر اسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ آنکھ ونگ کرتا انوشے کی طرف بڑھ گیا۔۔

ooooooooooooooo

انوشے اور مشی حوریل اور ارمان کو کافی دیر تنگ کرنے کے بعد اب سٹیج سے اتر رہی تھی۔۔

مشی کو سامنے سے اسمار آتا ہوا دکھائی دیا۔۔اس نے اسے چھیڑنے کے لیے کہنی ماری۔۔ لیکن انوشے تو شاید اپنے ہوش میں ہی نہیں تھی۔۔

وہ تو اسمار کے پیچھے آنے والی ہستی کو دیکھ کر شدد سی کھڑی تھی۔۔اس کے کہنی مارنے پر وہ ایک دفعہ پھر ڈسبیلینس ہوئی۔۔

ان۔انوشے۔۔ مشی اسے گرتے دیکھ خوف سے چلائی۔۔انوشے یار دھیان سے کیا ہو گیا ہے۔۔؟" اسمار اس کے پاس پہنچ چکا تھا اسی لیے اسے سہارا دیتے گرنے سے بچایا۔۔

اقر مشی کو زبردست گھوری سے نوازا۔۔

ایم۔۔ایم سو سوری انو۔۔۔شے ریئلی سوری۔۔ مم مجھے نہیں پتہ تھا تم۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔؟" اس کی دوست کو اس کے مزاق کی وجہ سے کتنی بری چوٹ آسکتی تھی۔۔ مشی پریشانی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے سوری کرنے لگی۔۔

جبکہ انوشے تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہی تھی۔۔وہ تو بس سامنے آنے والے جوڑے کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔

اپنی۔۔!" وہ مشی کی سنے بغیر اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتی بے اختیاری میں بولی۔۔مشی اس کے ری ایکشن کے لیے تیار نہیں تھی۔۔البتہ اسکے لبوں سے ادا ہونے والا نام سن کر اس نے نظریں اٹھا کر انوشے کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔۔

دوسری طرف نین مسکراتے ہوئے ارحان کے بازوؤں میں موجود ننھی سی پری کا ہیڈ بینڈ ٹھیک کر رہی تھی۔۔اسے درست کرتے سیدھی ہوئی تھی کہ سامنے اپنا عکس دیکھنے پر اس کی مسکراہٹ پل میں سمٹی۔۔وقت جیسے تھم گیا تھا۔۔

دونوں کو ہی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔کیا وہ جو دیکھ رہیں تھیں وہ واقعی حقیقت تھی یا صرف ان کی آنکھوں کا وہم۔۔؟"

ارحان بھی اسکا ایک دم سے سیریس ہونا نوٹ کر چکا تھا۔۔

کیا ہوا نین آپ۔۔؟" اس نے نظریں سامنے کی طرف دوڑائی تو حیران وہ بھی ہوا تھا۔۔

قراۃالعین کو یہاں دیکھ کر تقریباً سب ہی لوگ شاک میں تھے۔۔اگر کوئی نہیں تھا تو وہ تگا اسمار جو اسے یہاں تک لایا تھا۔۔

کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔؟"اسمار اسکے گرد بازو حمائل کرتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر مسکراتے ہوئے استفار کرنے لگا۔۔

اس۔۔اسمار۔۔یہ۔۔یہ۔۔این۔۔اینی۔۔"اس نے انکھوں میں بے یقینی لیے اسکی طرف دیکھا اور پھر نین کی طرف۔۔

بلکل یہ تمہاری اینی ہے۔تمہاری بہن۔تمہاری ٹوینی میرا بچہ۔۔

اسمار نے اسکی انکھوں میں بسی بے یقینی ختم کی۔۔

نین آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟"ارحان نے اسکی پیلی پڑتی رنگت دیکھ کر پریشانی سے پوچھا۔۔

ار۔۔ارحان وہ۔۔وہ۔۔نین کچھ بولنا چاہ رہی تھی۔۔لیکن ناکام ہو رہی تھی۔۔ اسکی زبان اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔اسکی گرفت لمحہ بہ لمحہ ارحان کے ہاتھ پر مضبوط ہو رہی تھی۔۔

اپی۔۔!" وہ اسمار کے حصار سے نکلتی بھاگتی ہوئی اسکے قریب ائی اور اسے زور سے گلے لگاتے زار و قطار رونے لگی تھی۔۔

یہ احساس۔۔یہ لمس۔۔یہ لڑکی سب جانا پہچانا تھا۔۔سب اسی کے بہن جیسا ہی تو تھا۔۔کیا وہ لڑکی جو اس وقت اسکے ساتھ لپٹی بری طرح رو رہی تھی وہ اسکی "انو" تھی۔۔

تت۔۔تم۔۔"انو"..اسکا یہ ایک لفظ ادا کرنا اسکے دل پر ٹھنڈی پھوار کی مانند تھا ۔۔اسکے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔

تت۔۔تم کیوں رو رہی ہو۔۔"اسکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل کر انوشے کے کندھے میں جزب ہو رہے تھے۔۔وہ اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کرتی رندھی آواز میں بولی۔۔

وہ چاہ کر بھی ہچکیاں نہیں روک پا رہی تھی۔۔

اسکے سوال پر انوشے نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے اسکے گرد اپنا حصار تنگ کیا ۔۔

نین نے بھی اسے خود میں بھینچتے انسو روک ے کی کوشش کی جو رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

ان دونوں کو روتے دیکھ سب کی آنکھیں اشک بار ہوئی تھیں۔۔

جب کافی دیر بعد بھی ان دونوں کے رونے میں کوئی کمی نہیں آئی تو مشی نے آگے بڑھتے نرمی سے دونوں کو الگ کیا۔۔

میرے خیال سے اتنا ایموشنل سین کافی ہے۔۔اگر مزید آپ دونوں میں سے کوئی بھی رویا تو یہ پیاری سی ڈول کے بھی رونے کا خدشہ لاحق ہے۔۔

مشی نے مسکراتے ہوئے ریحام کی طرف اشارہ کیا جو نچلا ہونٹ نکالتی رونے کی تیاری پکڑے ہوئے تھی۔۔

نین اور انوشے دونوں ہی اسکے معصوم چہرے کے بگڑے تاثرات دیکھ نم آنکھوں سے مسکرادیں۔۔

میرا بچہ۔۔آجاؤ ماما پاش۔۔!" نین اسے منہ بسورتے دیکھ آنکھیں رگڑتی ارحان کی گود سے لے گئی۔۔

یہ۔۔یہ کون ہے۔۔؟"انتہائی معصومانہ سوال کیا تھا انوشے نے۔۔

یہ۔۔یہ ریحام ہے میری چھوٹی سی پیاری سی گڑیا اور تمہاری بھانجی۔۔" نین ریحام کی پلکوں پر ٹکے آنسوؤں کی ننھی بوندوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں کی مدد سے صاف کرتی اسکے گال چوم کر بولی۔۔

مم میری۔۔بھانجی۔۔؟"

ہمم۔۔مہری بہن ہو تو اسکی خالہ ہی ہوئی نا پاگل۔۔" نین نے کھلکھلاتے ہوئے اسکے سر پر چپت کی۔۔

بہن۔۔؟"۔۔انوشے کے دل میں اترا تھا یہ لفظ۔۔"

بھئی باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔۔ابھی سٹیج پر چلتے ہیں۔۔دلہا دلہن تو بچارے پریشان ہو ہو کر رہ گئے ہیں۔۔

مشی نے انکی توجہ ارمان اور حوریل کی طرف مزبول کروائی جو واقعی ہی پریشان نظر آرہے تھے۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے ریحام کو لیا اور ان ان کی طرف بڑھ گئی۔۔

جو ایک وقت میں دو ایک جیسی شکل و صورت والی لڑکیاں دیکھ حیران در حیران ہو رہے تھے۔۔

چلیں۔۔؟"ارحان نے نین کا ہاتھ تھامتے مسکرا کر سوال کیا۔۔

ہاں۔۔ج۔۔جی چلیں۔۔وہ دونوں بھی مشی کے پیچھے چل دیے۔۔

انوشے۔۔؟"

جی۔۔"چلنا ہے یا یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔؟"اسمار نے اسکے قریب جھکتے نرمی سے استفار کیا۔۔

آہ۔۔!!"انوشے جو نین کے الفاظوں میں گم تھی اسمار کی آواز پر اچھلی۔۔البتہ اسکی اجرک پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔۔وہ ایک دفعہ پھر گرنے سے بچ گئی تھی۔۔

حسبی اللہ۔۔انوشے یار کیا ہو گیا ہے میرا بچہ آج تم گرے ہی جا رہی ہو۔۔؟"

اسمار نے اپنی جیب سے پانچ ہزار کے کتنے ہی نوٹ اسکے سر سے وارتے اسکا صدقہ اتارا۔۔۔وہ جب سے ائی تھی گرے ہی جا رہی تھی۔۔شاید اسے نظر لگ گئی تھی۔۔اسی لیے اسمار نے صدقہ نکالنا ضروری سمجھا۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔؟""۔۔صدقہ نکال رہا ہوں میرا چاند تمہیں کسی کی گندی نظر لگ گئی ہے تبھی صبح سے گرتی پھر رہی ہو۔۔میں نا ہوتا تو ابھی تک تم خدانخواستہ ہاسپٹل میں پہنچی ہوتی۔۔

اسمار اسکا ہاتھ تھامرے شرارتی لہجے میں کہنے لگا۔۔

جس پرانوشے نے منہ بسورا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

ریسیپشن اینڈ ہو چکی تھی حوریل نے کچھ دن یہیں پر رکن تھا مقلاوہ کی رسم میں ۔۔سو ارمان اسے چھوڑ کر اپنی فیملی کے ساتھ جا چکا تھا۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ نین سنکدر احمد کے سینے سے لگی انکا کالر مضبوطی سے جکڑے شکے شکایات کر عی تھی۔۔اور سکندر احمد اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے نم آنکھوں سے اسے سن رہے تھے۔۔

تم۔دونوں وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔یہاں آؤ نا میرے پاس۔۔

سکندر احمد نے حوریل اور انوشے کو ایک کونے میں کھڑا دیکھ آنکھوں کی نمی ضاف کرتے انہیں اپنے پاس بلایا۔۔ان کے لہجے میں رعب تھا۔۔

حوریل اور انوشے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کھلکھلاتے ہوئے آکر انکے سینے سے لگ گئی۔۔

انوشے اور نین دونوں نے ہی اپنے باپ کو معاف کردیا تھا۔۔کیونکہ انکے پاس انکے باپ کے علاوہ کائی مضبوط سہارا نہیں تھا۔۔

ان سے ناراض رہ کر کیا ماضی کا ازالہ ہو جانا تھا۔۔؟"

ہر گز نہیں۔۔رجی تو انہوں نے سب کو معاف کردیا تھا۔۔ماہین کی گئی ہر زیادتی کو بھول کر انہیں بھی سچے دل سے معاف کیا تھا۔۔

سکندر احمد نے باری باری تینوں کا ماتھا چومتے ان کے گرد حصار تنگ کیا۔۔

اب وہ آپس میں چھوٹی موٹی نوک جھوک کرتی سب کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔

آج سکندر احمد کی تینوں بیٹیاں ان کے پاس تھی۔۔"اب انہیں کوئی گلٹ نہیں تھا کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔اگر احساسِ ندامت تھا تو وہ بھی اب ختم ہو چکا تھا۔۔

oooooooooooooooo

چند ماہ بعد۔۔۔

تم سے ملے تو کچھ کچھ گن گنی سی۔۔

ہونے لگی ہیں سردیاں۔۔

عشق عشق۔۔

تم سے ملے تو دیکھو شہر میں۔۔

کھلنے لگی ہیں وادیاں۔۔

عشق عشق۔۔

ہو۔۔سایہ میرا ہے تو اور میں تیرا۔۔

اسمار۔۔۔۔تو دکھے یا۔۔

ارحان۔۔۔۔تو دکھے یا۔۔

ارشیان۔۔۔۔تو دکھے یا نا دکھے تو تیری خوشبو خو بخو۔۔

احسان۔۔۔۔عشق ہے یہ۔۔

ارمان۔۔۔۔عشق ہے یہ۔۔عشق ہے۔۔

عشق ہے یہ، عشق ہے۔۔

روشنی ہی روشنی ہے، چار سو جو چار سو۔۔

وشق ہے یہ، عشق ہے۔۔

عشق ہے یہ، عشق ہے۔۔

یہ ساحلِ سمندر کا منظر تھا جہاں پیار کرنے والے اپنی محبت کا جشن منا رہے تھے ۔۔

اسمار انوشے، ارحان عین، احسان مشال، ارشیان اقصیٰ، حوریل ارمان۔۔ سب یہاں موجود تھے۔۔

احسان اور مشی کی ابھی چند ہفتے پہلے ہی دھوم دھام سے انگیجمنٹ کی گئی تھی۔۔

اور شادی کا سلسلہ انکی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد شروع ہونے والا تھا۔۔

OOOOOOOOOOOOO

اسمار اور انوشے اس وقت سب سے الگ تھلگ اکیلے کھلی فضا میں کھڑے ایک دوسرے کے قریب تھے۔۔

انوشے اسمان میں چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی اور اسمار اپنی باہوں نیں موجود اپنے چاند جو دیکھ رہا تھا۔۔

اسمار۔۔"

ہمم۔۔"

مجھے ہمیشہ ایسے ہی پیار کریں گے نا۔۔؟"

انوشے نے دل کی بات کہی۔۔

کوئی شک ہے۔۔؟" اسمار نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔

ہمم تھوڑا سا۔۔"

اور وہ کیوں۔۔؟"

وجہ آپ جانتے ہیں۔۔"

یار چھوڑو اس فضول ٹاپک کو۔۔"

میں تم سے ہمیشہ اس سے کہیں زیداہ پیار کروں گا۔۔

اسمار نے اسکی گردن میں منہ چھپاتے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔

وہ انوشے کی پشت اپنے سینے سے لگائے اسکے کھلے بالوں میں منہ چھپائے آنکھیں موندے ہوئے تھے۔۔

دنیا جہاں کا سلون محسوس ہو رہا تھا اس کی پناہوں میں۔۔

اسمار کیا کر رہے ہیں کک کوئی آ جائے گا۔۔"

وہ اس کی بڑھتی بے باکیوں پر اسکے ہاتھ پر چٹکی کاٹتی اسے جگہ کا ہوش دلانے لگی

۔۔

جو دنیا جہاں کا ہوش بھلائے سکون کی وادیوں میں گم تھا۔۔

انوشے۔۔"اس نے انوشے کی چٹکی کاٹنے کا بھی کوئی اثر نا لیتے اسے پکارا۔۔

ہمممم۔۔۔وہ بھی اسکی حرکتوں کی عادی ہو چکی تھی اسی لیے تھک کر اسکے سینے پر سر رکھتے آنکھیں موند گئی۔۔

"I fell for you And

I am still Falling.."

اس نے اسکے گال پر بوسہ دیتے محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔

اسکے چہرے پر گلابیاں بکھری تھیں۔۔

کوئی نئی بات بتائیں۔۔"وہ شوخ ہوئی۔۔

"انتَ جمالَ فِي عينِي"

(میری نظر میں سب سے حسین ہو تم)

تم اس نے عربی میں ایک جملہ کہا جسے انوشے سمجھ چکی تھی۔۔اس نے قرآن کی تفسیر پڑھی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ فوراً اسکی بات سمجھ گئی تھی۔۔

"اللہ یکون معنا حتی الجنتہ"

(اللہ ہمارا ساتھ جنت تک رکھے)

اس نے بھی فٹ سے ایک جملہ ادا کیا۔۔

آمین ثم آمین۔۔یہ الفاظ اسمار کے تھے۔۔

تو یعنی وہ بھی اس کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا۔۔

وہ چہرہ جھکائے ہنس دی، کچھ آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسانے لگی جو بار بار اسکے منہ پر آتی اسے پریشان کر رہی تھی۔۔

سوہنیا یوں تہرا شرمانا مری جان نہ لے لے۔۔

کان کے پیچھے زلف چھپانا میری جان کیا کہنے۔۔ □ ()

ظالمہ توبہ تیرا انکھرا، اسکے وار کیا کہنے۔۔

تھام کے بیٹھے دل کو گھائل، کہیں ہار نا بیٹھیں۔۔ □ ∩

تیری نظریں مجھ سے کیا کہتی ہیں، ان میں وفا بہتی ہے۔۔ □ ∩

تھوڑی تھوڑی سی راضی، تھوڑی سی خفا رہتی ہیں۔۔ □ ∩

یہ لوگ ہیں ظالم بڑے، ان میں جفا دیکھی۔۔ □ ∩

یہ دنیا تیری نئ میں نے تجھ میں حیا دیکھی ہے۔۔ □ ∩

جینا محال میرا۔۔ تیرے بنا یہ سارے نشے بیکار۔۔ □ ∩

تیری آنکھوں کے سوا۔۔ □ ∩

وہ اپنی سحر انگیز آواز میں گنگناتا انوشے کو دل ڈھڑکا گیا تھا۔۔

ایک ایک تار بری طرح ہلی تھی۔۔ہائے۔۔۔"

•••••••••••••

اور اب اسمار نے تھان لی تھی کہ انوشے کی ہر خواہش پوری کرے گا۔۔ اسکی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں نکلنے دے گا۔۔

اسے پلکوں پر بٹھا ہر رکھے گا۔۔اور ایسے ہی دونوں اپنی زندگی ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی خوشی گزار رہے تھے۔۔دونوں کی بے لوث محبت نے ایک دوسرے کے پرانے تمام زخم درد تکلیفیں بھر دی تھیں۔۔اب انکی زندگیوں میں خوشیوں محبت بے پناہ چاہتوں نے گھر کر لیا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○

محبت !!......دل نہیں مانگتی،

البتہ دل کی "مہار" ضرور مانگ لیتی ہے_

محبت !!.......اختیار بھی نہیں مانگتی،

البتہ آپکے اختیار کے اندر چھپا "اعتبار" ضرور مانگ لیتی ہے_

محبت !!.......پیار نہیں مانگتی،

مگر اس پیار کے پروں کا سوار ضرور مانگ لیتی ہے_

محبت !!.......آپ سے نیند کبھی نہیں مانگے گی

خواب مانگے گی_

محبت!!.......سوال نہیں کرتی،

ہمیشہ "جواب" مانگے گی_

اور کبھی آپ سے یہ بھی نہیں کہے گی۔۔۔

کہ صرف "میرے" ہو کے رہو، مگر پھر کسی اور کا ہونے نہیں دے گی_

ختم شد

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

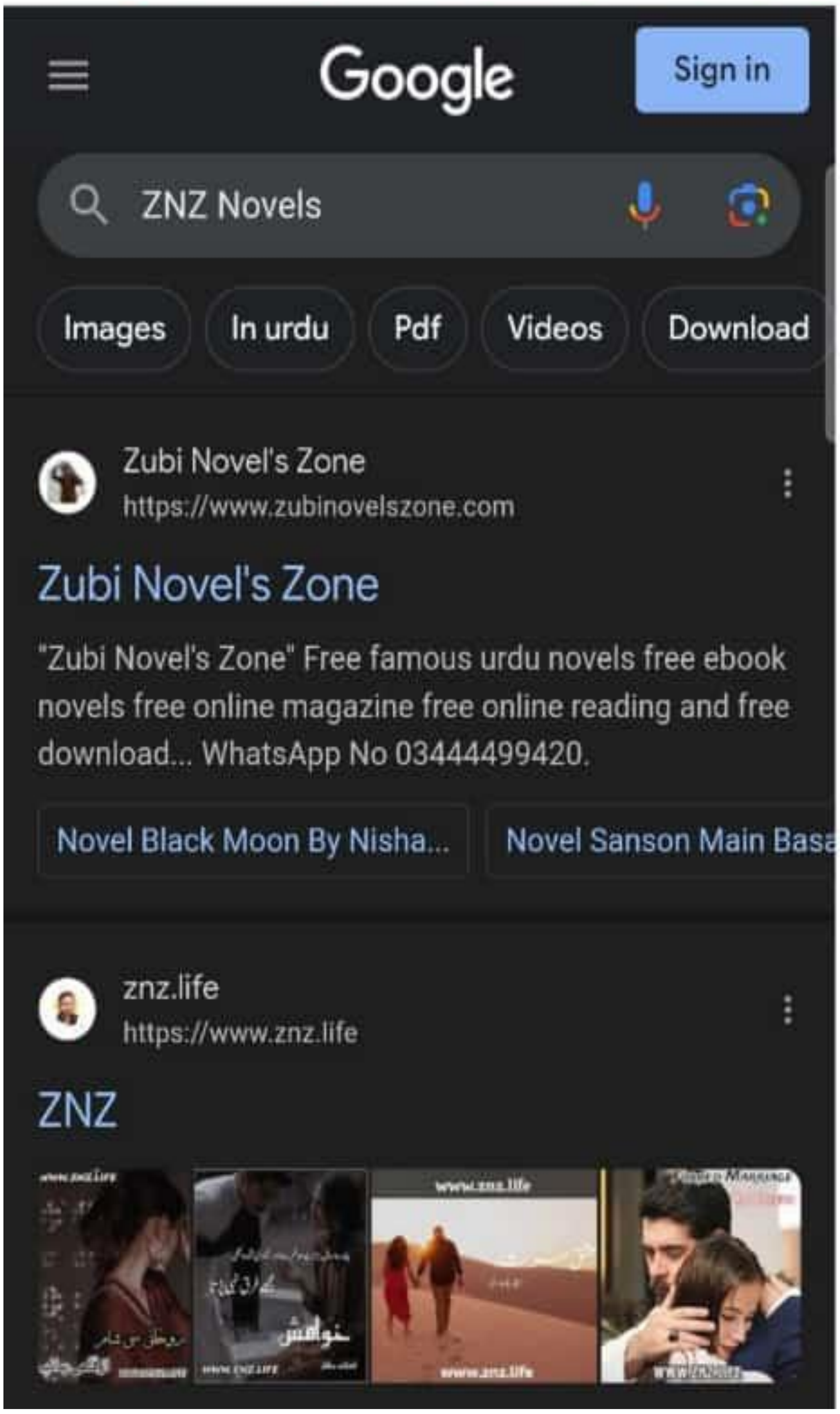

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Zubi Novels Zone

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now